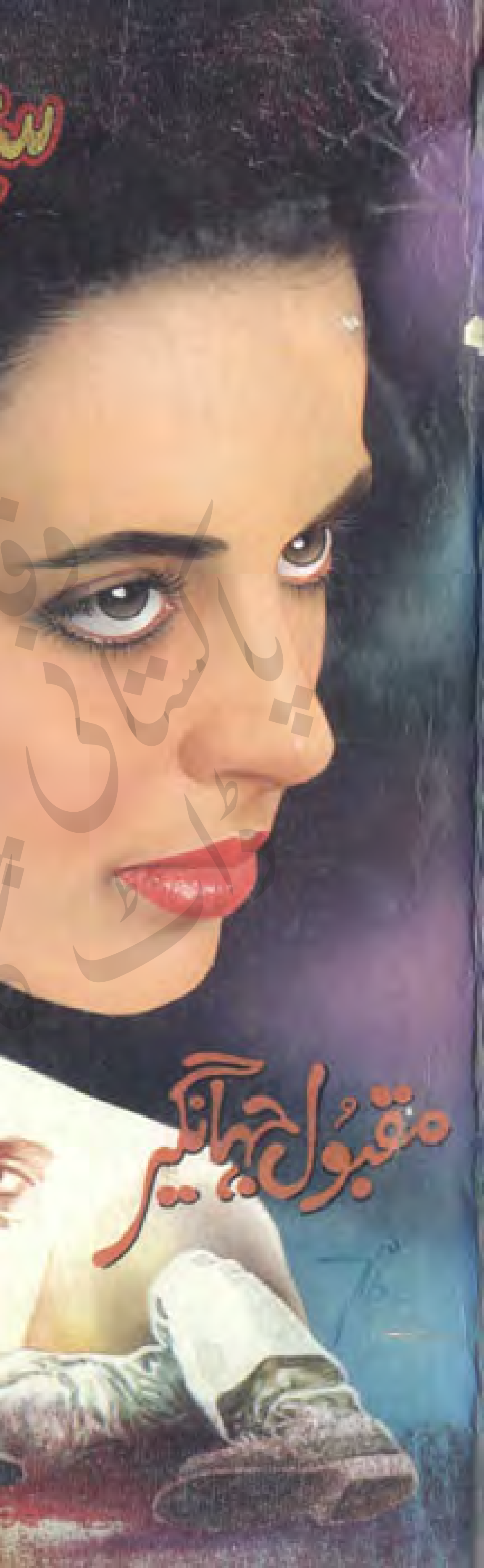

مقبول جہانگیر



فہرست



آدھی رات گذر چکی ہے۔ میں لندن کے پکاڈلی سرکس کے نکڑ پر کھڑا میرانڈا وین زیلڈن کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ یہ حسین مگر بے وقوف لڑکی اس وقت کہاں ہو گی اور کیا کر رہی ہو گی۔ میرے ارد گرد رونق ہی رونق ہے۔ نیون سائن ہیں' سڑکوں پر بے شمار روشنیاں ہیں' جگمگاتے ہوٹل ہیں' اودھم مچاتے نائٹ کلب ہیں' سینما اور شراب خانے ہیں۔ میں بھی جاگ رہا ہوں اور عظیم لندن کا یہ حصہ بھی جاگ رہا ہے۔

مجھے لیمی کاشن کہتے ہیں جناب.... میں وہ شخص ہوں کہ امریکہ کی کئی ریاستیں میرے نام سے واقف ہیں۔ میں باہر سے زیادہ اندر کی دنیا میں جانا پہچانا جاتا ہوں.... یہ سنیے کہ مجھے امریکہ سے چوری چھپے نکل کر یہاں لندن میں کیوں آنا پڑا... چوری چھپے سے میرا مطلب جعلی پاسپورٹ سے ہے... وہاں نیویارک میں مجھے کسی نے بتایا تھا کہ انگلستان کی پولیس والے بڑے اسمارٹ ہیں۔ ایسے اسمارٹ کہ یہ لوگ بطور مشق ایک دوسرے ہی کو گرفتار کرتے رہتے ہیں.... بہرحال ابھی میرا ان کا آمنا سامنا نہیں ہوا۔

ہاں' تو میں آپ کو اس عورت میرانڈاوین زیلڈن کے بارے میں کچھ بتانے والا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں اسی عورت کے تعاقب میں جان ہتھیلی پر رکھ کر امریکہ سے انگلستان آیا ہوں. ... اس کا باپ امریکہ کا ارب پتی ہے' جی ہاں...

اور یہ عورت اپنے باپ کی تمام دولت کی واحد وارث۔ بہت سے لوگ اس عورت کو اغوا کرنے کی فکر میں ہیں۔ امریکہ میں چپے چپے پر بدمعاشوں اور بردہ فروشوں کے گروہ کام کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کے بارے میں اکثر سنا ہو گا... فی الحال میرا تعلق کسی گروہ سے نہیں، میں تنہا کام کرنے کا عادی ہوں۔ بعض اوقات مجرموں کے ان گروہوں میں پیشہ وارانہ رقابت کا چکر بھی چل جاتا ہے اور اس کے بعد رائفلوں، پستولوں کے منہ کھل جاتے ہیں.... پھر لاشیں ہی لاشیں اور خون ہی خون نظر آتا ہے کبھی کبھی کوئی موٹا شکار سامنے آتا ہے تو ہر گروہ اسے اچکنے کی کوشش کرتا ہے اور ظاہر ہے ایسے دھندے میں تصادم ہونا لازمی ہے، چنانچہ اسی عورت میرانڈا کو لے لیجئے، پہلے پہل ریاست ٹولیڈو میں میں نے اس کا نام سنا اور پتہ چلا کہ لیکا سر بدمعاش کا گروہ اسے اڑانے کی فکر میں ہے، پھر ایک رات معلوم ہوتا ہے کہ جیمسن کلب میں ایک بڑی پارٹی اسی لیکا سر بدمعاش کے آدمیوں نے میرانڈا کے اعزاز میں دی ہے اور گروہ کا خیال ہے کہ جب یہ عورت وہاں آ جائے تو واپس نہ جانے پائے اور اسے وہیں سے کسی ایسی جگہ اڑنچھو کر دیا جائے کہ پولیس والوں کو اس کی ہوا بھی نہ ملے.... ظاہر ہے مجھے بھی اس معاملے سے ایک بدمعاش اور قاتل ہونے کے ناطے دلچسپی ہے۔ دماغ کے کسی دور افتادہ گوشے میں یہ کیڑا بھی رینگتا ہے کہ اگر میں خود اس دولت مند باپ کی اکلوتی لونڈیا کو غائب کر دوں، تو پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہو گا۔ چنانچہ میں ایک پستول اپنی پتلون کی پچھلی پاکٹ میں اور دوسرا کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونس کر جیمسن کلب پہنچتا ہوں۔ وہاں رقص و سرور اور شراب اور کباب کا ایک ہنگامہ برپا ہے۔ کلب کے ڈانس ہال میں سترہ اٹھارہ برس کی ایک حسین ترین لڑکی لیکا سر گروہ کے ایک گوریلے یونی مالا کے ساتھ والہانہ انداز سے ڈانس کر رہی ہے۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ یہ لڑکی جس کا نام میرانڈا ہے فطری طور پر مہم جو ہے اور اسے ایسی پارٹیوں اور ایسے لوگوں میں گھلنے ملنے کا جنون ہے، جہاں مار دھاڑ خوب ہوتی ہو۔ ان دنوں ریاست ٹولیڈو میں مجھ جیسے بدمعاشوں اور قاتلوں

کی بڑی کھپت تھی' پولیس کی کیا مجال کہ روک ٹوک کرے' جہاں کسی نے چوں کی اور وہیں گولی پڑی اس کی کھوپڑی پر... ٹونی لیکا سر دراصل نیویارک کا غنڈہ تھا اور وہاں جب صدر روز ویلٹ اور ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس کے چیئرمین ایڈگر ہوور نے تنگ آن کر بدمعاشوں کے گرد گھیرا تنگ کیا تو ٹونی لیکاسر نے ٹولیڈو کی آب و ہوا کو اپنے موافق پا کر یہاں پناہ لی اور آتے ہی قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا.. پھر تو اس کے گروہ میں بڑے بڑے نامی گرامی بدمعاش شامل ہونے پر فخر محسوس کرنے لگے اور یہ چیز ایسی نہ تھی جو فرینکی کے لئے قابل قبول ہوتی' فرینکی ریاست ٹولیڈو کا جدی پشتی بدمعاش تھا اور یہ اس کے لئے ڈوب مرنے کی بات تھی کہ نیویارک کا ایک شخص وہاں آن کر اپنی حکومت قائم کرے.... چنانچہ دونوں گروہوں میں ٹھن گئی۔ اور اب مجھے معلوم ہے کہ میرانڈا کو اغوا کرنے اور اس کے دولت مند باپ سے نصف کروڑ ڈالر وصول کرنے کا خواب دیکھنے والے کون کون ہیں۔

جیمسن کلب کے ہال میں رات ایک بجے میرانڈا وین زیلڈن ان تمام حالات سے یکسر بے خبر یونی مالا کے ساتھ رقص کر رہی ہے۔ یونی مالا لیکاسر گروہ کا سب سے جوانمرد اور خوبصورت بدمعاش سمجھا جاتا ہے۔ ایک ستون کی آڑ میں کھڑے ہو کر میں نے سگریٹ سلگایا اور میرانڈا کو دیکھنے لگا اس ہنگامہ خیز ماحول میں وہ کتنی خوش نظر آ رہی ہے۔ اس کے چاروں طرف اٹھائی گیرے' چور اور ڈاکو اپنی اپنی گرلز فرینڈز کے ساتھ ناچ رہے ہیں اور سفید جیکٹوں اور پتلونوں میں ملبوس بیرے پھرتی سے مہمانوں کی تواضع کرنے میں مصروف ہیں۔ جیمسن کلب لیکاسر کی ملکیت ہے اور یہ بیرے بھی سب کے سب گروہ کے بدمعاش ہیں..... بعض خواتین بھی ویٹرس کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

ان میں سے اکثر چوکھٹے میرے جانے پہچانے ہیں اور ممکن ہے کچھ لوگ مجھے بھی پہچان رہے ہوں' لیکن ابھی تک کسی نے مجھ سے ہم کلام ہونے کی کوشش نہیں کی۔ میں تھوڑی دیر گھوم پھر کر اس عمارت کا جائزہ لیتا ہوں' پچھلی

طرف جہاں گیراج ہے بہت سی کاریں کھڑی ہیں۔ میں ان سب کو جلدی جلدی دیکھتا ہوں۔ آخر ایک شاندار روڈ سڑ گاڑی پر میری نگاہیں جم جاتی ہیں۔ اس گاڑی کے دائیں دروازے پر "ایم وین زیڈ" کے حروف چمک رہے ہیں۔ میں اس کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ جاتا ہوں اور انجن اسٹارٹ کرتا ہوں۔ گیراج سے گاڑی نکال کر میں اسے کلب سے کچھ فاصلے پر تین گھنے درختوں کے عقب میں کھڑا کر دیتا ہوں۔ گاڑی کا انجن چلتا چھوڑ کر میں واپس ڈانس ہال میں آ رہا ہوں۔ میری چھٹی حس بتا رہی ہے کہ ابھی چند لمحوں بعد یہاں زبردست ہنگامہ ہونے والا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہال میں فرینکی کے دو تین آدمیوں کو ایک دوسرے سے اشارہ بازی کرتے دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے نقلی مونچھیں اور ڈاڑھیاں اپنے چہروں پر سجا رکھی ہیں تاکہ لیکاسر کے آدمی انہیں پہچان نہ پائیں۔ اب میں کلب کے صدر دروازے سے باہر نکل کر مین روڈ پر آ گیا ہوں، عین اسی لمحے تین چار کاریں مختلف مقامات پر آ کر پارک ہوتی ہیں اور سب سے اگلی گاڑی میں سے فرینکی کود کر باہر نکلتا ہے..... اس کے ہاتھ میں ٹامی گن ہے۔ میں فوراً پچھلے دروازے سے کلب میں واپس جاتا ہوں۔ ڈانس ہال میں میرانڈا اور یونی مالا ابھی تک دوسرے بہت سے جوڑوں سمیت تھرک رہے ہیں۔ میں ایک ویٹرس کو پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر دیتا ہوں اور کہتا ہوں۔

"مس میرانڈا وین زیلڈن کو اطلاع دو کہ ان کا ایک ضروری فون آیا ہے۔ براہ کرم کال بوتھ میں جا کر فون سن لیں"۔

یہ پیغام ویٹرس کے ذریعے میرانڈا تک پہنچ گیا ہے۔ وہ یونی مالا سے معذرت کے بعد آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ہال سے باہر اس طرف چلی جاتی ہے جدھر ٹیلی فون بوتھ بنے ہوئے ہیں۔ میرانڈا کے جاتے ہی بینڈ یک لخت خاموش ہو جاتا ہے۔ بینڈ تھمنے کی وجہ یہ ہے کہ فرینکی کے کسی آدمی نے سب سے پہلے ڈانس ہال کی ایک کھڑکی سے بینڈ ماسٹر کی کھوپڑی کا نشانہ لے کر فائر کیا ہے۔ گولی نشانے پر لگی ہے۔ بینڈ ماسٹر لکڑی کے فرش پر پڑا تڑپ رہا ہے اور خون میں لت پت

ہے، پھر یکے بعد دیگرے کئی اور گولیاں چلتی ہیں۔ چند اور آدمی لڑھکنیاں کھا کر فرش پر ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ میں باہر کاؤنٹر کے عقب میں ایک ستون سے لگا کھڑا اطمینان سے سگریٹ پی رہا ہوں۔ اتنے میں لیکا سر کے آدمی بھی اپنے اپنے ریوالور نکال کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔ میں سگریٹ کا آخری حصہ جوتے کے تلے مسل کر باہر راہداری میں آ جاتا ہوں۔ راہداری کے پرلے سرے پر ٹیلی فون بوتھ ہیں میں ادھر ٹہلتا ہوا جا رہا ہوں، سامنے سے میرانڈا آ رہی ہے۔ فائرنگ کی آواز اس کے کانوں تک پہنچ گئی ہے اور اسے یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ فون آنے کی اطلاع غلط تھی..... اس کا چہرہ اندرونی جوش سے تمتما رہا ہے اور رخسار انگاروں کی مانند دہک رہے ہیں۔

وہ میرے قریب آتی ہے میں مسکرا کر کہتا ہوں۔

"مس وین زیلڈن، کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ یہ جگہ ایسی نہیں جہاں شریف لڑکیاں زیادہ دیر تک رک سکیں۔ اس سے پہلے کہ کوئی گولی آپ کا بھیجا پاش پاش کر دے آپ یہاں سے چل دیں۔ میں نے آپ کی کار گیراج سے نکال کر پچھلی سڑک کے اس مقام پر کھڑی کر دی ہے جہاں تین درخت ملے کھڑے ہیں۔ کار کا انجن چالو ہے۔ اب دیر نہ کیجئے اور رفو چکر ہو جائیے"۔

وہ سکون سے اپنی جگہ کھڑی میری طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔ اب فائرنگ کی آوازیں گیراج کی طرف سے بھی آ رہی ہیں۔ میں اس بے وقوف لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً" دوڑتا ہوا اس جگہ جاتا ہوں جہاں اس کی روڈسٹر موجود ہے اور اس کا انجن باقاعدہ چل رہا ہے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر وہ میری طرف دیکھتی ہے اور کہتی ہے۔

"میں نہیں جانتی تم کون ہو! تاہم میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں کیا نام ہے تمہارا"؟۔

"میرا نام پرستان کا شہزادہ ہے"۔ میں جواب دیتا ہوں۔ "اب جاتی ہو یا

بلاؤں موت کے فرشتے کو"۔

"بہت بہتر پرستان کے شہزادے' پھر ملیں گے"۔ وہ ہنس کر کہتی ہے اور چند لمحوں بعد اندھیرے میں کار کی پچھلی سرخ بتیاں دور ہٹتے ہٹتے مدھم ہوتی ہوئی غائب ہو جاتی ہیں۔ میں جیب سے نیا سگریٹ نکال کر سلگاتا ہوں۔ ابھی میں نے تیلی پھونک کر بجھائی ہے کہ اپنے پیچھے ایک آہٹ سنتا ہوں..... گردن گھما کر دیکھتا ہوں تو سائی جیلا کو کھڑے پاتا ہوں۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ہے اور وہ بھی اس جانب تک رہا ہے جدھر میرانڈا کی گاڑی گئی ہے۔

سائی جیلا کو دیکھتے ہی میں سمجھتا ہوں کہ ٹونی لیکاسر کے پیچھے کس کا دماغ کام کر رہا ہے اگر آپ اس حرام الدہر شخص سائی جیلا کو نہیں جانتے تو جان جایئے کہ آپ امریکہ میں کسی کو نہیں جانتے..... یہ وہ آدمی ہے جس کے کاٹے کا کہیں منتر ہی نہیں۔ دنیا کے کسی کونے میں کوئی جرم ہو سائی جیلا کا ہاتھ اس میں ضرور ہو گا۔ گذشتہ چند برسوں سے اس کا دھندا اونچے اونچے گھرانے کے افراد کو اغوا کر کے ان کے لواحقین سے بڑی بڑی رقمیں بٹورنا ہے۔ آدمی اتنا ذہین ہے کہ کبھی سامنے آ کر کام نہیں کرتا' ہمیشہ بیک گراؤنڈ میں رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جرائم کی دنیا کا ماسٹر ہونے کے باوجود پولیس کو اسے پکڑنے کے لئے ابھی تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا۔ مجھے ابتدا ہی سے شبہ تھا کہ ٹونی لیکاسر کی پشت پر کوئی زرخیز ذہن کام کر رہا ہے ورنہ میرانڈا وین زیلڈن کو اغوا کرنے کا منصوبہ بنانا لیکاسر جیسے ذلیل اور غبی شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔

سائی جیلا مجھے دیکھ کر ہنستا ہے اور اب میں مرنے کے لئے بالکل تیار ہوں۔ میرا ہاتھ خود بخود اپنی پتلون کی بیک پاکٹ کی طرف بڑھ گیا ہے جس میں چھ گولیوں والا آٹو میٹک پستول رکھا ہے۔ لیکن نہیں' شاید وہ مجھے شوٹ کرنے کا ارادہ ملتوی کر رہا ہے' سائی جیلا اور میں چند لمحوں تک ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے اور مسکراتے رہتے ہیں۔ پھر وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے کہتا ہے۔

"خوبصورت کام..... اچھا کام دکھایا ہے دوست..... اچھا پھر ملیں گے....."

میں کچھ نہیں کہتا اور اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہتا ہوں' جب وہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے تو میں دوبارہ ڈانس ہال کی طرف آتا ہوں۔ فائرنگ کبھی کی تھم چکی ہے اور اب کلب میں قبرستان کا سا سناٹا ہے۔ ڈانس ہال میں دس پندرہ لاشیں خون میں نہائی پڑی ہیں۔ انہی میں اس ویٹرس کی لاش بھی شامل ہے جسے میں نے پانچ ڈالر کا نوٹ دے کر وہ فون والا جھوٹا پیغام میرانڈا تک بھجوایا تھا۔ شراب کی بے شمار بوتلیں ٹوٹی پھوٹی بکھری ہوئی ہیں۔ کرسیاں اور میزیں الٹی پڑی ہیں' دیواروں سے لگے آئینے اور تمام جھاڑ فانوس تباہ ہو چکے ہیں۔ بار کاؤنٹر پر تھوڑی دیر پہلے کام کرنے والا موٹا آدمی لکڑی کے کاؤنٹر پر اوندھے منہ لٹکا ہوا ہے۔ دو گولیاں اس کے سینے میں لگی ہیں اور ایک کھوپڑی میں سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی ہے۔ خون میں اس کا چہرہ ڈوبا ہوا ہے اور آنکھیں کھلی ہیں۔

باہر آ کر میں اپنی کار میں بیٹھتا ہوں اور وہاں سے رخصت ہوتے ہوئے میں اس جملے کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں جو سائی جیلا نے ہنس کر مجھ سے کہا ہے..... کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے؟

اور اب میں لندن کے بارونق پکاڈلی سرکس میں آدھی رات کے وقت فٹ پاتھ پر خراماں خراماں چلتا ہوا یہی بات سوچ رہا ہوں کہ اگر میرا مقابلہ سائی جیلا سے ہے' تو مجھے ہاتھ پیر بچا کر کام کرنا ہو گا۔ یقین کیجیے یہ شخص اور اس کے گروہ کا ہر آدمی اتنا سفاک اور سنگدل ہے کہ اگر وہ بلی کے بچے کو بھی اپنی راہ میں آتا دیکھے تو بلا تامل گولی مار دے گا اور میں فی الحال مرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

رائل تھیٹر کے سامنے پہنچ کر میں دیکھتا ہوں کہ شو ابھی ابھی ختم ہوا ہے اور تماشائی باہر نکل رہے ہیں۔ میں ایک منٹ کے لئے وہاں رک کر ان چہروں پر نگاہیں جماتا ہوں۔ یکایک ایک خوش قامت اور خوش چہرہ عورت پر نظر پڑتی ہے۔ اس نے بھی مجھے دیکھا اور مسکرائی' اس مسکراہٹ میں کھلی دعوت پوشیدہ ہے۔

میں بھی جواب میں مسکراتا ہوں۔ وہ نازوادا سے اپنی شاندار کار میں بیٹھتی ہے اور کار اسٹارٹ کر کے فٹ پاتھ کے قریب آتی ہے۔ اس کے رنگین لبوں پر اب بھی وہی مسکراہٹ ہے۔ میرے نزدیک آن کر وہ کار روک کر دروازہ کھولتی ہے' میں سیٹ پر بیٹھ جاتا ہوں۔

"دلیمی کاشن ! بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم نے مجھے پہچانا نہیں۔ کیا تمہیں نیویارک کی وہ شب یاد نہیں جب تم ہوٹل رٹز میں ہونے والی اس پارٹی میں شریک تھے جو شولر نے دی تھی؟ اور تم بے انتہا شراب پی کر مدہوش ہو گئے تھے؟ پھر میں تمہیں گھر چھوڑ کر آئی تھی؟"

میں منہ سے سیٹی بجاتا ہوں۔ بے شک یاد آیا کہ ایسا ہوا تھا۔

"اچھا تو وہ تم تھیں"۔ میں ہنس کر کہتا ہوں۔ "کیا دن تھے وہ بھی' یہاں لندن میں تم کیا کر رہی ہو؟"

"سب کچھ بتاتی ہوں پیارے' ذرا چھری تلے دم تو لو"۔ وہ کار چلاتے ہوئے کہتی ہے۔ گاڑی اب پوری رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی ہے۔ وہ عورت اب ایسے لوگوں کا بے تکلفی سے ذکر کر رہی ہے جنہیں میں بخوبی جانتا ہوں۔ اس کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مجھے اچھی طرح جانتی ہے۔ گاڑی پال مال سے ہوتی ہوئی اب نائٹس برج کی طرف مڑ رہی ہے۔ ایک دو موڑ مڑنے کے بعد یکایک وہ بریک لگا کر کار روک دیتی ہے۔ یہ ایک شاندار مکان ہے جس کے آگے ہم رکے ہیں۔

"آؤ لیمی..... میں یہاں رہتی ہوں"۔ وہ کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتی ہے۔

میں اس کے پیچھے پیچھے اندر چلا جاتا ہوں اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ یہ عورت مجھے کس مقصد کے لئے یہاں لائی ہے۔ مکان کے اندرونی حصے سے قہقہوں اور گلاسوں کے کھنکنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ یہ قصہ کیا ہے۔ بہرحال ابھی سب کچھ کھلا جاتا ہے۔ ایک دو خالی کمروں سے گذرتے ہوئے

ہم بالآخر ایک ہال کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور میں دروازے میں قدم رکھتے ہی ٹھٹھک جاتا ہوں۔ سامنے ایک شاندار صوفے پر نیم دراز ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس تھامے اور دوسرے ہاتھ میں نو گولیوں والا خودکار ریوالور پکڑے سائی جیلا مسکرا رہا ہے۔

"اندر چلے آؤ سور کی اولاد"۔ وہ پستول ہلا کر مجھ سے کہتا ہے۔

میں اپنی جگہ دم بخود کھڑا ہوں۔ دس سیکنڈ تو یہ طے کرنے میں لگ گئے کہ میں زمین پر ہوں.....یا آسمان پر۔ یقین نہیں آتا تھا کہ یہاں انگلستان کی سرزمین پر لندن جیسے شہر میں سائی جیلا اور اس کا گروہ موجود ہے۔ اس کے دائیں بائیں کوئی گیارہ بارہ بدمعاش ہاتھوں میں گلاس تھامے میری طرف دیکھ دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔ قاتلوں کا یہ وہ مجمع ہے جو اس سے پہلے شاید لندن میں کبھی جمع نہ ہوا ہو گا۔ مجھے ساتھ لانے والی عورت اب ایک صوفے پر بیٹھی مسکرا رہی ہے۔ یونی مالا نے اس کا گلاس بھی پر کیا اور آگے بڑھایا۔ سائی جیلا نے گردن ہلا کر یونی مالا کو کچھ اشارہ کیا۔ وہ میری طرف آیا اور تلاشی لینے کے ارادے سے اپنا ہاتھ میرے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا ممکن ہے کوئی سپاہی میری تلاشی لیتا تو مجھے اعتراض نہ ہوتا لیکن یونی مالا جیسے بدمعاش کا میری جیب میں ہاتھ ڈالنا ناقابل برداشت ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ سائی جیلا کے ہاتھ میں ریوالور موجود ہے۔ میں پوری قوت سے جاپانی سٹائل کا ہاتھ یونی کی گردن پر مارتا ہوں۔ یہ ضرب اتنی شدید ہے کہ وہ کٹے ہوئے شہتیر کی مانند گر کر ڈھیر ہو جاتا ہے۔ سائی جیلا غرا کر ایک غلیظ گالی دیتا ہے لیکن میں ڈپٹ کر کہتا ہوں۔

"دیکھو سائی جیلا! اگر اب تمہاری زبان سے گالی نکلی تو میں قیامت برپا کر دوں گا۔ یہ امریکہ نہیں لندن ہے۔ سمجھے؟ اور تمہارے یہ بزدل گرگے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اگر تم کھل کر بات کرو تو میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ ورنہ یہ تلاشی ولاشی کا چکر میں برداشت نہیں کیا کرتا سمجھے؟"

"سمجھ گیا"۔ وہ کہتا ہے، پھر اس کی نگاہیں یونی مالا پر جم جاتی ہیں جو ایک

ہاتھ سے اپنی گردن کی مالش کرتا ہوا اٹھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ اس سے پوچھتا ہے۔

"اس حرامی کے پاس پستول تو نہیں؟"

یونی مالا نفی میں گردن ہلاتا ہے۔ سائی جیلا اب میری طرف قہر آلود نظروں سے دیکھ کر کہتا ہے۔

"میرا خیال ہے مسٹر لیمی کاشن' اس سے پہلے کہ ہم آپس میں کھل کر بات کریں تمہارے دماغ کی گرمی اتر جانی چاہیے"۔ یہ کہہ کر وہ اپنے دو بدمعاشوں کو اشارہ کرتا ہے' گروہ میں سے دو قوی ہیکل آدمی اٹھتے ہیں۔ میں آن واحد میں اچھل کر یونی مالا کی گردن پکڑ کر گھسیٹتا ہوں اور اسے ڈھال بنا کر سائی جیلا سے چلا کر کہتا ہوں۔

"ہوش کی دوا کرو سائی جیلا..... یہ لندن ہے..... ایک منٹ میں تم اور تمہارے یہ پلے ہوئے کتے پولیس کے قابو میں ہوں گے۔ انہیں واپس اپنی جگہ جانے کی ہدایت کرو ورنہ میں یونی مالا کی گردن کا منکا توڑ دوں گا"۔

دونوں بدمعاشوں کے قدم رک جاتے ہیں' یونی مالا میرے شکنجے میں جکڑا پھڑ پھڑا رہا ہے۔..... سائی جیلا کے چہرے پر غیض و غضب کے آثار ہیں' میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سائیلنسر چڑھے ہوئے ریوالور کو چلانے کے لئے بے چین ہے مگر جب تک وہ یونی مالا کو شوٹ نہیں کرے گا مجھے گزند نہیں پہنچا سکتا۔ صورت حال پوری طرح میرے کنٹرول میں ہے' بقیہ بدمعاش بے حس و حرکت اپنی اپنی جگہ بیٹھے یہ تماشا دیکھ رہے ہیں۔ میں کن انکھیوں سے دیکھتا ہوں' وہ خوش جمال عورت جو مجھے اپنے ساتھ لائی ہے' اطمینان سے شراب کی چسکیاں لیتی برابر مسکرا رہی ہے' دفعتاً وہ گلاس اسٹول پر رکھ کر سائی جیلا سے کہتی ہے۔

"یہ کیا مذاق ہے؟ ریوالور پرے ہٹاؤ مہمان کے ساتھ یہ سلوک نازیبا ہے۔ تم جانتے ہو لیمی کاشن ایسی چیزوں سے مرعوب ہونے والا آدمی نہیں"۔

سائی جیلا کچھ سوچ کر ریوالور جیب میں ڈال لیتا ہے اور اپنے گرگوں کو

پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر کے کہتا ہے۔ ''او کے مسٹر لیمی کاشن تم جیتے..... میرا خیال ہے کونی ٹھیک مشورہ دے رہی ہے۔ ہمیں معاملے کی بات کرنی چاہیئے''۔

میں زور سے یونی مالا کو پرے دھکیل دیتا ہوں۔ وہ دیوار سے ٹکراتا ہے اور فرش پر لیٹ کر لمبے لمبے سانس لینے لگتا ہے' لیکن کوئی اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں' کونی ہنستی ہوئی میرے پاس آتی ہے اور سگریٹ میرے ہونٹوں سے لگا کر لائٹر جلاتی ہے۔ میں سگریٹ سلگا کر سائی جیلا کی طرف دیکھتا ہوں۔ وہ سانپ کی مانند پلک جھپکائے بغیر مجھے گھور رہا ہے۔ میں منتظر ہوں کہ وہ کیا کہے گا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم لندن میں کس مقصد کے لئے آئے ہو''۔ بالاخر وہ زبان کھولتا ہے۔ ''بولو' کیا تم میرانڈا وین زیلڈن کے پیچھے نہیں آئے؟''

میں زور سے ہنستا ہوں۔ ''ہو سکتا ہے تمہارا قیاس صحیح ہو اور ممکن ہے غلط بھی ہو''۔

''خیر خیر.....میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس عورت میرانڈا کو اغوا کرنے کا پختہ ارادہ کئے ہوئے ہوں۔ میری مدت سے اس پر نگاہ ہے لیکن بعض ناگفتنی وجوہ کی بنا پر اغوا کا یہ دھندا میں امریکہ میں نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مجھے یہ بھی پتہ تھا کہ جلد یا بدیر یہ شوقین مزاج اور مہم جو لونڈیا یورپ کی سیاحت پر روانہ ہونے والی ہے اسی لئے میں نے اپنا اور اپنے سب ساتھیوں کا پاسپورٹ پہلے ہی سے تیار کروا لیا تھا' ہم یہاں تمہاری طرح جعلی پاسپورٹ پر نہیں آئے ہیں مسٹر کاشن' بلکہ اصلی پاسپورٹ پر آئے ہیں اور ہم سب امریکی تاجر ہیں..... سمجھے؟''

''سمجھ گیا میں کہتا ہوں آگے چلو''۔

''پروگرام یہ ہے کہ ہم میرانڈا کو یہاں لندن میں اغوا کریں گے اور اسے انگلستان سے نکال کر ایک اور ملک میں لے جائیں گے۔ پھر ہم اس کے باپ سے امریکہ میں فون پر رابطہ قائم کر کے اسے بتائیں گے کہ اس کی لڑکی ہمارے قبضے میں ہے اور اگر اس نے دس دن کے اندر اندر پچاس لاکھ ڈالر کی رقم ہمارے نام

پر روٹر ڈم ہالینڈ کے ایک بنک میں جمع نہ کرائی تو وہ زندگی بھر اپنی لڑکی کی صورت نہ دیکھ پائے گا..... یہ سنتے ہی وہ ارب پتی بڈھا بدحواس ہوجائے گا۔ پچاس لاکھ ڈالر اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں' وہ فوراً" یہ رقم جمع کرا دے گا۔ اس کے بعد....." سائی جیلا قہقہہ لگاتا ہے۔ "اس کے بعد بھی ضروری نہیں کہ ہم اس لڑکی کو آزاد کر دیں۔ ممکن ہے ہم اس لڑکی کے کسی اور طرف سے اچھے دام وصول کرنے میں کامیاب ہو جائیں یا ممکن ہے ہم اسے دوسری دنیا کی طرف چلتا کر دیں..... بہرحال..... یہ بعد کی باتیں ہیں۔ او کے مسٹر کاشن..... ٹولیڈو سے میں تم پر نگاہ رکھے ہوئے ہوں۔ مجھے معلوم ہے تم محض تفریحاً" اس مالدار لڑکی



میرانڈا کے پیچھے نہیں پڑے ہوئے ہو' تمہارا بھی ایک مقصد ہے"۔

"بے شک....." میں کہتا ہوں "اور وہ مقصد یہ ہے کہ میں اس لڑکی سے کسی نہ کسی طرح شادی کروں۔ دو ایک مرتبہ میں نے اس سے بات کی ہے اور میرا خیال ہے وہ مجھے ناپسند نہیں کرتی۔ میرا اندازہ ہے اس شادی کی خبر جب اس کے باپ تک پہنچے گی تو وہ صدمے سے پاگل ہو جائے گا۔ کوئی بھی شریف آدمی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی حسین اور مالدار بیٹی ایک غنڈے اور قاتل سے شادی کرے' چنانچہ وہ طلاق لینے کے لئے مجھے ہر قیمت ادا کرنے پر مجبور ہو گا"۔

سائی جیلا اثبات میں گردن ہلاتا ہے۔

"ہاں یہ پروگرام بھی کچھ زیادہ برا نہیں' لیکن میں نے جو منصوبہ بنایا ہے اس میں زیادہ رقم اینٹھنے کے امکانات ہیں' ہوسکتا ہے تم طلاق کے سہارے زیادہ سے زیادہ اس بیوقوف بڈھے سے دو تین لاکھ ڈالر وصول کرنے میں کامیاب ہو جاؤ مگر جب وہ دیکھے گا کہ اس کی بیٹی کی جان خطرے میں ہے تو وہ سب کچھ ہمارے حوالے کرنے پر تیار ہو جائے گا..... اور اس کام میں مجھے تمہاری ضرورت ہے....." وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے قریب آتا ہے..... "میں تمہارے کارناموں سے خوب واقف ہوں کاشن' تمھی نے کئی برس پہلے اوکلا ہوما میں دو پولیس والوں کو گولی ماری تھی' تمہیں عمر قید کی سزا ہوئی' لیکن چند ماہ بعد ہی تم جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے..... میں آج تک حیران ہوتا ہوں کہ تم اس کڑے پہرے میں سے نکلنے میں کیونکر کامیاب ہوئے..... بہرحال اس کے بعد تم ریاست کنساس میں چلے گئے اور ایک گروہ میں شامل ہو کر تم نے نہ جانے کیا کیا گل کھلائے۔ میرا خیال ہے وہاں بھی تم نے ایک پولیس افسر کو ہلاک کیا تھا۔ تمہارا ریکارڈ اس قدر خراب ہے کہ اگر تم اس مرتبہ پولیس کے پھندے میں پھنس گئے تو انڈے کی طرح تل دیئے جاؤ گے..... بولو کیا ارادے ہیں میرے ساتھ کام کرو گے یا اپنی گاڑی الگ چلاؤ گے؟ دوسری صورت میں میرے لئے تمہیں راہ سے ہٹانا دشوار نہیں ہو گا.....

میں پھر قہقہہ لگاتا ہوں' سائی جیلا اس مرتبہ میرے لئے ایک سگریٹ سلگاتا ہے۔ میں شکریہ کہہ کر انکار کر دیتا ہوں اور اپنا سگریٹ نکالتا ہوں۔

"مجھے راہ سے ہٹانا اتنا آسان نہیں سائی جیلے" میں کہتا ہوں۔

"بہرحال جو منصوبہ تم نے بنایا ہے' وہ میرے پروگرام سے عمدہ ہے اب یہ بتاؤ کہ میں اس منصوبے میں کس جگہ اور کیسے فٹ ہو سکتا ہوں"۔

سائی جیلا اپنی جیب سے ایک کاغذ برآمد کرتا ہے۔

"اس وقت ہمارے گروہ میں ۲۵ افراد شامل ہیں اور میں چاہتا ہوں کم از کم ہر شخص کو اپنے اپنے کام کے اعتبار سے اتنی رقم مل جائے کہ اسے مزید کئی برس تک عیاشی کے سوا کچھ نہ کرنا پڑے۔ اب میرے حساب کے مطابق اس دھندے میں میرے ہر آدمی کو تقریباً ڈھائی لاکھ ڈالر مل جائیں گے' میں چونکہ اس منصوبے کا خالق ہوں اس لئے میرا حصہ کوئی پندرہ لاکھ ڈالر کا ہے"۔ یہ کہہ کر وہ رک کر میری طرف دیکھتا اور مسکراتا ہے..... پھر کہتا ہے۔ "اور میں نے تمہارے لئے دس لاکھ ڈالر کی رقم تجویز کی ہے۔ کیا یہ معاوضہ مناسب ہے؟"

میں منہ کھول کر سیٹی بجاتا ہوں۔ "دس لاکھ ڈالر۔ خاصی معقول رقم ہے مسٹر سائی جیلا۔ میں سوچ رہا ہوں اس منصوبے کے بعد اپنے موجودہ پیشے سے ریٹائر ہو جاؤں گا اور اس رقم سے ایک چھوٹا سا مرغی خانہ کھول ڈالوں گا"۔

"مرغی خانہ کھولو یا ہاتھی خانہ۔ دس لاکھ ڈالر میں تمہیں دوں گا بشرطیکہ تم میرے کہنے پر عمل کرو اور ہاں یہ بتائے دیتا ہوں اگر تم نے مجھے ڈبل کراس کرنے کی حماقت کی' تو وہاں ماروں گا جہاں پانی بھی نہ ملے سمجھے؟"

"سمجھ گیا اب میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے فرائض کیا ہیں"۔

"سنو کان کھول کر"۔ سائی جیلا کہتا ہے۔ "میرانڈا وین زیلڈن آج کل لندن میں ہے اور اس کی راتیں مختلف کلبوں اور تفریح گاہوں میں کٹتی ہیں۔ دو تین ہفتوں کے اندر اندر تم اس سے خوب ربط و ضبط بڑھا لو۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے' تم نے جیمسن کلب میں اس رات جس خوبی سے اسے

بھگایا اس پر وہ تمہاری ممنون احسان ہو گی۔ ایسے حالات میں اس کا قرب حاصل کر لینا کچھ مشکل نہ ہو گا۔ اس دوران میں میں ایک بڑی پارٹی کا اہتمام کروں گا۔ اس مقصد کے لئے میں کسی عمدہ مقام پر ایک بڑا مکان فرنیچر سمیت کرائے پر لے رہا ہوں۔ اس مکان کو خوب سجاؤں گا' پھر تم میرانڈا کو اپنے ساتھ لے کر وہاں آنا۔ تم اسے بتانا کہ پارٹی بڑی شاندار ہو گی اور اس میں لندن کی اونچی سوسائٹی کے افراد خاص طور پر شامل ہوں گے۔ ایسا نمک مرچ لگانا کہ وہ پارٹی میں آنے کے لئے بے تاب ہو جائے' لیکن خبردار اس کے آنے کی خبر کانوں کان کسی کو نہ ہو۔ وہ اپنی کسی خادمہ یا سیکرٹری سے ہرگز ذکر نہ کر پائے ورنہ ہمارا منصوبہ ناکام ہو جائے گا"۔

"بات تو ٹھیک ہے"۔ میں کہتا ہوں "لیکن کیا خبر کوئی اور بھی چپکے چپکے میرانڈا کی نگرانی کر رہا ہو' اسے تو بہرحال ہماری نقل و حرکت کا علم ہو جائے گا"۔

سائی جیلا دانت نکال کر بندروں کی طرح ہنستا ہے۔

"خوب دور کی کوڑی لائے ہو کاشن..... میرانڈا کا بڈھا باپ اتنا احمق نہیں ہے کہ اپنی لڑکی کو یوں آوارہ پھرنے دے گا۔ سنو اس نے ایک سراغرساں کتا اس کے پیچھے لگا رکھا ہے اور میرانڈا اس کتے کے وجود سے بے خبر ہے۔ اس سراغرساں کا نام گیلٹ ہے اور وہ دن رات خفیہ طور پر میرانڈا کی نگرانی کے فرائض ادا کر رہا ہے۔ جس ہوٹل میں میرانڈا کا قیام ہے اس کے نزدیک ہی ایک دوسرے ہوٹل میں یہ شخص گیلٹ ٹھہرا ہوا ہے' تاہم تمہیں اس سراغرساں کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے یونی مالا کو ہدایت کر دی ہے وہ ایک دو دن کے اندر اندر اس بدبخت گیلٹ کو عدم آباد پہنچانے کے انتظامات کر دے گا۔ کیوں یونی ٹھیک ہے نا؟"

یونی مالا اپنی بائیں آنکھ دبا کر مسکراتا ہے۔ میں سمجھ جاتا ہوں کہ اب اس شخص گیلٹ کی خیر نہیں ..... وہ اپنی جیب سے کوئی گیارہ انچ لمبا چاقو نکال کر اس کے چمکدار پھل پر انگلی پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

"سنو کاشن! یہ شخص گیلٹ سٹرینڈ چیمبرز کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ میرانڈا کا ہوٹل اس کے عین سامنے ہے' کل شام ایک فون کال گیلٹ کے نام کی جائے گی ارجنٹ کال..... اس سے کہا جائے گا کہ فوراً" فلاں مقام پر پہنچے' میرانڈا کے بارے میں ایک خاص بات کہنی ہے..... میرانڈا کا نام سنتے ہی گیلٹ اس طرح کھنچا چلا آئے گا جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف..... اور پھر....." وہ چاقو کی دھار پر دوبارہ انگلی پھیر کر ہنستا ہے..... یونی کے ساتھ دوسرے تمام بدمعاش بھی قہقہے لگاتے ہیں۔ سائی جیلا بھی ہنس رہا ہے اور کونی کی باچھیں بھی چری ہوئی ہیں۔ اخلاقاً" میں بھی ہنسی میں ان کا ساتھ دیتا ہوں۔ سائی جیلا مصافحے کے لئے میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"بس تو طے ہو گیا' تم ہمارے لئے کام کرو گے؟" میں اثبات میں گردن ہلاتا ہوں۔ وہ زور سے میری کمر پر ہاتھ مار کر کہتا ہے۔ لڑکو اٹھاؤ اپنے اپنے گلاس اور ہمارے ہیرو لیمی کاشن کی صحت کا جام نوش کرو۔ میں باری باری سب سے مصافحہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد سائی جیلا میری کمر میں ہاتھ ڈال کر مجھے رخصت کرنے کے لئے باہر دروازے تک آتا ہے۔ جیب سے کرنسی نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر مجھے دیتے ہوئے کہتا ہے۔

"یہ دس ہزار ڈالر ابتدائی اخراجات کے لئے اپنے پاس رکھ لو۔ تمہیں اس شوقین مزاج لونڈیا کے ساتھ نہ جانے کہاں کہاں گھومنا پھرنا پڑے گا' اور ہاں دیکھو میں پھر کہتا ہوں' دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ تمہیں کتے کی موت ماروں گا خواہ تم دنیا کے آخری کونے میں چلے جاؤ۔ مجھے تمہارا موجودہ پتہ بھی معلوم ہے۔ تم جرمن اسٹریٹ کے ایک فلیٹ میں ٹھہرے ہوئے ہو۔ بہرحال جب تک ہمارا منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ جاتا میرا ایک آدمی تمہاری نگرانی کے فرائض انجام دیتا رہے گا تاکہ تم کہیں اور نہ کھسک جاؤ۔ میں ذرا محتاط آدمی ہوں' کاشن تم تو جانتے ہی ہو۔ بس کل صبح سے تم اپنے دھندے میں لگ جاؤ جتنی جلدی میرانڈا کو میرے پھندے میں پھنسا دو گے اتنی جلدی دس لاکھ ڈالر

تمہاری جیب میں ہوں گے۔ ..... پھر تم وہ پولٹری فارم کھول لینا... ہاہاہا...." وہ منہ کھول کر ہنستا ہے اور میں بھی اس کا ساتھ دیتا ہوں۔ پھر ہم الوداع کہہ کر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ میں نوٹوں کی وہ گڈی جیب میں ٹھونس لیتا ہوں۔

سڑک پر آن کر میں کھمبے کی روشنی میں گھڑی پر نگاہ ڈالتا ہوں' رات کا ایک بجنے والا ہے۔ اس وقت میرا دماغ تیزی سے کام کر رہا ہے اور میں دل میں بے حد خوش ہوں۔ بھلا ذرا سے کام کے دس لاکھ ڈالر آپ کو مل جائیں تو کیا آپ خوش نہیں ہوں گے؟ ایک فرلانگ پیدل چلنے کے بعد میں سڑک کے کنارے لگے ہوئے ٹیلی فون بوتھ میں داخل ہو جاتا ہوں۔ میرے پاس میکفی کا فون نمبر موجود ہے جو میری قمیض کے بائیں کف پر بٹن کے پیچھے باریک ہندسوں میں سرمئی پنسل سے لکھا ہے۔ میکفی میرا پرانا دوست اور ساتھی ہے وہ کچھ عرصے سے لندن میں ہے ہم نے بہت سے معرکوں میں اکٹھے حصہ لیا ہے..... میں یہ نمبر ڈائیل کرتا ہوں۔ چند لمحوں بعد میکفی کی آواز میرے کان میں آتی ہے' غالباً" اسے بستر سے سوتے ہوئے اٹھنا پڑا ہے۔ میں اسے اپنا نام بتاتا ہوں وہ خوش ہو جاتا ہے۔ پھر میں اسے سائی جیلا اور دوسرے بدمعاشوں سے اپنی ملاقات کا مختصر حال سناتا ہوں۔ آخر میں اس منصوبے کا ذکر کرتا ہوں جس کا تعلق میرانڈا کے اغوا سے ہے۔ دس لاکھ ڈالر کا ذکر سن کر میں تصور میں دیکھتا ہوں' میکفی کے منہ سے رال ٹپک رہی ہے' وہ حیرت سے فون ہی پر سیٹی بجانے لگتا ہے جب میں چپ ہوتا ہوں تو وہ پوچھتا ہے.....

"اس رقم میں یاروں کا بھی کچھ حصہ ہے یا نہیں؟"

"سب کچھ تمہارا ہے پیارے' بس تم تیار رہو' میرا خیال ہے ہم دونوں مل کر اس حرامی سائی جیلا کو آسانی سے ڈبل کراس کر سکتے ہیں..... اس کے بعد اپنے پوبارہ ہیں۔ بس تم صبر سے اپنے گھر میں ہی ٹکے رہو' میں ایک آدھ دن میں دوبارہ فون کروں گا"۔

"اوکے" وہ کہتا ہے' "میں گھر پر ہی ہوں جب چاہو یاد کر لینا"۔

بوتھ سے باہر نکل کر میں ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کرکے روکتا ہوں اور اس میں سوار ہو کر جرمن اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو جاتا ہوں جہاں دو کمروں کا ایک عمدہ فلیٹ میں نے حاصل کر رکھا ہے۔ اپنے بیڈ روم میں پہنچ کر دروازہ اندر سے لاک کرتا ہوں اور سائی جیلا کے دیئے ہوئے نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر ڈالتا ہوں۔ سارے نوٹ بالکل نئے ہیں۔ دفعتاً ایک شبہ میرے دماغ میں رینگتا ہے۔ میں اپنا سوٹ کیس کھول کر اس کی تہہ میں سے ایک نوٹ بک نکالتا ہوں۔ اس نوٹ بک کے اندر میں نے فیڈرل پولیس نیوز کی چھپی ہوئی کٹنگ چسپاں کر رکھی ہے' اس کے علاوہ مختلف اخباروں کے وہ تراشے بھی جوڑ رکھے ہیں جن میں بڑی بڑی وارداتوں اور ڈکیتیوں کی خبریں چھپی ہیں۔ میں اس نوٹ بک کے ورق جلدی جلدی الٹتا ہوں' پھر ایک تراشے پر میری نظر تھم جاتی ہے یہ ان نوٹوں کی فہرست ہے جو چھ ماہ قبل کنساس کے نیشنل فارمرز بنک سے ڈاکوؤں نے لوٹے تھے۔ مجھے پتہ ہے کہ ڈکیتی کی یہ واردات ٹونی لیکاسر کے گروہ نے کی تھی اور سائی جیلا اس کی پشت پر تھا۔ میں اس فہرست سے ان نوٹوں کا نمبر ملاتا ہوں جو سائی جیلا نے مجھے دیے ہیں۔ میرا شبہ یقین میں بدل جاتا ہے یہ وہی نوٹ ہیں جو بنک سے لوٹے گئے تھے۔ میں اس گڈی کو نوٹ بک کے ساتھ ہی سوٹ کیس کے اندر بند کر دیتا ہوں۔ یہاں انگلستان میں ان نوٹوں کو بھنوا لینا کچھ دشوار نہ ہو گا۔

بستر پر لیٹ کر میں اس تمام صورت حال کا شروع سے آخر تک جائزہ لیتا ہوں۔ دس لاکھ ڈالر کا یہ سودا کچھ برا نہیں ہے۔ اس تصور سے مجھے نیند آنے لگتی ہے۔ یکایک اس بیوقوف پرائیویٹ جاسوس کا خیال آنے لگتا ہے جسے میرانڈا کے باپ نے اپنی بیٹی کی خفیہ نگرانی کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں سوچتا ہوں شاید کل کا دن گیلٹ کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔ یونی مالا نے گیلٹ کے بارے میں جو پروگرام بنایا ہے وہ اس پر ضرور عمل کرے گا۔ میں بستر سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں جاتا ہوں وہاں ٹیلی فون رکھا ہے۔ ایک بار پھر میں میکفی کے نمبر گھما رہا ہوں چند لمحوں بعد وہ لائن پر آتا ہے میں اسے گیلٹ کے بارے میں ہدایات

دیتا ہوں اور بتاتا ہں کہ سائی جیلا کا خوفناک گوریلا یونی مالا اس شخص گیلٹ کو ختم کرنے کی فکر میں ہے اور کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ تم اس جاسوس پر نگاہ رکھو اور دیکھو کہ وہ کیا کرتا ہے..... میکلفی کہتا ہے کہ وہ گیلٹ کی نگرانی شروع کر دے گا اور اس سلسلے میں مجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں..... میں خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیتا ہوں اور اپنے بستر پر آکر لیٹ جاتا ہوں۔

اب میں سائی جیلا کی خاص ایجنٹ اس خوبصورت ناگن کونی کے بارے میں کچھ سوچ رہا ہوں اور مجھے کچھ فیصلہ کرنا پڑا ہے' مگر میں آپ کو اس فیصلے سے ابھی آگاہ نہیں کروں گا۔

اگلے روز میں منہ اندھیرے اٹھ کر نہاتا ہوں اتنے میں ریستوران کا ایک نوکر میرے لئے گرم گرم ناشتہ لے کر آ جاتا ہے۔ میں پیٹ بھر کر ناشتہ کرتا ہوں اور سگریٹ سلگا کر آرام کرسی پر دراز ہو جاتا ہوں۔ میرا ذہن بالکل ترو تازہ ہے۔ کسی قسم کی گرانی نہیں۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے میں اٹھ کر ریسیور کان سے لگاتا ہوں۔ سائی جیلا کے ہنسنے کی آواز کان میں آتی ہے۔

"کیا کر رہے ہو بدذات؟" وہ کہتا ہے۔ "بس آج ہی سے کام شروع کر دو۔ کارلٹن ہوٹل میں میرانڈا سے آج تمہاری ملاقات ہوجائے تو اچھاہے۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے اور ہاں' روپے پیسے کی مزید ضرورت پڑے تو بتا دینا"۔

میں زور سے ہنس کر جواب دیتا ہوں۔

"فکر نہ کرو استاد' آج میرا پروگرام دوپہر کو میرانڈا کے پاس جانے کا ہے اور جہاں تک روپے پیسے کا تعلق ہے میرا خیال ہے دس ہزار ڈالر کی رقم بہت ہے..... اور سنو سائی جیلا مجھے معلوم ہے یہ نئے نئے کرنسی نوٹ تمہارے پاس کہاں سے آئے؟"

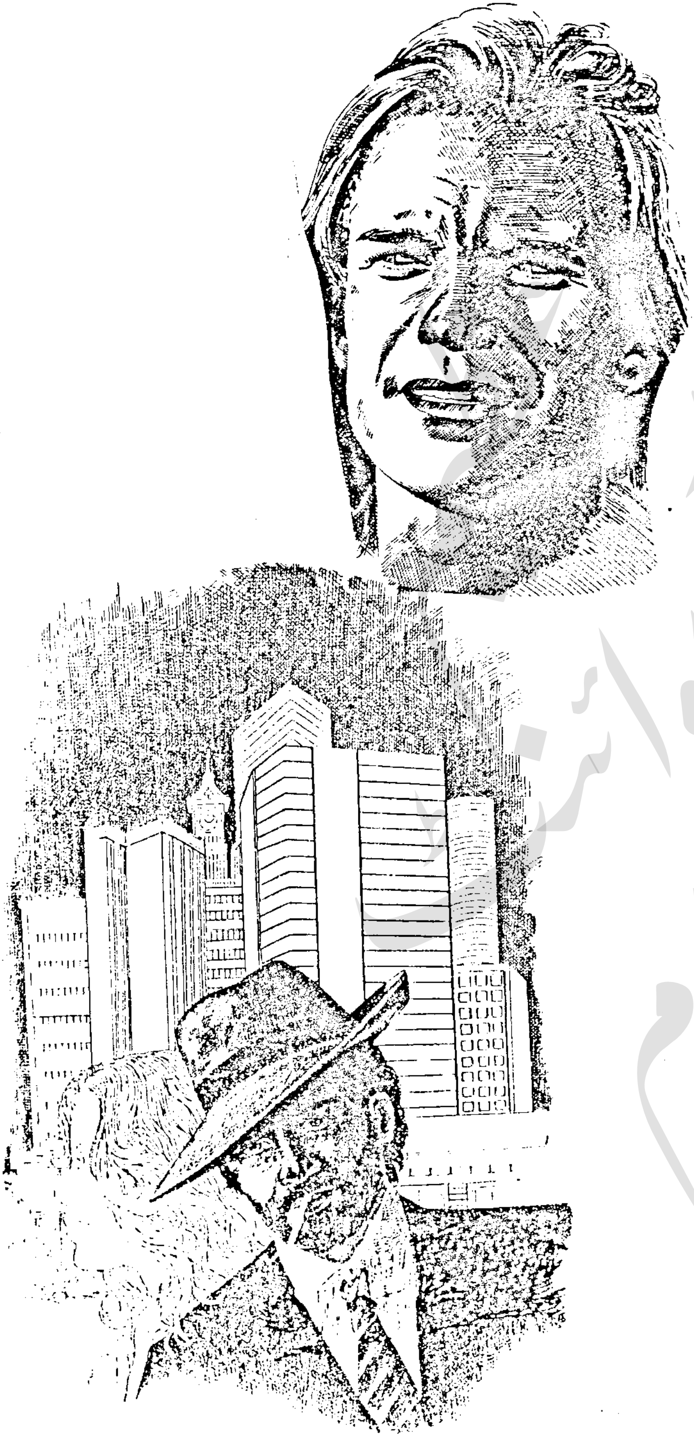
وہ قہقہہ لگا کر کہتا ہے۔ "اگر معلوم ہے تو اپنے منہ کا دروازہ بند رکھو اور دیکھو کوئی ایسا دھندا نہ کرنا جس کے نتائج تمہارے حق میں اچھے نہ ہوں"۔

یہ کہہ کر وہ فون بند کر دیتا ہے۔ میں آپ ہی آپ مسکراتا ہوں۔ ٹھیک بارہ بجے میں پھر غسلخانے میں جاتا ہوں اور نہایت عمدہ خوشبو دار صابن سے نہا کر باہر نکلتا ہوں۔ اپنا نیا نفیس سوٹ نکال کر پہنتا ہوں اور آئینے میں خود کو دیکھ کر سینہ تان لیتا ہوں۔ میں کچھ اتنا بدصورت آدمی نہیں۔

ہوٹل کارلٹن پہنچ کر ریسپشن کلرک سے مس میرانڈا وین زیلڈن کے بارے میں دریافت کرتا ہوں۔ جواب ملتا ہے مس میرانڈا ہوٹل میں موجود نہیں۔ یہ سن کر پیروں تلے کی زمین نکل جاتی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا ان کی کوئی خادمہ یا سیکرٹری حاضر ہے اس کا جواب اثبات میں ملتا ہے۔ میں لفٹ کے ذریعے ہوٹل کی پانچویں منزل میں پہنچتا ہوں۔ تین کمروں کے ایک الگ تھلگ حصے میں میرانڈا کا قیام ہے۔ میں گھنٹی بجاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اور حسین خادمہ دروازہ کھولتی ہے۔ میں اسے اپنا نام بتا کر کہتا ہوں کہ مس میرانڈا کہاں ہیں۔ خادمہ کہتی ہے مس میرانڈا موجود نہیں..... وہ بتا کر نہیں گئیں .....میں محسوس کرتا ہوں کہ خادمہ سچ کہہ رہی ہے' کیونکہ وہ خود بھی اپنی مالکہ کے یوں بتائے بغیر چلے جانے سے کچھ پریشان سی ہے۔

ہوٹل سے باہر آ کر سٹرینڈ چیمبرز کی طرف چلتا ہوں اس وقت میرا ذہن قدرے ماؤف ہے۔ سوچ رہا ہوں میرانڈا آخر کہاں جا سکتی ہے اور کیا یہ ممکن ہے کہ اس کی نقل و حرکت کا علم سائی جیلا کو نہ ہو؟ اگر واقعی اسے پتہ نہیں تو یہ بہت بری بات ہے۔

سٹرینڈ چیمبرز وہ جگہ ہے جہاں میرانڈا کا بل ڈاگ گیلٹ رہتا ہے یہ ٹرینگر سکوائر کے پاس چھوٹے چھوٹے رہائشی بلاکوں پر مشتمل ایک دو منزلہ عمارت ہے۔ میں ٹہلتا ہوا مین گیٹ کے قریب پہنچتا ہوں تو میری نظر سامنے فٹ پاتھ کے کنارے ایک موٹے تازے آدمی پر پڑتی ہے جو کھمبے کا سہارا لئے اخبار میں چہرہ چھپائے یوں کھڑا ہے جیسے اخبار پڑھنے میں مگن ہو۔ اس کے حلیے ہی سے میں سمجھ جاتا ہوں کہ کوئی بدمعاش ہے۔ ممکن ہے یہ سائی جیلا کے گروہ کا ایسا شخص



ہو جسے پہلے میں نے نہیں دیکھا۔

عمارت کے اندر داخل ہو کر ایک شخص سے گیلٹ کے بارے میں پوچھتا ہوں وہ بتاتا ہے اوپر کی منزل کے بارہویں کمرے میں موجود ہے۔ چند لمحوں بعد اس کمرے کے دروازے پر دستک دیتا ہوں۔ دروازہ کھلتا ہے اور میں اپنے سامنے ادھیڑ عمر کے ایک پھولے ہوئے آدمی کو کھڑے پاتا ہوں۔ اس نے پتلون اور بنیان پہن رکھی ہے اور اس کے ہاتھ میں لمبا سا سگار ہے۔

"آپ ہی کا نام مسٹر گیلٹ ہے؟" میں پوچھتا ہوں۔

"بے شک فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ وہ مجھے اندر آنے کا اشارہ کرتا ہے اندر جا کر جب میں کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں تو وہ مجھے بھی ایک سگار دیتا ہے اور لائٹر جلاتا ہے۔ سگار سلگانے کے بعد میں اپنی جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہتا ہوں۔

"میرا نام جان ملی گن ہے اور میں یونائیٹڈ سٹیٹس الینوس ٹرسٹ انشورنس کمپنی کا انگلستان میں نمائندہ ہوں۔ مس میرانڈا وین زیلڈن نے اپنے زیور اور جواہرات کی انشورنس ہماری کمپنی کے ذریعے کرائی ہے اور کمپنی کا خیال ہے کہ اس نے یہ نقصان کا سودا کیا ہے کیونکہ اسے کسی جگہ قرار نہیں۔ وہ جہاں جاتی ہیں اپنی تمام زیور ساتھ لے جاتی ہیں اور حالات ایسے ہیں کہ کوئی بھی شخص انہیں فریب دے کر یا جبراً" یہ زر و جواہر چھین سکتا ہے۔ اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کمپنی کے ہیڈ آفس نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں لندن میں مس میرانڈا سے ملوں اور ان سے کہوں کہ اگر وہ اپنے زر و جواہر کی حفاظت کی کوئی معقول ضمانت کمپنی کو نہیں دیں گی تو کمپنی انشورنس کی دوبارہ تجدید نہیں کرے گی۔ اب سنیے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں کارلٹن ہوٹل گیا جہاں مس میرانڈا ٹھہری ہوئی ہیں وہاں ان کی خادمہ سے معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں۔ کچھ پتہ نہیں کہاں گئی ہیں اور کب تک لوٹیں گی ممکن ہے کبھی نہ لوٹیں۔ یہ چیز میری پریشانی کا باعث بن رہی ہے۔ ہیڈ آفس نے مجھے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ اگر ضرورت پڑے تو

میں آپ سے رابطہ قائم کروں۔ مس میرانڈا کے والد نے ہمیں آپ کے نام پتے سے آگاہ کیا تھا۔ فرمایئے مس میرانڈا اس وقت کہاں ہوں گی؟"

گیلٹ سگار کا لمبا کش لیتا ہے اور راکھ جھاڑنے کے بعد کہتا ہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ آپ کو زحمت ہوئی' حقیقت یہ ہے کہ میں خود اس امیر زادی کے ہاتھوں پریشان ہوں۔ اس کی دیکھ بھال کے لئے اپنا ایک آدمی کارلٹن ہوٹل میں چھوڑ رکھا تھا لیکن اسے بھی علم نہیں کہ وہ کہاں دفان ہو گئی۔ اس بڈھے ارب پتی کو پتہ چل گیا کہ میں اس لونڈیا کی نگرانی میں ناکام رہا ہوں اور خدانخواستہ اسے کسی نے غائب کر دیا تو وہ میرا زن بچہ کولہو میں پلوا دے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرانڈا کسی ایسی جگہ گئی ہے جس کے بارے میں اس نے اپنی خادمہ تک کو بتانا مناسب نہ سمجھا"۔

"جب میں یہاں آیا ہوں تو میں نے دیکھا کہ ایک بدمعاش قسم کا آدمی آپ کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہے مجھے تو یہ اور ہی قصہ نظر آتا ہے"۔

گیلٹ کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔ میں اس کا بازو پکڑ کر اس کھڑکی کی طرف لے جاتا ہوں جس کا رخ بازار کی جانب ہے۔ وہ آدمی ابھی تک کھمبے کے ساتھ لگا کھڑا ہے اور اخبار کے پیچھے اس کا چہرہ چھپا ہوا ہے۔ گیلٹ چند منٹ تک اس آدمی کو دیکھتا ہے پھر مجھ سے کہتا ہے....."

"مسٹر ملی گن آپ کا خدشہ صحیح ہے یہ شخص واقعی میری نگرانی کر رہا ہے۔ میں نے اسے پہلے بھی کئی بار یہاں کھڑے دیکھا لیکن کوئی توجہ نہ دی' اب مجھے یقین ہو چلا ہے کہ مس میرانڈا کے غائب ہونے میں کسی نہ کسی کا ہاتھ ضرور ہے"۔

میں اس کی حالت دیکھ کر مسکراتا ہوں وہ بے حد خوفزدہ ہے۔

"اب کیا ارادہ ہے مسٹر گیلٹ؟" میں پوچھتا ہوں' تم اگر پولیس کو مس میرانڈا کے غائب ہونے کی اطلاع دو تو یہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہو گا' ممکن ہے میرانڈا کسی کے ساتھ سیرو تفریح کے لئے دور نکل گئی ہو جب وہ واپس آئے گی

اور اسے پتہ چلے گا کہ تم اس کی نگرانی کے کام پر لگے ہو اور اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہو تو وہ تمہیں شوٹ نہ کر دے گی؟ نہیں..... یوں کام نہیں چلے گا..... ہاں ایک تدبیر میرے ذہن میں آئی ہے..... اگر میں اور تم مل کر اس پر عمل کریں تو شاید ہمیں پتہ چل جائے کہ مس میرانڈا کہاں ہیں....."

"خدا کے واسطے جلد وہ تدبیر بیان کرو"۔ گیلٹ گڑگڑاتا ہے۔

"سنو" میں آواز دبا کر کہتا ہوں۔ "ابھی میں یہاں سے نکل کر باہر جاؤں گا۔ میرے جانے کے ٹھیک بیس منٹ بعد تم ہاتھ میں اپنا سوٹ کیس اٹھائے بڑی گھبراہٹ میں سڑک پر آؤ گے اور خالی ٹیکسی روک کر اس میں بیٹھ جاؤ گے' ڈرائیور سے کہنا کہ وہ تمہیں نمبر چار پریوری گروف پر اتار دے۔ یہ ایک بڑی بلڈنگ ہے' ٹیکسی سے اترتے ہی تم سیدھے اندر چلے جانا ایک راہداری ملے گی' دائیں بائیں مڑنے کی ضرورت نہیں جوں ہی تم یہاں سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھو گے یہ کھمبے والا آدمی تمہارے تعاقب میں آئے گا اس کی پروا مت کرنا..... میں اور میرا ایک دوست پریوری گروف ہی میں ہوں گے اور ہم بعد میں اس بدمعاش کو سنبھال لیں گے۔ تم جب دیکھو کہ ہم نے اس بدمعاش کو گھیر لیا ہے تو گھوم کر یہیں واپس آ جانا اور دوبارہ اس وقت تک اپنے کمرے سے نکلنے کی کوشش نہ کرنا جب تک میرا یا میرے دوست کا کوئی پیغام تمہیں نہ ملے۔ بس اب میں چلتا ہوں تم اپنا سوٹ کیس سنبھال کر چلنے کے لئے تیار رہو"۔

میں عمارت سے باہر نکل آتا ہوں۔ کچھ فاصلے پر ٹیلی فون بوتھ نظر آتا ہے' اس میں گھس کر میکفی کا نمبر ڈال کرتا ہوں۔ وہ کسی تاخیر کے بغیر لائن پر آتا ہے۔ میں اسے مختصر الفاظ میں سب کچھ سمجھانے کے بعد فون بند کر دیتا ہوں' اب میں ایسی جگہ کھڑا ہوں جہاں سے مسٹر گیلٹ کو عمارت سے نکلتے ہوئے اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں۔ اخبار والا آدمی ابھی تک وہیں موجود ہے۔ ٹھیک بیس منٹ بعد گیلٹ نہایت بدحواسی کے عالم میں سوٹ کیس اٹھائے باہر آتا ہے اور ایک خالی ٹیکسی کو آواز دے کر روکتا ہے جوں ہی گیلٹ کی ٹیکسی چلتی ہے اخبار والا

آدمی جلدی سے دوسری ٹیکسی روک کر اس میں سوار ہو جاتا ہے اور ٹیکسی گیلٹ کی ٹیکسی کے عقب میں تیزی سے روانہ ہوتی ہے۔ میں اتنے میں تیسری ٹیکسی روکتا ہوں اور سوار ہو کر دوسری کے پیچھے چلنے کی ڈرائیور کو ہدایت کرتا ہوں۔

پندرہ منٹ تک لندن کی سڑکوں پر دوڑنے کے بعد میری ٹیکسی نمبر چار پریوری گروف کے قریب پہنچتی ہے۔ میں اسے ایک فرلانگ ادھر ہی روک لیتا ہوں۔ اخبار والے کی ٹیکسی مجھ سے کوئی ایک منٹ پہلے ہی وہاں رکی ہے اور وہ اس میں سے باہر نکلا ہے میں بھی کرایہ دے کر اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں۔ گیلٹ ہاتھ میں سوٹ کیس اٹھائے عمارت کے اندر داخل ہو رہا ہے' بدمعاش اس کے عقب میں ہے اور میں بدمعاش کے پیچھے ہوں گیلٹ میری ہدایت پر پورا عمل کرتے ہوئے دائیں بائیں یا مڑ کر دیکھنے سے پرہیز کرتا ہے اور ناک کی سیدھ میں جا رہا ہے۔ راہداری سنسان پڑی ہے' یہاں سب ملازمت پیشہ لوگ رہتے ہیں جو اس وقت اپنی اپنی نوکریوں پر گئے ہوئے ہیں۔ موڑ مڑتے ہی گیلٹ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور اخبار والا ابھی مڑنے کی فکر میں ہے کہ میکفی بائیں جانب سے یک دم برآمد ہو کر اس کا راستہ روک لیتا ہے۔ بدمعاش کا ہاتھ اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں داخل ہوتا ہے' لیکن میں اسے پستول نکالنے کا موقع نہیں دیتا۔ پیچھے سے میرا زبردست ہاتھ اس کی گدی پر پڑتا ہے وہ چرخی کی طرح گھوم جاتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی حرکت کر سکے میکفی اسے دبوچ لیتا ہے۔ میں پلک جھپکتے ہی اس کی جیب سے پستول نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیتا ہوں۔ میکفی اس کی ناک پر زور دار گھونسا رسید کرتا ہے۔ چشم زدن میں اسے اٹھا کر ہم لفٹ کے اندر لے جاتے ہیں۔ میکفی لفٹ کا بٹن دباتا ہے۔ لفٹ اوپر اٹھ رہی ہے اور ہم دونوں برابر اس بدمعاش کی دھنائی کر رہے ہیں' لفٹ ساتویں منزل پر رکتی ہے..... اتنی ہی مار میں یہ بدمعاش چیں بول گیا ہے اس کے ناک اور منہ سے خون جاری ہے' دائیں آنکھ سوجھی ہوئی ہے اور پورا چہرہ لنکا کا نقشہ بنا ہوا ہے.....

میکفی اسے لاتیں اور گھونسے مارتا ہوا اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔

"او کے دوست" میں کہتا ہوں۔ "اب بولو تم کون ہو اور کس کے لئے کام کر رہے ہو؟ ابھی ہم نے محض نمونہ دکھایا ہے اگر زبان نہیں کھولو گے تو ہم گن گن کر تمہارے تمام دانت توڑ دیں گے"۔

"میں کچھ نہیں جانتا..... مجھے کچھ معلوم نہیں" وہ کہتا ہے میکفی یہ سنتے ہی الٹا ہاتھ گھما کر اس کے جبڑے پر گھونسا رسید کرتا ہے۔ خون کی ایک دھار کے ساتھ دو تین دانت اس بدمعاش کے جبڑے سے نکل کر فرش پر جا گرتے ہیں۔ گھونسے کی وہ ضرب کھا کر لڑھکتا ہوا میری جانب آتا ہے۔ میں بھی جاپانی جوڈو کا ایک ہاتھ اس کی پسلیوں میں رسید کرتا ہوں۔ اس ہاتھ کی تاب نہ لا کر وہ اوندھے منہ دھڑام سے نیچے گرتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ میکفی غسل خانے میں جا کر پانی کی بھری ہوئی بالٹی لا کر اس کے اوپر انڈیل دیتا ہے۔ چند منٹ بعد وہ شخص آنکھیں کھول دیتا ہے اس کی حالت اچھی نہیں۔

"بولو برخوردار ابھی اور دھنائی کریں یا زبان کھولو گے؟" میکفی پوچھتا ہے۔

وہ اثبات میں گردن ہلا کر اشارہ کرتا ہے کہ زبان کھولنے کے لئے تیار ہے۔ اس کی ناک سے مسلسل خون بہہ رہا ہے۔ چنانچہ میں اسے خون پونچھنے کے لئے اپنا رومال دیتا ہوں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے.....

"میں گویاز کے لئے کام کر رہا ہوں وہ رک رک کر کہتا ہے یہ سن کر میکفی میرا اور میں اس کا منہ تکتا ہوں۔ میکفی سیٹی بجا کر کہتا ہے بہت عمدہ' تو گویا گوایز بھی آن کودا..... اچھا یہ بتاؤ میرانڈا کہاں ہے؟"

"خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں"۔ وہ گھگھیا کر جواب دیتا ہے۔ اس میں مزید پٹنے کی ہمت نہیں۔ میکفی گھونسا تان کر آگے بڑھتا ہے مگر میں اسے اشارے سے روک دیتا ہوں۔

"اچھا تو گویاز اس چکر میں ہے"۔ میں کہتا ہوں' اس کے ساتھ اور کون کون اس دھندے میں شریک ہے.....؟"

"اس کے ساتھ سٹیلین ہے"۔ وہ بتاتا ہے "گویاز کا خیال تھا کہ میرانڈا وین زیلڈن جوئے کی بہت شوقین ہے اس لئے کیوں نہ جوئے کی بڑی پارٹی ترتیب دی جائے۔ اس کی ملاقات کسی جگہ مس میرانڈا سے ہوئی تھی اور گویاز نے اسے جوا کھیلنے پر آمادہ کر لیا تھا..... یہ پارٹی کہاں ہو رہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں..... وہاں بیکر سٹریٹ کا ایک فلیٹ گویاز کے گروہ نے کرائے پر لے رکھا ہے..... مجھے ہدایات وہیں سے ملتی ہیں..... انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس شخص گیلٹ کو نظر میں رکھوں....."

ہم دونوں اس بدذات کے ہاتھ پیر خوب کس کر رسیوں سے باندھتے ہیں اور اس کے حلق میں کپڑا ٹھونس کر ہونٹوں پر ٹیپ چپکا دیتے ہیں۔ میکفی بتاتا ہے کہ اس کے فلیٹ کے پچھواڑے ایک کوٹھڑی موجود ہے جو کوئلہ بھرنے کے کام آتی ہے۔ فی الحال اسے اس کوٹھڑی میں پھینک دیا جائے' بعد میں سوچیں گے کہ اس کی ہڈیاں بوٹیاں کہاں دفن کریں۔ اس کام سے فارغ ہو کر ہم ایک ایک سگریٹ سلگاتے ہیں اور میکفی مجھ سے آئندہ پروگرام کے بارے میں پوچھتا ہے' میں کہتا ہوں۔

"میں میرانڈا کا سراغ لگانے جا رہا ہوں اگر وہ گویاز کے ہتھے چڑھ گئی ہے تو میرا کام مزید دشوار ہو گیا ہے۔ ادھر سائی جیلا جب یہ خبر سنے گا تو اس کے سینے پر سانپ لوٹ جائے گا۔ ایسا لگتا ہے جیسے گویاز اور سائی جیلا میں کچھ کھٹ پٹ ہو گئی ہے۔ ممکن ہے پہلے ان دونوں نے اکٹھے ہی یہ منصوبہ بنایا ہو' لیکن اب گویاز اپنے پارٹنر سائی جیلا کو ڈبل کراس کرنے کے چکر میں ہے اور میرانڈا کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ بہرحال اب میں بیکرا سٹریٹ جاتا ہوں' اگر ایک گھنٹے کے اندر اندر میں نے تمہیں فون نہ کیا تو تم سٹرینڈ چیمبرز میں جا کر گیلٹ سے ملنا اور اسے بتانا کہ تم میرے نائب ہو۔ میں نے اسے اپنا نام جان ملی گن بتایا ہے اور میں الینوس ٹرسٹ انشورنس کمپنی کا نمائندہ ہوں۔ سمجھ گئے نا؟ اور جب تک میری طرف سے کوئی اطلاع نہ آئے تم وہیں گیلٹ کے پاس ٹھہرو گے۔ اب رہا

گویاز کے اس آدمی کا معاملہ فی الحال اسے کوٹھڑی میں سڑنے دو۔ واپسی میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ کروں گا"۔

باہر آ کر میں ایک خالی ٹیکسی روکتا ہوں اور ڈرائیور سے کہتا ہوں بیکر سٹریٹ چلیے۔

ٹیکسی بیکر سٹریٹ کی طرف چل رہی ہے اور میں گویاز کے بارے میں سوچ رہا ہوں کسی زمانے میں ریاست کنساس کا سب سے بڑا بدمعاش تھا اور پیشہ ور قاتل۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنا گروہ بنالیا اور بنک لوٹنے کے ساتھ ساتھ سائی جیلا کا شریک کار ہو کر دولت مند افراد کے کم سن بیٹوں اور بیٹیوں کو اغوا کرنے اور انہیں واپس کرنے کے عوض بڑی بڑی رقمیں اینٹھنے کا دھندا اپنا لیا۔ کنساس میں چلنے والے بیشتر شراب خانے اور جوئے کے اڈے اس کی ملکیت تھے۔ یہ اتنا قوی اور بااثر بدمعاش تھا کہ ریاست کی پولیس کو اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہوتی تھی..... آہستہ آہستہ اس نے لاکھوں ڈالر کی مالیت کا ایک اچھا خاصا بڑا تفریحی بحری جہاز خرید لیا۔ اس جہاز کا نام اس نے پرنس کرٹیبل رکھا۔ یہ جہاز سمندروں میں گھومتا پھرتا ہوٹل، شراب خانہ اور جوئے کا بہت بڑا اڈہ تھا۔ ایک ایک رات میں لاکھوں کی ہار جیت ہوتی۔ تاہم یہ بات مشہور ہونے لگی کہ کسی جیتنے والے کو گویاز کے جہاز سے کبھی زندہ سلامت باہر آتے نہیں دیکھا گیا۔

اب گویاز سائی جیلا جیسے اونچے بدمعاش کو جل دے کر میرانڈا کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مجھے یقین تھا کہ اس کا جہاز لندن کے آس پاس سمندر میں خشکی سے چند میل دور لنگر ڈالے کھڑا ہے اور میرانڈا اس جہاز میں پہنچ چکی ہو گی۔ وہاں سے اس لڑکی کو نکالنے کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ شیر کے منہ سے نوالا چھینا جائے۔ آپ جانتے ہیں کہ لیمی کاشن جیسے لوگ ہمیشہ اپنا سر ہتھیلی پر رکھے پھرا کرتے ہیں..... ان کا دھندا یہی ہے۔

بیکر سٹریٹ پہنچ کر میں ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کر کے اس مکان کی طرف بڑھتا ہوں جس کا پتہ مجھے گویاز کے اس آدمی نے بتایا ہے جس کا مار مار کر ہم نے

حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ میں سوچتا ہوں اگر میں اور میکفی کئی دن تک پریوری گروف نہ جا سکے تو وہ بدذات کوٹھڑی میں پڑے پڑے گل سڑ جائے گا' لیکن میں کیا کروں جناب ایسوں کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔

یہ ایک پرانا دو منزلہ مکان ہے جس کے نیچے کسی زمانے میں گھوڑے کا اصطبل ہوا کرتا تھا مگر اب اسے گیراج بنا دیا گیا ہے اور یہاں میں ایک نئی کار کھڑی پاتا ہوں۔ دروازہ بند ہے اور کوئی برقی گھنٹی دکھائی نہیں دیتی اس لئے میں دروازے پر دو تین گھونسے مارتا ہوں۔ دو منٹ بعد ایک جاپانی نوکر دروازہ کھولتا ہے۔ میرے لئے یہی اشارہ کافی ہے کہ میں صحیح پتے پر آیا ہوں' میں جانتا ہوں کہ گویاز ہمیشہ جاپانی نوکر رکھنے کا عادی ہے۔

"کیا مسٹر گویاز اندر ہیں؟" میں اس سے پوچھتا ہوں۔ "مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے"۔

"آپ یہیں ٹھہریں"۔ جاپانی نوکر یہ کہہ کر پلٹتا ہے۔ میں آگے بڑھ کر اس کی کھوپڑی کے نیچے اور گدی کے اوپر گھونسا جماتا ہوں۔ ضرب اتنی دھماکہ خیز ہے جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا۔ جاپانی منہ سے آواز نکالے بغیر غش کھا کر میرے اوپر آن پڑتا ہے۔ میں اسے دیوار کے سہارے کھڑا کر کے دروازہ بند کرتا ہوں اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جاتا ہوں' زینے کے آخری سرے پر ایک اور دروازہ ہے' میں اسے کھولتا ہوں' میرے سامنے ایک لمبی غلام گردش یا برآمدہ سا ہے جس کے دائیں بائیں دو تین کمرے بنے ہوئے ہیں۔ میں ان کمروں میں جھانکتا ہوں' وہاں کوئی نہیں سامنے ہی ایک اور بند دروازہ ہے میں دبے قدموں اس دروازے تک جاتا ہوں۔ اس کے پیچھے سے چند آدمیوں کے ہنسنے بولنے کی آوازیں آ رہی ہیں میں اپنی پتلون کی پچھلی پاکٹ میں سے ریوالور نکال کر دروازے پر ایک لات جماتا ہوں' دھائیں سے دونوں پٹ کھل جاتے ہیں میں اندر داخل ہوتا ہوں' چار آدمی میز کے گرد بیٹھے تاش کھیل رہے ہیں۔ کمرے کے پرے کونے میں آرام کرسی پر دراز کا سٹیلین کی داشتہ لاٹی فرش اخبار پڑھ رہی ہے۔

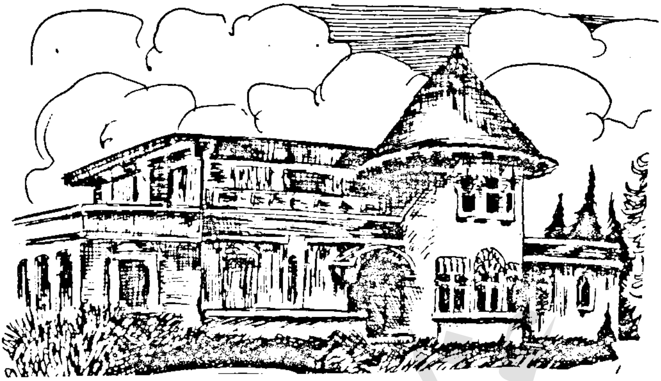
جوں ہی یہ لوگ میری شکل دیکھتے ہیں خود بخود ان کے ہاتھ اوپر اٹھ جاتے ہیں۔ لاٹی فرش اخبار ایک طرف پھینک کر میری طرف دیکھتی ہے۔ اس کے سرخ لب مسکرا رہے ہیں۔

"اگر کسی نے ذرا بھی جنبش کی تو جہنم اس کا منتظر ہے"۔ میں ریوالور ہلا کر کہتا ہوں۔ جو شخص جس جگہ پر ہے وہیں بیٹھا رہے ورنہ کھوپڑی میں گرم گرم سیسہ اتر جائے گا"۔ پھر میں لاٹی فرش کی طرف دیکھ کر دائیں آنکھ دباتا ہوں' کیا حال ہے لاٹی؟ بہت دن بعد تمہیں دیکھا' کا سٹیلین کیسا ہے؟ دیکھو میرا ارادہ یہاں مار دھاڑ کا ہرگز نہیں اور نہ میں تمہارے مشاغل میں مخل ہونے آیا ہوں۔ مجھے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ گویاز سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے؟"

یہ سن کر میز پر میرے سامنے بیٹھے ہوئے چار بدمعاشوں میں سے سب سے قومی ہیکل بدمعاش زور سے ہنستا ہے۔ "آہاہا..... کیا یہ نامور ہیرو لیمی کاشن تو نہیں؟ بھئی تمہیں یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی..... جہاں تک مسٹر گویاز کا تعلق ہے ہمیں پتہ نہیں وہ کہاں ہوں گے اور اگر پتہ ہے بھی تو سمجھو ہم بھول چکے ہیں"۔

"بکواس بند کرو اور میرے سوال کا جواب دو ورنہ یہ ریوالور چل پڑے گا"۔ میں چلا کر کہتا ہوں۔ "بولو گویاز کہاں ہے؟" دفعتا" لاٹی فرش زبان کھولتی ہے۔

"لیمی کاشن ڈیئر' یہ رویہ غیر مناسب ہے' ان کھلونوں سے ہمیں ڈرانے کی کوشش نہ کرو تمہیں گویاز کا پتہ چاہیے نا؟ بس اتنی سی بات کے لئے ریوالور تانے ہوئے ہو؟ لو میں تمہیں اس کا پورا پتہ بتا دیتی ہوں۔ میرے پاس لکھا ہوا ہے"۔ یہ کہہ کر لاٹی فرش قریب رکھا ہوا اپنا پرس اٹھا کر کھولتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ کوئی کاغذ نکالے گی لیکن پلک جھپکتے میں وہ ننھا سا آٹومیٹک پستول نکال کر دھائیں سے فائر کرتی ہے' گولی میرے دائیں ہاتھ پر لگتی ہوئی دیوار سے ٹکراتی ہے' ریوالور میرے ہاتھ سے چھٹ کر گر جاتا ہے اور اس سے پہلے کہ میں





سنبھلوں وہ چاروں وحشی درندے مجھ پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ پھر میرا جو حشر ہوتا ہے وہ آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ مجھے ایسا لگا میں نیویارک میں ہوں جسے روسی راکٹوں کی بارش نے تباہ کر دیا ہے۔ میرے جسم کا جوڑ جوڑ فریاد کر رہا ہے اور نہ معلوم کون کونسی ہڈیاں پسلیاں اپنی جگہ سے کھسک کر کہیں اور جا نکلی ہیں۔

میری خوب دھنائی کرنے کے بعد وہ میرے ہاتھ پیر ریشم کی مضبوط ڈوری سے یوں کس کر باندھتے ہیں کہ میں ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ وہ صرف منہ کھلا رہنے دیتے ہیں انہوں نے میری مکمل تلاشی لی ہے اور جیب میں سے ایک ہزار ڈالر کے وہ نوٹ نکال لیے ہیں جو میری اپنی ملکیت ہیں۔ میں نے ابھی اس گڈی کو نہیں چھیڑا ہے جو سائی جیلا نے مجھے دی ہے۔

"سناؤ بیٹے اب کیا حال ہے؟" بدمعاشوں کا لیڈر ہنس کر کہتا ہے۔ "دیکھو یارو یہ ہے وہ لیمی کاشن جس کی بہادری اور دلیری کی داستانیں ہم نے امریکہ میں سنی ہیں اس کے نام سے بڑے بڑے غنڈے کانپتے ہیں اب وہی لیمی کاشن خرگوش سے بھی بدتر ہے"۔

لاٹی فرش اور بقیہ تین بدمعاش قہقہے لگاتے ہیں' عورت کہتی ہے۔

"ڈیئر لیمی کاشن' کیا تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ بعض عورتیں اپنے پرس میں آٹو میٹک پستول بھی رکھا کرتی ہیں؟ یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹتی ہے اور پوری قوت سے اپنی دائیں لات میرے منہ پر جماتی ہے۔ میں جواب میں کچھ کہنے کے قابل نہیں۔ میرا چہرہ خون سے تربتر ہے اور ہاتھ میں اس زخم سے جیسے شعلے اٹھ رہے ہیں جہاں لاٹی فرش کے پستول کی گولی لگی ہے۔ آہستہ آہستہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگتا ہے سر چکراتا ہے اور پھر میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔ خدا جانے کب ہوش میں آتا ہوں۔ درد کی لہریں ابھی تمام جسم میں اٹھ رہی ہیں اور کلائی کا زخم برابر تکلیف دے رہا ہے۔ میرا خیال ہے میں کئی گھنٹے مسلسل بے ہوش پڑا رہا ہوں۔ چپکے سے ایک آنکھ نیم وا کر کے ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ وہ چاروں بدمعاش ابھی تک میز پر بیٹھے جوا کھیل رہے ہیں اور دوسرے کمرے سے

ٹی فرش کے ہلکے سروں میں..... کوئی گیت گنگنانے کی آواز آرہی ہے۔ یکایک پڑوس کے کسی مکان کا گھڑیال رات کے گیارہ بجنے کا اعلان کرتا ہے۔ لاٹی فرش کمرے میں داخل ہو کر جواریوں سے کہتی ہے۔

"تم لوگ اب دفان ہو جاؤ..... کیا تمہیں وہاں جانا نہیں؟"

چاروں جواری یک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک میرے بارے میں غلیظ گالی دے کر لاٹی سے پوچھتا ہے۔ "اس موذی کو یہیں پڑا رہنے دیں یا ساتھ لے جائیں؟ کہو تو اسے ختم کر کے کہیں راستے میں پھینک دیں؟" لاٹی فرش ہنس کر کہتی ہے۔ "تم لوگ فی الحال اپنا کام دیکھو' اس کتے کو یہیں سڑنے دو' گویاز اس کے بارے میں خود کوئی فیصلہ کرے گا۔ چند لمحوں بعد وہ چاروں چلے جاتے ہیں۔ میں آنکھیں موندے پڑا ہوں' لاٹی فرش دبے پاؤں نزدیک آکر غالباً" میرا جائزہ لے رہی ہے۔ میں درد سے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولتا ہوں' وہ پھر ایک ٹھوکر میری کھوپڑی پر رسید کر کے کہتی ہے۔

"تمہارا وقت قریب ہے لیمی کاشن۔ کوئی وصیت وغیرہ کرنی ہے تمہیں؟"

میں کچھ جواب نہیں دیتا' میری نگاہ اپنے فیلٹ ہیٹ پر پڑتی ہے جو دھینگا مشتی کے دوران میں میرے سر سے کھسک کر نیچے گر گیا تھا اور کسی نے اسے ٹھوکر مار کر میز کے نیچے پھینک دیا ہے۔ اس ہیٹ کے اندرونی استر میں ہمیشہ وقت بے وقت کے لئے ایک چھوٹا سا خود کار پستول چھپائے رکھتا ہوں..... وہ پستول اب بھی ہیٹ کے اندر موجود ہے' لیکن ہیٹ میرے ہاتھ کی پہنچ سے کوئی پانچ فٹ دور پڑا ہے اور میرے دونوں ہاتھ پاؤں بری طرح بندھے ہوئے ہیں۔ لاٹی فرش اس وقت لیمی کاشن کو گرفتار کر کے بہت خوش ہے۔ اس کا خیال ہے گویاز اس کارنامے پر اسے گولڈ میڈل ضرور دے گا۔ خدا کا شکر ہے کہ گولی میری کلائی میں پیوست نہیں ہوئی لیکن زخم خاصا گہرا آیا ہے اور اس میں سے ابھی تک خون رس رہا ہے۔ میں اپنے چہرے پر شدید اذیت کے آثار پیدا کر کے لاٹی سے کہتا ہوں۔

"وصیت یہ ہے جان من کہ تم میری کلائی کے اس زخم کی مرہم پٹی فوراً کر دو۔ ورنہ یہ سمجھ لو کہ سائی جیلا میرے مرنے کے بعد تمہیں پیٹرول میں ڈبو کر اپنے ہاتھ سے دیا سلائی دکھائے گا"۔

جواب میں اس کی ایک اور ٹھوکر میری گردن پر پڑتی ہے اور ماں بہن کی گالیوں کا ایک سیلاب ابل پڑتا ہے' اتنے میں جاپانی نوکر اندر آتا ہے اس کے ہاتھ میں کمرے کی صفائی کرنے والا برش ہے۔ لاٹی اس سے کہتی ہے کہ برش ایک طرف رکھ دو اور دوسرے کمرے سے پیرا کسائڈ روئی اور پٹیاں لے آؤ۔ نوکر تعمیل کرتا ہے۔ لاٹی اپنے پرس میں ہاتھ ڈال کر وہی پستول دوبارہ نکال کر مجھ پر تان لیتی ہے' پھر جاپانی کو حکم دیتی ہے۔

"ہرکا اس شخص کے ہاتھ کھول دو اور اس کے زخم پر دوا لگا کر پٹی باندھو..... حرام زادے نے اپنا ناپاک خون بہاکر سارے قالین کا ستیاناس کر دیا ہے"۔ پھر وہ دانت پیس کر مجھ سے کہتی ہے۔ "او کے مسٹر لیمی کاشن' میں تمہاری آخری وصیت پوری کیے دیتی ہوں"۔ اگر تم نے کوئی چالاکی یا پھرتی دکھانے کی کوشش کی تو پستول کی تمام گولیاں تم پر خالی کر دوں گی..... اور تم دیکھ چکے ہو کہ میرا نشانہ خطا نہیں جاتا"۔

"میں اسے یقین دلاتا ہوں کہ چپ چاپ پڑا رہوں گا۔ میرا مقصد صرف اپنے زخم کی ڈریسنگ کرانا ہے"۔ ہرکا میرے پاس آکر چاقو سے بندھی ہوئی ریشمی ڈوری کاٹتا ہے پھر وہ زخم دھو کر پٹی باندھ دیتا ہے۔ میں اس تمام عمل کے دوران مردے کی طرح بے حس و حرکت پڑا رہتا ہوں....... جاپانی جب اپنے کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو میں دائیں آنکھ کے گوشے سے جائزہ لیتا ہوں۔ لاٹی فرش مجھ سے چار فٹ دور ہاتھ میں پستول لیے کھڑی ہے اور ہرکا میرے بالکل قریب کھڑا دانت نکال رہا ہے ۔ میں حلق سے کراہنے اور چیخنے کی ملی جلی آوازیں نکالتا ہوا کروٹ بدلتا ہوں میرے دونوں پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ پھر میں بیک وقت اپنے بندھے ہوئے پاؤں اٹھا کر پوری قوت سے ہرکا کے پیٹ میں مارتا ہوں۔ ایک

ہولناک چیخ کے ساتھ وہ پیچھے لڑھک کر لاٹی فرش پر جا گرتا ہے۔ لاٹی اس کے ساتھ ہی دھڑام سے گرتی ہے اور پستول اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے مگر وہ جھپٹ کر پستول اٹھا لیتی ہے اور اندھا دھند فائر کرتی ہے۔ میں بل کھا کر میز کے نیچے پناہ لیتا ہوں اس اثنا میں لاٹی تین فائر اور کرتی ہے لیکن میں خوش نصیب ہوں کہ کوئی گولی مجھے نہیں لگتی۔ میں بایاں ہاتھ دراز کر کے اس کا ٹخنہ پکڑ کر جھٹکا دیتا ہوں۔ وہ پھر اوندھے منہ گرتی ہے۔ میں اسے میز کے نیچے گھسیٹ لیتا ہوں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں.......

چند لمحوں بعد وہ خود میرے پاؤں کھول دیتی ہے۔ جاپانی نوکر مر چکا ہے اور فرش پر بچھا ہوا قالین اس کے لہو سے رنگین ہے۔ میں اس عورت کی پہلے تو خوب ٹھکائی کرتا ہوں پھر ہاتھ پیر باندھ کر ایک طرف ڈال دیتا ہوں....... وہ مجھے بتا دیتی ہے کہ گویاز کہاں ہے۔ میں مکان سے باہر آ کر گیراج میں کھڑی ہوئی نئی گاڑی اسٹارٹ کرتا ہوں۔ یہ گاڑی گویاز کی ہے اور اس کی چابیاں لاٹی کے پرس سے برآمد ہوئی ہیں۔ پھر میں اوپر جا کر لاٹی کے ہاتھ پاؤں کھول دیتا ہوں۔ پستول میرے ہاتھ میں ہے اور میں اسے نیچے لا کر گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر دھکیل کر خود اس کے برابر بیٹھ جاتا ہوں وہ جانتی ہے میری حکم عدولی کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے....... میں اس سے کہتا ہوں گاڑی چلاؤ پندرہ منٹ بعد ہم نائٹس برج پہنچ جاتے ہیں۔ میں لاٹی کو گاڑی سے باہر لاتا ہوں اور اس فلیٹ کی گھنٹی بجاتا ہوں جہاں پہلے پہل کونی مجھے لے گئی تھی۔ چند لمحوں بعد کونی نمودار ہوئی۔ میں لاٹی کو اس کے حوالے کرتا ہوں اور مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔

میرانڈا اس وقت گویاز کے قبضے میں ہے اور گویاز کا بحری جہاز اس وقت لندن سے ساٹھ میل دور ٹاپومرسی کے نواح میں لنگر انداز ہے۔ کونی کے لیے یہ حیران کن ہے۔ وہ لاٹی فرش پر بھوکی شیرنی کی طرح جھپٹتی ہے۔ وہ دونوں بلیوں

کی مانند لڑ رہی ہیں۔ لیکن کونی زیادہ طاقتور ہے چند منٹ کے اندر اندر لہولہان ہو کر ہاتھ پیر چھوڑ دیتی ہے۔ میں کونی کو ہدایت کرتا ہوں کہ اس کی نگ کرو اگر یہ نکل بھاگی تو سارا کام چوپٹ ہو جائے گا۔ میں گویاز سے ملاقات لیے جاتا ہوں۔ وہ کہتی ہے اس قصے کی خبرسائی جیلا کو دی جائے۔ میں کہتا ہو کام تم کرو' وقت بہت کم ہے اور ابھی مجھے کئی کام کرنے ہیں۔

میں جرمن سٹریٹ میں اپنے فلیٹ تک آتا ہوں۔ یہاں سے گیلر فون کرتا ہوں۔ گیلٹ فون پر آتا ہے اور مجھے بتاتا ہے مسٹر جان ملی گن آ نائب یہاں موجود ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں' میکفی کو فون دو۔ ایک منٹ میکفی کی آواز میرے کان میں آتی ہے۔ ہیلو کاشن ابھی تک تم زندہ ہو؟ میں بتاتا ہوں کہ میں کاشن کا بھوت ہوں اور یہ کہ وہ فوراً" تیار ہو کر گیلٹ کو ساتھ لے اور ٹاپومری پہنچ کر ساحل پر میرا انتظار کرے' میں وہیں ملوں گا۔ اسے یہ بھی سمجھاتا ہوں کہ جب تک میں وہاں نہ پہنچ جاؤں وہ خود کوئی قد اٹھائے"۔ اس کے بعد میں میکفی کو بتاتا ہوں کہ میرانڈا وین زیلڈن کو گویاز گرگوں نے بحری جہاز پر پہنچا دیا ہے اور اب ہمیں اس عورت کو وہاں سے کر لندن لانا ہے۔

"فکر نہ کرو پیارے' ہم وہاں پہنچ رہے ہیں"۔ وہ یہ کہہ کر فون بند دیتا ہے۔ میں اپنی رسٹ واچ پر نظرڈالتا ہوں رات کے ساڑھے بارہ بج ہیں۔ اپنے دونوں ریوالوروں میں گولیاں بھرتا ہوں پھر کونی کو فون کر کے ا دیتا ہوں کہ میں اپنی مہم پر روانہ ہو رہا ہوں۔ وہ مجھے بتاتی ہے کہ اس نے جیلا کو یہ خبرسنا دی ہے۔ وہ بے حد غیظ و غضب میں ہے۔ اور اب گویاز او کے گروہ کی موت آ چکی ہے وغیرہ وغیرہ۔ میں خدا حافظ کہہ کر اپنے فلیٹ کو کر نیچے اترتا ہوں۔ کار اسٹارٹ کرتے ہوئے میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے سمندر تک پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی اور گویاز کے جہاز پر کیا حالات پیش گے......کون جانے۔

رات بڑی حسین اور رومان پرور ہے۔ مجھے اصولاً" اس وقت کسی نائٹ کلب میں ہونا چاہیے تھا لیکن میں ساٹھ میل فی گھنٹے کی رفتار سے گویاز کی نئی کار تارکول کی چمکیلی سڑک پر اڑائے جا رہا ہوں۔ کہاں؟ موت کے منہ میں......... میرے دائیں ہاتھ سیٹ پر لندن کے گردونواح کا چھپا ہوا نقشہ پڑا ہے میں اس پر کبھی کبھی نگاہ ڈال لیتا ہوں .... سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں سوچ رہا ہوں گیلٹ اور میکفی وہاں پہنچ کر میرا انتظار کر رہے ہوں گے اس خیال سے میں کار کی رفتار اور تیز کر دیتا ہوں۔

وہارف پہنچ کر میں ایک جانب کار کھڑی کر کے باہر نکلتا ہوں۔ ہر طرف گہرا سناٹا پھیلا ہے۔ سمندر میں جوار بھاٹے کی سی کیفیت ہے۔ دور کئی میل کے فاصلے پر مجھے ایک جہاز کی بتیاں ٹمٹماتی دکھائی دیتی ہیں۔ سمجھ جاتا ہوں یہی پرنس کرسٹیل ہے۔ گویاز کا سمندر میں چلنے والا جوئے کا بھاری اڈا......... سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے میں دو تین گہرے کش لیتا ہوں ادھر ادھر میری نظریں میکفی اور گیلٹ کو ڈھونڈ رہی ہیں مگر ان دونوں کا نام و نشان تک نہیں۔ سوچتا ہوں شاید انہیں آنے میں دیر ہو گئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ یہاں آئے ہوں اور کسی وجہ سے گویاز کے جہاز پر چلے گئے ہوں۔ میں ایک پتھر پر بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا۔ ایک گھنٹے بعد میں اپنے عقب میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنتا ہوں۔ میرا ہاتھ خود بخود جیب کی طرف جاتا ہے جہاں پستول موجود ہے لیکن میں دیکھتا ہوں یہ کوئی ماہی گیر ہے جو گنگناتا چلا آ رہا ہے۔ میں اس سے پوچھتا ہوں اس نے دو آدمی تو یہاں نہیں دیکھے۔ وہ اثبات میں گردن ہلاتا ہے۔ میں دس ڈالر کا نوٹ نکال کر اسے دیتا ہوں۔ وہ مجھے بتاتا ہے بہت دیر ہوئی دو آدمی آئے تھے اور جم کارڈیو کی لانچ زبردستی اس سے لے کر سمندر کی طرف چلے گئے۔ ان آدمیوں نے جم کارڈیو ملاح کو لانچ کا دوگنا کرایہ بھی ادا کر دیا محض اس وجہ سے کہ وہ اپنے ساتھ جم کارڈیو کو لے جانا نہیں چاہتے تھے۔ ماہی گیر نے مجھے ان دو آدمیوں کا جو حلیہ بتایا ہے وہ میکفی اور گیلٹ پر پورا اترتا ہے۔ میں اندر سے

کھول جاتا ہوں۔ مجھے میکفی پر تاؤ آ رہا ہے کہ اس نے میری ہدایات کے خلاف عمل کیوں کیا۔

"کوئی اور موٹر لانچ مل سکتی ہے کیا؟" میں اس سے پوچھتا ہوں۔ وہ کہتا ہے اب صبح تک کسی لانچ کے ملنے کی امید نہیں........ ہاں یہ ممکن ہے کہ سمندر میں لنگرانداز جہاز کی جانب سے کوئی لانچ ساحل تک آ جائے"۔ میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وہ چلا جاتا ہے اب میں اس بے ہودہ پتھر پر بیٹھا سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا ہوں اور رات دبے پاؤں گزرتی جا رہی ہے۔ میرے ہاتھ کا زخم بھی تکلیف دینے لگا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا........ رات کے تین بج رہے ہیں کہ میں ایک موٹر لانچ کی چھک چھک' چھک چھک سنتا ہوں۔ یہ موٹر لانچ کوئی بیس فٹ لمبی ہے اور وہارف کی طرف بڑھ رہی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس میں صرف ایک شخص ہے۔ وہ لانچ سے اتر کر خشکی پر قدم دھرتا ہے اور ادھر ادھر متلاشی نظروں سے دیکھتا ہے میں سمجھ جاتا ہوں وہ جہاز پر سے آیا ہے اور اسے کسی کا انتظار ہے۔ آخری کش لگا کر میں جوتے تلے اپنا سگریٹ مل کر بجھاتا ہوں اور اس شخص کی طرف چل دیتا ہوں۔ وہ میری آمد سے بے خبر نہ جانے کس فکر میں ہے۔ میں دبے پاؤں آگے بڑھتا ہوں اور اس کے بالکل پیچھے جا کھڑا ہوتا ہوں۔ پھر میں آہستہ سے کہتا ہوں۔ کس کا انتظار ہے دوست؟ آواز سنتے ہی وہ پھرتی سے ایڑیوں پر گھومتا ہے لیکن اسی لمحے میرے بائیں ہاتھ کا مکہ پوری قوت سے اس کی ناک کے بانسے پر پڑتا ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ یہ شخص ایک ہی گھونسے میں حواس کھو بیٹھے گا۔ میں اسے گھسیٹ کر ایک بڑے سے پتھر کے عقب میں ڈال دیتا ہوں اور خود لانچ میں سوار ہو کر انجن اسٹارٹ کرتا ہوں۔

پندرہ منٹ بعد جہاز کی دھندلی بتیاں زیادہ روشن دکھائی دینے لگیں جہاز کا عرشہ ویران پڑا ہے۔ میں جب قریب پہنچتا ہوں تو بینڈ کی آواز کانوں میں آتی ہے۔ میں جہاز کے پچھلے حصے میں لانچ روک کر رسہ اوپر پھینکتا ہوں اور چند منٹوں بعد اپنے آپ کو جہاز کے اوپر کھڑے پاتا ہوں۔ جہاز کے تین چوتھائی حصے

میں لمبائی کے رخ کیبنوں کی قطار چلی گئی ہے اور ان کے اندر سے عورتوں کے قہقہے لگانے اور مردوں کے زور زور سے بولنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ میں ٹہلتا ہوا اب سامنے کے رخ جا رہا ہوں۔ یہاں عرشے کے اوپر ہی بہت سے لوگ کرسیاں میزیں بچھائے بیٹھے ہیں اور کھانے پینے کا دور چل رہا ہے۔ سفید جیکٹوں اور سفید پتلونوں میں متعدد خادم ادھر سے ادھر مہمانوں کی فرمائشوں کی تعمیل کے لیے آ جا رہے ہیں۔ میں ایک گلاس پانی پی کر یونہی تفریحاً" مختلف کیبنوں میں جھانکتا ہوں لوگ عیش و عشرت میں مصروف ہیں اور کوئی کسی کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہا ہے۔ میں دراصل میکفی اور گیلٹ کو ڈھونڈ رہا ہوں اگر وہ دونوں جہاز پر آ چکے ہیں تو کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ بس یہی سوال مجھے پریشان کیے دے رہا ہے۔

گھوم پھر کر میں ڈیک ہاؤس کے عقب میں آتا ہوں۔ یہاں مجھے ایک کھلا دروازہ دکھائی دیتا ہے اور میں بے دھڑک اندر چلا جاتا ہوں۔ چھوٹی سی تنگ راہداری میں سخت اندھیرا ہے مگر کچھ فاصلہ پر مجھے پلیٹوں اور گلاسوں کے چھن چھنانے کی آواز آ رہی ہے دبے پاؤں آگے بڑھتا ہوں اور پھر مجھے اس راہداری کے آخر میں ایک اور بند دروازہ نظر آتا ہے اس کے نیچے سے روشنی کی کرنیں جھانک رہی ہیں۔ میں یہ دروازہ کھول کر اندر دیکھتا ہوں چند خانساماں' باروچی اور ملازم قسم کے لوگ میلے ایپرن جسموں پر باندھے برتن دھونے میں مصروف ہیں یہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس کے پرلی طرف مجھے ایک اور دروازہ نظر آ رہا ہے ان لوگوں میں سے کوئی میرے بارے میں متجسس نہیں' بس میں بے خوف و خطر ان لوگوں کے درمیان سے گزر کر پرلے دروازے کی طرف جاتا ہوں یہ ایک اور لمبی راہداری ہے جس کے دائیں بائیں مسافروں کے لیے کیبن بنے ہوئے ہیں۔ پہلے دو کیبن کھول کر دیکھتا ہوں ان کے برتھ خالی پڑے ہیں۔ اور چند ٹوٹی پھوٹی کرسیوں اور پھٹے پرانے کمبلوں کے سوا ان میں کچھ نہیں۔ تیسرے کیبن کی طرف بڑھتا ہوں مگر اس کا دروازہ مقفل ہے' سوچتا ہوں ایسا کیوں ہے؟ بہرحال

مجھ جیسے تجربہ کار آدمی کے لیے قفل کھول لینا کچھ مشکل نہیں۔ دو منٹ کے اندر اندر قفل کھول کر کیبن کے اندر گھس جاتا ہوں۔ اندر جا کر دروازہ بند کر دیتا ہوں اندھیرا اتنا شدید کہ مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ میں جیب سے ماچس کی ڈبیہ نکال کر ایک تیلی جلاتا ہوں اور روشنی ہوتے ہی میرے چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ میں تیلی ختم ہونے تک پتھر کا بت بنا اپنی جگہ کھڑا رہتا ہوں۔ میرے سامنے ایک میز پر برقی لیمپ دھرا ہے میں اس کا بٹن دباتا ہوں' کیبن روشنی میں نہا جاتا ہے۔ میرے مقابل کی دیوار کے ساتھ خون میں نہائی ہوئی دو لاشیں پڑی ہیں۔ ان لاشوں کے پہچاننے میں مجھے کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی ایک لاش، میکفی کی' دوسری گیلٹ کی اور قاتل نے ان دونوں پر نہایت اطمینان سے نشانہ لے کر اپنے ریوالور کی تمام گولیاں چلائی ہیں........ تین گولیاں گیلٹ کے پیٹ اور سینے میں اور میکفی کی گردن اور کھوپڑی میں پیوست ہیں۔

میں نے اپنی زندگی میں قتل و غارت اور مار دھاڑ کی بڑی وارداتیں دیکھی ہیں لیکن سچ کہتا ہوں اتنا غصہ اور رنج مجھے کبھی نہ ہوا تھا' جتنا میکفی کی لاش دیکھ کر ہوا۔ اس لیے کہ وہ میرا پرانا دوست تھا اور ہم نے بہت سی مہموں میں مل کر کام کیا تھا۔

میز پر دو ریوالور بھی پڑے ہیں ان میں سے ایک میکفی کا اور غالباً دوسرا گیلٹ کا ہے۔ میں دونوں ریوالوروں کی نالی باری باری سونگھتا ہوں۔ ان میں سے کوئی استعمال نہیں کیا گیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان بے چاروں کو اپنے ریوالور چلانے کا موقع تک نہ ملا' میرا خیال ہے انہیں ہلاک کرنے کی یہ حرکت گویاز کے سوا کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر میں میکفی کا ریوالور اٹھا کر اپنے کوٹ کی جیب میں رکھتا ہوں۔ لیمپ گل کر کے دروازہ کھولتا ہوں اور باہر آ کر دروازہ بند کر دیتا ہوں۔ پھر میں جس راستے سے آیا ہوں اسی راستے سے عرشے پر آجاتا ہوں۔ ڈیک ہاؤس کی پرلی جانب ایک بڑے روشنیوں سے جگمگاتے سیلون کے اندر سے عورتوں اور مردوں کے ملے جلے قہقہوں کی آوازیں بلند ہو

رہی ہیں۔ میں ایک روشندان سے جھانک کر دیکھتا ہوں' سیلون کی اندر کوئی دو سو مرد عورتیں جمع ہیں اور سب کے سب حد درجہ فیشن ایبل نظر آ رہے ہیں۔ جا بجا جوئے کی میزیں بچھی ہیں اور لاکھوں ڈالر کی ہار جیت ہو رہی ہے۔ درمیان میں ایک بڑی میز کے گرد مجمع زیادہ ہے اور اسی مجمع میں مجھے میرانڈا کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہیں مجھے گویاز کا چوکھٹا بھی نظر آتا ہے جو بڑے انہماک سے اپنے معزز مہمانوں کو جوا کھلانے میں مصروف ہے۔ اسے دیکھ کر میری کنپٹیاں گرم ہو رہی ہیں اور رگوں میں خون جوش مار رہا ہے۔ میں ٹہلتا ہوا جہاز کے عقبی ویران حصے میں آ جاتا ہوں اور سمندر پر نگاہ جما کر سوچتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ ایک سگریٹ سلگا کر ہلکے ہلکے کش لگاتا ہوں اور کسی فیصلے پر پہنچ نہیں پاتا۔ گیلٹ اور میکفی کے قتل نے میرا سارا منصوبہ ملیا میٹ کر دیا ہے۔

یکایک میں کسی موٹر لانچ کی چھک چھک سنتا ہوں یہ ایک چھوٹی سی لانچ ہے جسے ایک شخص چلاتا ہوا جہاز کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب لانچ قریب آتی ہے تو میں حیرت سے دیکھتا ہوں یہ شخص سائی جیلا کا سب سے خطرناک گوریلا یونی مالا ہے۔ میں اسے اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے' ملگجے اندھیرے میں اس کے سفید سفید دانت خوب چمک رہے ہیں۔ چند لمحوں بعد وہ ہانپتا ہوا میرے پاس آ کھڑا ہوتا ہے۔ ہم آپس میں گالیوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ "وہ کہتا ہے ساحل پر کوئی موجود ہے۔ سائی جیلا میرانڈا کے اغوا کی خبر سن کر انگاروں پر لوٹ رہا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فوراً" تمہاری مدد کے لیے پہنچوں۔ اب بولو لیمی کیا کہتے ہو؟ میں اسے سب کچھ بتاتا ہوں کہ گیلٹ اور اس کے کسی دوست کو گویاز نے اتنی گولیاں ماری ہیں کہ دونوں کے جسم چھلنی ہو گئے ہیں اور اب تمہیں گیلٹ کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ یونی مالا یہ سن کر اور ہنستا ہے' اب میں اسے اپنا پروگرام بتاتا ہوں۔ وہ کہتا ہے "لیمی تم میرے باس ہو اور سائی جیلا نے مجھے تمہارے ہر حکم کی تعمیل کرنے کا حکم دیا ہے"۔

"بہت خوب آ جاؤ میرے ساتھ ساتھ میں دونوں ہاتھوں میں بھرے ہوئے

ریوالور تھام لیتا ہوں۔ یونی مالا کے پاس بھی دو خودکار بھرے ہوئے ریوالور ہیں۔ ہم سیدھے بڑے سیلون کی طرف جاتے ہوئے ایک بار پھر روشندان سے جھانکتے ہوں۔ سب مہمان جوئے اور شراب میں مدہوش ہیں........ میں سیلون کے دروازے پر زور سے لات مارتا ہوں۔ لکڑی کا دروازہ دھماکے سے کھلتا ہے اور ہم دنوں آگے پیچھے اندر داخل ہوتے ہیں۔ کوئی ہماری طرف نہیں دیکھتا ایک سیکنڈ انتظار کے بعد میں بلند آواز میں کہتا ہوں۔

"خواتین و حضرات برائے کرم اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھالیجئے"۔

وہاں موجود تمام خواتین و حضرات پر یہ آواز بجلی بن کر گرتی ہے۔ دو سو چہرے یک لخت گھوم کر ہماری طرف تکتے ہیں اور چار سو ہاتھ اوپر اٹھ جاتے ہیں۔ سیلون کے اندر گہرا سناٹا چھا جاتا ہے میں پھر کہتا ہوں۔

"خواتین و حضرات افسوس ہے کہ ہم آپ کے مشغلے میں حارج ہوئے۔ ہم کسی کو کچھ نہیں کہیں گے بشرطیکہ ہمارے احکام کی تعمیل کی جائے اگر کسی نے اچھل کود کرنے کی کوشش کی تو سمجھ لیجئے ہم کچھ اچھے آدمی نہیں"۔ میں گویاز کی طرف دیکھتا ہوں اس کا چہرہ حیرت اور خوف میں ڈوبا ہوا لیکن لبوں پر مسکراہٹ ہے۔

"کیا چاہتے ہو یارو؟" وہ پکار کر مجھ سے کہتا ہے۔ "اگر کچھ پیسے ویسے چاہئیں تو لے لو اور جلد یہاں سے دفان ہو جاؤ"۔

میں قہقہہ لگا کر جواب دیتا ہوں۔ "ہمیں پیسوں کی ضرورت نہیں مسٹر گویاز ہم صرف مس میرانڈاوین زیلڈن کے طلب گار ہیں۔ اگر اس لڑکی کے باپ کو پتہ چل گیا کہ تم نے اسے اغوا کر لیا ہے تو وہ قیامت ڈھا دے گا"۔ میں دیکھتا ہوں کہ یونی نے پورے مجمع کو اپنے دونوں ریوالوروں کے ذریعے کنٹرول میں لے رکھا ہے میں اپنے ریوالور جیب میں ڈال کر آگے بڑھتا ہوں۔ مجمع کائی کی طرح پھٹ جاتا ہے۔ میں سیدھا میرانڈا کی طرف جاتا ہوں۔ یہ لڑکی اس عالم میں بھی مسکرا رہی ہے وہ مجھے دیکھ کر کہتی ہے۔





''کیا تم پرستان کے وہی شہزادے تو نہیں جس سے جیمسن کلب میں میری
ملاقات ہوئی تھی؟''

''میں وہی ہوں اے پری پیکر حسینہ''۔

''پھر یہ کیا قصہ ہے کہ میں جس جگہ جاتی ہوں تم وہیں پہنچ جاتے ہو؟''

''اس لیے کہ میرا اصلی نام لیمی کاشن ہے بے بی''۔ میں سنجیدگی سے کہ
ہوں۔ ''شاید تم نے کبھی میرا نام سنا ہو۔ بہرحال اب تم یہاں سے چلنے کے لیے
تیار ہو جاؤ........ تمہیں علم نہیں کہ تم کس چکر میں پھنس گئی ہو........ یہ لمبی
داستان میں تمہیں واپسی پر سناؤں گا۔ یہ بتاؤ اب تک تم کتنا روپیہ جوئے میں ہار
چکی ہو؟''

وہ اپنے پرس میں جھانکتی ہے۔ ''جب میں یہاں آئی تھی تو اس میں
پچیس ہزار ڈالر کی رقم تھی اب زیادہ سے زیادہ پانچ سو ڈالر باقی ہوں گے''۔

''بہت اچھے''۔ میں کہتا ہوں۔ ''مسٹر گویاز چوبیس ہزار پانچ سو ڈالر فورا
واپس کر دو اور دس ہزار ڈالر اس کے علاوہ........ یعنی منافع۔ کل ۳۵ ہزار پانچ
سو ڈالر''۔ گویاز کچھ کہنے کے لیے ہونٹ کھولتا ہے کہ میں الٹے ہاتھ کا ایک طمانچہ
اسے رسید کرتا ہوں اور ریوالور نکال کر ہلاتا ہوں۔ چند سیکنڈ بعد وہ جوئے کی میز
پر سے ۳۵ ہزار پانچ سو ڈالر کی رقم گن کر میرے حوالے کرتا ہے میں دس ہزار
ڈالر کے نوٹ اپنی جیب میں ٹھونستا ہوں۔ بقیہ رقم میرانڈا کو اٹھا لانے کا اشارہ
کرتا ہوں۔ یہ لونڈیا ابھی تک مسکرا رہی ہے۔ وہ کچھ کہے بغیر کرنسی اٹھا کر پرس
میں رکھ لیتی ہے۔ پھر مڑ کر اپنی گرم شال اوڑھتی ہے جو کرسی پر پڑی ہے۔ میں
گویاز سے کہتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلے۔ اس کا رنگ زرد ہے اور میں
دیکھتا ہوں چلتے ہوئے اس کی ٹانگیں کپکپا رہی ہیں۔ پورے سیلون پر خوف طاری
ہے اور سبھی لوگ ہاتھ اوپر کیے کھڑے ہیں میرانڈا آگے' میں اس کے پیچھے' گویاز
میرے عقب میں اور یونی مالا سب سے پیچھے' باہر نکل کر میں سیلون کا دروازہ بند
کر دیتا ہوں۔ ہماری پارٹی جہاز کے عقبی حصے کی طرف آتی ہے' میں یونی مالا سے

کہتا ہوں تم مس میرانڈا کو لے کر ساحل پر پہنچو۔ میں مسٹر گویاز سے دو باتیں کر کے تمہارے پیچھے پیچھے آتا ہوں۔ یونی مالا ہنس کر گردن ہلاتا ہے۔ چند لمحوں میں وہ اور میرانڈا موٹر لانچ میں سوار ہو کر ساحل کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ میں گویاز کو اپنے ریوالور کی زد میں لیے ہوئے ہوں۔ وہ کہتا ہے۔

''مسٹر کاشن آخر اس بدمعاشی کا مطلب کیا ہے؟ تم نہیں جانتے میں کیسا آدمی ہوں' شاید تم سائی جیلا کی وجہ سے یہ اکڑفوں دکھا رہے ہو۔ یاد رکھو میں موقع پاتے ہی اسے اور تمہیں دونوں کو جہنم رسید کر دوں گا''۔

''بالکل اسی طرح جس طرح تم نے تھوڑی دیر پہلے دو آدمیوں میکفی اور گیلٹ کو جہنم رسید کیا ہے۔ میں کہتا ہوں' یہ سن کر وہ گھبرا جاتا ہے اور اس کی آنکھیں حلقوں سے باہر ابلنے لگتی ہیں.........

''وہ دونوں جاسوس تھے کاشن......... میں نے اس لیے انہیں ختم کر دیا''۔

''ٹھیک ہے' اب تم ختم ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ''۔ میں کہتا ہوں۔ دہشت سے اس کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ ''خدا کے لیے کاشن......... میری بات تو سنو......... میں تمہیں سارا قصہ سناتا ہوں......... دیکھو مجھے مت مارو......... میں تمہیں سب کچھ دینے کے لیے تیار ہوں.........'' وہ بدحواس ہو کر کہتا ہے۔ لیکن میکفی اور گیلٹ کی لاشیں میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ میں یکے بعد دیگرے پانچ فائر کرتا ہوں' پانچوں گولیاں گویاز کے جسم میں اتر جاتی ہیں۔ وہ اوندھے منہ لکڑی کے فرش پر گرتا ہے میں لات مار کر اسے عرشے سے نیچے سمندر میں پھینک دیتا ہوں۔

اس کام سے فارغ ہو کر سیلون کی طرف دیکھتا ہوں۔ ہر چیز اپنے معمول کے مطابق ہے وہاں کسی کو گویاز کی موت یا فائرنگ کی آواز سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں اپنی موٹر لانچ میں واپس آ کر انجن چالو کرتا ہوں اور ساحل کی جانب روانہ ہو جاتا ہوں۔

مشرقی افق پر صبح کے آثار پھیل رہے ہیں اور فضا میں خاصی ٹھنڈ ہے۔ جب میں بیس منٹ بعد وہارف پر پہنچتا ہوں تو مجھے یونی مالا' کونی اور میرانڈا کار میں بیٹھے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بے حد خوش ہیں۔ میں میرانڈا کو گاڑی سے اتار لیتا ہوں اور یونی سے کہتا ہوں کہ میرے قبضے میں گویاز کی نئی گاڑی ہے۔ تم اور کونی چلے جاؤ میں خود میرانڈا کو اس کے ہوٹل میں پہنچا دوں گا۔

اس وقت میں بری طرح تھکا ہوا ہوں۔ دائیں ہاتھ کا زخم برابر تکلیف دے رہا ہے اس کے علاوہ نیند آنکھوں پر سوار ہے لیکن میں میرانڈا کو ساتھ لیے ستر میل کی اسپیڈ سے لندن کی طرف اڑا جا رہا ہوں۔ راستے میں اسے گویاز کے بارے میں بہت کچھ بتاتا ہوں لیکن سائی جیلا اور اس کے گروہ کا ذکر ٹال جاتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اگر میرانڈا کو احساس ہو گیا کہ ابھی کچھ لوگ اس کے اغوا کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو وہ لندن چھوڑ کر کہیں اور نکل جائے گی اور سائی جیلا اس کے تعاقب میں جائے گا۔ وہ اس پر کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی جگہ ہاتھ ضرور ڈالے گا اور میرا کام مزید مشکل ہو جائے گا۔

ہوٹل کارلٹن پہنچ کر میرانڈا کار سے اترتی ہے اور میرا شکریہ ادا کر کے کہتی ہے کہ اگر میں آج رات کا کھانا اس کے ساتھ کھاؤں تو اسے خوشی ہو گی۔ میں کھانے پر آنے کی حامی بھر لیتا ہوں جرمنی سٹریٹ میں اپنے فلیٹ کے اندر داخل ہوتے ہی جوتوں اور کپڑوں سمیت ڈھیر ہو جاتا ہوں اور دن چڑھنے تک سویا رہتا ہوں۔ گیارہ بجے آنکھ کھلتی ہے اور میں نہانے کی تیاری کرتا ہوں کہ سائی جیلا فون کرتا ہے۔ وہ مجھے گزشتہ رات کے کارنامے پر دلی مبارکباد دیتا اور بتاتا ہے کہ میں نے گویاز کو شوٹ کر کے بہت اچھا کیا ہے میں حیران ہوتا ہوں کہ سائی جیلا کو اس واردات کا کیسے علم ہوا۔ وہ مجھے بتاتا ہے کہ جب میں نے گویاز پر فائر کیے تو وہ ایک موٹر لانچ میں سوار تھا اور جہاز کے عقبی حصے سے یہ سارا تماشا دیکھ رہا تھا........ ایک لمحے کے لیے یہ سن کر میں سن ہو جاتا ہوں۔ اس حرامی سائی جیلا کے کاٹے کا منتر ہی نہیں۔ وہ ہنس کر اپنا اگلا پروگرام مجھے بتاتا ہے کہ اس نے

لندن کے ایک پر فضا نواحی مقام پر ایک عالیشان سجا سجایا مکان کرائے پر لے لیا ہے اور ہفتے کی شب وہاں شرفائے شہر کی ایک بڑی دعوت ہے اور میں ہر صورت میں میرانڈا کو لے کر اس پارٹی میں آؤں گا۔

"یہ آخری موقع ہے کاشن" وہ کہتا ہے۔ "تم ایک بار اس لونڈیا کو وہاں لے آؤ اس کے بعد تمہارا کام تقریباً ختم اور میرا کام شروع۔ بس چند دن تک تم دس لاکھ ڈالر کے مالک ہو جاؤ گے"۔

"ٹھیک ہے میں خود چاہتا ہوں کہ اب یہ دھندا جلد از جلد ختم ہو۔ ہفتے کی شب میں میرانڈا سمیت اس مکان میں پہنچ جاؤں گا۔ پتہ کیا ہے؟"

وہ مجھے پتہ سمجھا کر فون بند کر دیتا ہے میں نہانے کے لیے غسل خانے میں داخل ہوتا ہوں اور اس تمام معاملے پر گہرا سوچ بچار کرتا ہوں۔ میکفی کے قتل نے میرا ذہن ہی ماؤف کر دیا ہے وہ ہوتا تو اس سے میں جو کام لینا چاہتا تھا وہ آسانی سے ہو جاتا۔ اب مرحلہ بے حد نازک تھا اس بات کی کیا ضمانت کہ سائی جیلا کے پھندے میں میرانڈا کو پھنسا دینے کے بعد اس کے باپ سے جو رقم وہ ڈچ بنک کی معرفت وصول کرے گا اس میں سے میرا حصہ ایمانداری سے مجھے ادا کر دے گا؟ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اپنا کام نکل جانے کے بعد وہ اپنے کسی آدمی کے ذریعے ہمیشہ کے لیے میرا کانٹا نکال دے۔

غسل خانے سے نکل کر میں نے ناشتہ طلب کیا۔ ذہن برابر اسی ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بجی۔ میں ریسیور کان سے لگاتا ہوں ایک عورت کی مردانہ آواز سنائی دیتی ہے اور میں اچھل پڑتا ہوں۔

"لاٹی فرش، تم ابھی زندہ ہو، کیا کوئی نے تم سے مصالحت کر لی؟"۔

"ڈیئر کاشن، چھوڑو ان باتوں کو"۔ وہ کہتی ہے۔ موقع ملا تو میں اس چھنال کوئی کو وہاں ماروں گی جہاں پانی نہ ملے۔ دیکھو لیمی پچھلی باتیں بھول جاؤ۔ ہمیں معلوم ہے تم سائی جیلا کا ساتھ دینے پر تلے ہوئے ہو اور اس نے میرانڈا کے اغوا میں مدد دینے کے لیے تم سے دس لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا ہے۔ مگر تم سائی

جیلا کو اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ کیسا آدمی ہے تم اس سے ایک دمڑی بھی وصول نہیں کر سکتے...... ہاں ہمارے ساتھ آن ملو تو ہم نہ صرف تمہیں تیس لاکھ ڈالر دیں گے بلکہ پورے گروہ کی سرداری بھی سونپ دیں گے۔ اس دھندے میں تیس لاکھ ڈالر تمہارے۔ باقی رقم پورے گروہ میں تقسیم ہو گی جلد سوچ کر جواب دو...... اور ہاں گزشتہ رات جہاز پر کسی نے گویاز کو قتل کر کے لاش سمندر میں پھینک دی۔ کاسٹیلین کا خیال ہے کہ یہ یونی مالا کا کام ہے...... وہ میرانڈا کو بھی اپنے ساتھ جہاز سے اتار کر لے گیا تھا۔ بولو کیا ارادے ہیں؟ اگر تم سنجیدہ ہو تو ہم سے بات کرو۔ آج کل ہم لوگ پارک سائیڈ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آج ہی رات ایک بجے کے بعد آ کر ملو"۔

"بہت بہتر' میں آؤں گا" یہ کہہ کر میں فون بند کر دیتا ہوں۔

لائی فرش کے فون نے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اب مجھے دیکھنا ہے کہ سائی جیلا کیا کرتا ہے۔ میں فرش کے اس جملے پر آپ ہی آپ ہنستا ہوں کہ گویاز کو یونی مالا نے قتل کر کے سمندر میں پھینک دیا ہے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتی ہو گی کہ گویاز کو قتل کرنے والا کون ہے۔ بھلا یہ بات چھپی رہ سکتی ہے جبکہ سیلون کے اندر لیمی کاشن کو دیکھنے اور پہچاننے والی بہت سی آنکھیں تھیں۔ تیس لاکھ ڈالر کی آفر بہت بڑی آفر ہے اس کے علاوہ پورے گروہ کی سرداری کا اعزاز۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوتا ہوں۔

ناشتہ کر کے پھر بستر پر لیٹ جاتا ہوں اور اب میں اس پولٹری فارم کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو مجھے موجودہ زندگی سے ریٹائر ہونے کے بعد کھولنا ہے۔ تیس لاکھ ڈالر میں پولٹری فارم تو معمولی بات ہے۔ ریس کے گھوڑوں کی بہت بڑی پرورش گاہ قائم کی جا سکتی ہے۔ انہی خوش کن تصورات میں میری آنکھ لگ جاتی ہے۔ دن بھر گھوڑے بیچ کر سوتا ہوں۔ شام کو اٹھتا ہوں تو ذہن اور جسم دونوں ترو تازہ ہیں۔ کھڑکی کا پردہ ہٹا کر باہر سڑک کا نظارہ کرتا ہوں۔ میرے فلیٹ کے ٹھیک سامنے سڑک کے نزدیک ایک شخص کھمبے سے ٹیک لگائے کھڑا سگریٹ

پھونک رہا ہے۔ میں مسکراتا ہوں' ممکن ہے سائی جیلا کے گروہ کا آدمی ہو یا کاسٹیلین کے گروہ کا۔ مقصد بہرحال میری نقل و حرکت کی نگرانی ہے۔

میں ایک بار پھر نہا دھو کر نیا سوٹ پہنتا ہوں اور کچھ خوشبو وغیرہ بھی کپڑوں پر ملتا ہوں۔ یہ تمام تیاریاں اس لئے ہیں کہ آج شب مجھے میرانڈا وین زیاٹن کے ساتھ ڈنر کھانا ہے۔

بن ٹھن کر باہر نکلتا ہوں اور گویاز کی اسی کار میں سوار ہو جاتا ہوں جو ابھی تک میرے قبضے میں ہے۔ مزے مزے میں کار چلاتا کارلٹن ہوٹل پہنچ کر لفٹ میں سوار ہوتا ہوں اور اس فلیٹ کی گھنٹی کا بٹن دباتا ہوں جس میں میرانڈا کا قیام ہے۔ ایک منٹ بعد وہی حسین و جمیل خادمہ نمودار ہوتی ہے جس سے میں پہلے بھی مل چکا ہوں۔ میں کہتا ہوں مس میرانڈا کو میری آمد کی اطلاع دو۔ خادمہ حیرت سے کہتی ہے وہ تو آدھ گھنٹہ پہلے ہی چلی گئی تھیں۔ کیا آپ نے پیغام بھیج کر انہیں بلایا نہیں تھا؟ یہ سن کر میں چکرا جاتا ہوں۔ اس سے پوچھتا ہوں پیغام لانے والا کون تھا؟ وہ بتاتی ہے کہ لمبے قد کی بھرے بھرے جسم کی ایک خاتون تھی۔ انہوں نے نہایت نفیس لباس پہن رکھا تھا اور گلے میں بیش قیمت موتیوں کا ہار .... خادمہ مجھے اس عورت کا جو حلیہ بتاتی ہے اس سے میں اندازہ کرتا ہوں کہ میری طرف سے یہ جھوٹا پیغام لا کر میرانڈا کو ساتھ لے جانے والی عورت کونی کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ میں تھوڑی دیر کمرے میں بیٹھ کر اس نئی صورت حال پر غور کرتا ہوں۔ خادمہ میرے پینے کے لیے کچھ لاتی ہے اور وہ میری کیفیت دیکھ کر پریشان ہے۔ اس کا نام سادی گرینی ہے اور وہ اپنی مالکہ کی خاصی وفادار ہے۔ میں اسے تسلی دیتا ہوں کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں جو عورت میرانڈا کو ساتھ لے گئی ہے میں اسے جانتا ہوں اور ممکن ہے انہوں نے مجھے پریشان کرنے کے لیے یہ مذاق کیا ہو۔

سادی گرینی کو میں اپنے جرمن سٹریٹ والے فلیٹ کا فون نمبر دے کر ہدایت کرتا ہوں کہ ضرورت پڑے تو وہ مجھ سے رابطہ قائم کر سکتی ہے۔ واپس اپنی

کار میں بیٹھتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہ سائی جیلا نے پھرتی سے کام کیا اور مجھے ڈبل کراس کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے میں دیر تک لندن کی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا ہوں اور اس دوران میں مجھ پر انکشاف ہوتا ہے کہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی روڈسٹر کار برابر میرے تعاقب میں ہے۔ مزید آٹھ گھنٹے تک میں مختلف شاہراؤں پر گھومتا ہوں اور یہ گاڑی برابر میرے پیچھے ہے۔ اپنی کار کے شیشے میں سے اس کا جائزہ لیتا ہوں اسے ایک ایسا شخص چلا رہا ہے جسے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ممکن ہے یہ شخص سائی جیلا کے گروہ کا کوئی آدمی ہو یا کاسٹیلین کے گروہ کا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے کسی نے میرے قتل کی ڈیوٹی پر مامور کیا ہو۔

میں دفعتاً ایک ریستوران کے سامنے اپنی کار روکتا ہوں اور ادھر ادھر دیکھے بغیر ریستوران کے اندر چلا جاتا ہوں۔ کاؤنٹر کی ایک جانب کھڑے ہو کر میں شیشوں والے دروازے سے دیکھتا رہتا ہوں۔ چند لمحوں بعد وہی سیاہ روڈسٹر وہاں آن کر رکتی ہے اور اس میں سے تین آدمی باہر نکلتے ہیں۔ ایک شخص میری کار کے اندر جھانکتا ہے اور دو آہستہ آہستہ ریستوران کی طرف آتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے ارادے نیک نہیں۔ میں ایک ویٹر سے پوچھ کر بیت الخلا میں گھس جاتا ہوں۔ وہاں سے دس منٹ میں نکلتا ہوں۔ سامنے ہی ریستوران کا باورچی خانہ ہے جس میں پندرہ بیس آدمی کام کر رہے ہیں۔ میں باورچی خانے میں گھس کر اس انداز سے ان آدمیوں کو دیکھنے لگتا ہوں جیسے مجھے کسی خاص آدمی کی تلاش ہے' پھر میں ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا دوسرے دروازے کی طرف جاتا ہوں۔ دروازہ ریستوران کے عقب میں واقع ایک پتلی سی گلی میں کھلتا ہے جہاں کوڑے کرکٹ کے ڈرم پڑے ہیں۔ میں بھاگتا ہوا گلی کے سرے پر جا نکلتا ہوں اپنے عقب میں چند لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ایک ثانیے کے لیے پلٹ کر دیکھتا ہوں تو وہ دونوں بدمعاش اس طرف آ رہے ہیں۔ میں اپنی رفتار تیز کر دیتا ہوں گلی جہاں ختم ہوتی ہے وہاں ایک پرانا ٹرک کھڑا ہے میں لپک کر اس کا دروازہ کھولتا ہوں اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس کا انجن چالو

کرتا ہوں پھر ریورس گیئر میں ڈال کر ٹرک کو چند فٹ پیچھے لے جا کر اس انداز میں روک دیتا ہوں کہ تنگ گلی بالکل بند ہو جاتی ہے اب وہاں سے انسان تو ایک طرف چوہے کا بچہ بھی نہیں گذر سکتا۔ یہ کام کر کے سڑک پار کرتا ہوں اور ایک خالی ٹیکسی میں سوار ہو کر ڈرائیور سے کہتا ہوں کہ سیدھا پارک سائیڈ ہوٹل چلے ۔ ہوٹل پہنچنے میں دس منٹ لگتے ہیں۔ صدر دروازے کے بجائے پچھلے دروازے سے ہوٹل میں جاتا ہوں کاؤنٹر کلرک کو بتاتا ہوں کہ مجھے کس سے ملنا ہے؟ اور وہ مسکرا کر مجھے دیکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ مسٹر کاسٹیلین تیسری منزل پے کمرہ نمبر ۲۲ میں ملیں گے۔ میں پتلون کی پچھلی جیب میں اپنا ریوالور ٹٹولتا ہوا لفٹ کی بجائے سیڑھیوں کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچتا ہوں۔ کمرہ نمبر۲۲ کا دروازہ بند ہے اور نچلی درز میں سے روشنی کی کوئی کرن نہیں جھانک رہی میں دروازے کو آہستہ سے ہاتھ لگاتا ہوں تو وہ کھل جاتا ہے۔ ایک منٹ بعد ہاتھ میں ریوالور تھام کر اندر داخل ہوتا ہوں میرے قدموں تلے نرم نرم قالین بچھا ہے دروازہ اندر سے بند کر کے دیوار پر لگا ہوا بجلی کا بٹن دباتا ہوں کمرہ بقعہ نور بن جاتا ہے ہر چیز ترتیب اور سلیقے سے اپنی جگہ رکھی ہے۔ کھانوں کے برتن اور بوتلیں وغیرہ ایک میز پر موجود ہیں چند گلاس بھی ادھر ادھر تپائیوں پر دھرے ہیں اور ایش ٹرے بھی رکھی ہوئی ہیں ان میں سگریٹوں اور سگاروں کے بجھے ہوئے ٹکڑے بڑی تعداد میں بھرے ہیں' کھانے کے برتنوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے یہاں کم از کم دس افراد ضرور موجود تھے۔ میں ایک ایش ٹرے کی راکھ انگلی سے چھوتا ہوں اس میں ابھی تک گرمائی ہے اس کمرے کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ ہے اس میں داخل ہوتا ہوں اور بٹن دبا کر یہاں کی بتیاں بھی جلا دیتا ہوں۔ صوفے پر دیوار کے بالکل ساتھ...... مجھے دو لاشیں دکھائی دیتی ہیں...... ایک لاش لائی فرش کی ہے' دوسری کاسٹیلین کی...... اور قتل کرنے والوں نے اس مرتبہ ریوالور استعمال نہیں کیے ہیں۔ بلکہ تیز دھار چھروں سے کام لیا ہے۔ معمولی سے معائنے کے بعد ہی پتہ چل جاتا ہے کہ قاتلوں نے پہلے ان دونوں کو رسیوں سے باندھا اور پھر

چاقو کے وار کیے ہیں کمرے میں پڑا ہوا قالین خون سے رنگین ہے۔ لاٹی فرش کے پیروں کے پاس ایک ٹامی گن پڑی ہے اسے اٹھا کر دیکھتا ہوں اس کے چیمبر میں گو یاں جوں کی توں بھری ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کاسٹیلین کے آدمی اب ان سے اکتا گئے ہیں....... انہوں نے شاید سائی جیلا کے ہاتھ اپنے آپ کو بیچ ڈالا ہے۔ میں بتیاں بجھا کر کمرے سے باہر نکل آتا ہوں۔ کاؤنٹر کے قریب سے گزرتا ہوں تو کلرک مجھے دیکھ کر مسکراتا ہے میں بھی جواب میں مسکراتا ہوں۔ گھڑی پر نگاہ ڈالتا ہوں رات کے بارہ بجنے والے ہیں۔ پچھلے دروازے سے نکل کر دیکھتا بھاگتا سڑک پر آتا ہوں ممکن ہے کوئی یہاں بھی ٹامی گن لیے میرا منتظر ہو۔ لیکن سڑک سنسان ہے میں ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر نائٹس برج کی طرف چلتا ہوں۔ وہاں جانے میں صریحاً خطرہ لاحق ہے مگر یہ خطرہ مول لیے بغیر چارہ نہیں۔

ٹیکسی ڈرائیور فل اسپیڈ سے گاڑی لندن کی وسیع اور چکنی سڑکوں پر دوڑا رہا ہے۔ تیز رفتاری سے موڑ مڑتے ہوئے کار کے پہیوں سے چیخوں کی آوازیں نکلتی ہیں۔ ٹیکسی کی رفتار کے ساتھ ساتھ میرا ذہن بھی اڑا جا رہا ہے اور میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ امریکہ کے مسٹر سیموئیل ایچ کاشن شاید تمہارا بھی آخری وقت آن پہنچا ہے۔ نائٹس برج میں اگر سائی جیلا نے اپنے کسی گوریلے کو تمہیں استقبالیہ دینے کے لیے مقرر کر دیا ہو اور وہ گوریلا یونی مالا ہوا تو........

دفعتاً ڈرائیور بریکوں پر اپنا پورا دباؤ ڈال کر گاڑی روکتا ہے اور میں چونک کر دیکھتا ہوں ٹیکسی نائٹس برج کی اس شاندار عمارت کے سامنے کھڑی ہے جس میں سائی جیلا اور اس کے گروہ سے اس یادگار رات میری پہلی ملاقات ہوئی تھی اور جہاں کوئی مجھے ساتھ لے کر گئی تھی۔ میں ڈرائیور سے کہتا ہوں وہ بیٹھ انتظار کرے اور اگر میں آدھ گھنٹے تک واپس نہ آؤں تو دوسری منزل کے تیسرے فلیٹ میں آ کر میری لاش تلاش کرے اور بعد ازاں پولیس کو فون کر کے روانہ ہو جائے ڈرائیور میری طرف حیرت اور خوف کی نظروں سے دیکھتا ہے اور مسکراتا ہلاتا ہے اس کا خیال ہے شاید میں نے ضرورت سے زیادہ چڑھا رکھی ہے



فلیٹ کے اندر مکمل تاریکی اور سناٹا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے وہاں چڑیا کا بچہ بھی نہیں میرے ہاتھوں میں ریوالور ہے اور میں پھونک پھونک کر قدم دھرتا ہوں۔ مبادا سائی جیلا کا نادیدہ گوریلا کسی اندھیرے گوشے سے نکل کر گولیوں کی بارش کر دے۔ فلیٹ میں تمام کمروں کے دروازے کھلے پڑے ہیں اور بہت سا سامان بھی غائب ہے میں سمجھ جاتا ہوں جانے والے بڑے اطمینان سے گئے ہیں۔ میں ریوالور جیب میں رکھ کر سگریٹ سلگاتا ہوں اور تمام سیٹ اپ پر غور کرتا ہوا باہر نکلتا ہوں۔ ٹیکسی ڈرائیور گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا اونگ رہا ہے۔ میں اس کے سر پر چپت مار کر کہتا ہوں' اٹھو یار صبح ہو گئی' وہ چونک کر میری طرف دیکھتا ہے اور لپک کر دروازہ کھولتا ہے میں اسے جرمن سٹریٹ چلنے کی ہدایت کرتا ہوں...... نیند اور تھکن کے باعث میرا دم حلق میں آگیا ہے۔

جرمن سٹریٹ پہنچ کر میں ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر رخصت کر دیتا ہوں جس عمارت میں میرا فلیٹ ہے وہ تیسری منزل پر ہے لفٹ کی بجائے میں زینے کے راستے اوپر جانا مناسب سمجھتا ہوں...... گھڑی رات کے ڈھائی بجا رہی ہے۔ تیسری منزل تک پہنچتے پہنچتے میں بری طرح ہانپنے لگتا ہوں۔ عین اسی لمحے میری نگاہ اپنے فلیٹ کے بیرونی دروازے پر پڑتی ہے۔ اس کے نیچے سے روشنی کی کرنیں جھانک رہی ہیں میں وہیں تھم جاتا ہوں اور اپنے آپ سے میٹنگ کرنے کے بعد ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیتا ہوں۔ رات گئے اس وقت میرے فلیٹ میں کون آ سکتا ہے؟ دوست یا دشمن؟ ممکن ہے آنے والا سائی جیلا ہو یا وہ خوبصورت ناگن جس کا نام کونی ہے...... پھر خیال آتا ہے کہ انہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت ؟ وہ فون کے ذریعے بھی مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں؟ میں بہرحال میں بلی کی طرح دبے پاؤں ذرا سی آہٹ پیدا کیے بغیر دروازے کے قریب پہنچ جاتا ہوں۔ دروازے کے پیچھے خاموشی ہے' ایک لمحہ تامل کر کے میں پوری قوت سے دروازے پر ٹھوکر رسید کرتا ہوں دھائیں سے کواڑ کھلتا ہے اور اندر داخل ہو جاتا ہوں۔

برقی آتش دان کے قریب آرام دہ کوچ پر ایک نوجوان اور حسین لڑکی ٹانگیں پھیلائے لیٹی ہے اس کے لبوں میں سلگتا ہوا سگریٹ ہے نہایت سکون سے اپنی مرمریں گردن اٹھا کر وہ مجھے دیکھتی ہے اس کی گہری نیلی جھیل سی آنکھیں مسکرا رہی ہیں۔ سگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر وہ اٹھتی ہے اور سریلی آواز میں کہتی ہے۔

"مسٹر کاشن میں آپ کا دو گھنٹے سے انتظار کر رہی ہوں"۔

میں ریوالور جیب میں رکھ کر آگے بڑھتا ہوں اور صوفے پر بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ نہیں سمجھے یہ عورت کون ہے؟ میں بتاتا ہوں یہ میرانڈا وین زیلڈن کی حسین و جمیل خادمہ سادی گرینی ہے۔ یہ عورت میک اپ کرنا بھی جانتی ہے اور اسے لباس منتخب کرنے کا سلیقہ بھی آتا ہے میں مسکرا کر اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے سگریٹ پیش کرتا ہوں۔ سگریٹ سلگا کر وہ ہلکے ہلکے کش لینے کے بعد کہتی ہے۔

"مسٹر کاشن میں اس وقت سخت مصیبت میں ہوں۔ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں۔ پھر خیال آیا آپ نے مجھے اپنا فون نمبر دیا تھا چنانچہ آپ کے فلیٹ میں فون کیا۔ دیر تک گھنٹی بجتی رہی سمجھ گئی کہ آپ موجود نہیں۔ پھر یہاں آئی تو پورٹر نے مجھے ڈپلی کیٹ چابی دی۔ اب میں مزید آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ وہ اپنا پرس کھول کر ایک لفافہ نکالتی ہے اور میری طرف بڑھا دیتی ہے۔ یہ لفافہ مجھے آج ہی ملا ہے"۔ وہ کہتی ہے۔میں لفافے کے اندر ہاتھ ڈال کر خط کو نکالتا ہوں اور غور سے پڑھتا ہوں۔ سادی گرینی کے نام یہ گیلٹ کا خط ہے میں سوچ رہا ہوں کہ یہ شخص آنجہانی گیلٹ اس قدر احمق ہرگز نہ تھا جس قدر میں اسے سمجھتا رہا ہوں وہ لکھتا ہے۔

ڈیئر مس گرینی! چونکہ آپ مس وین زیلڈن کے بہت قریب ہیں اس لیے میں نے مناسب خیال کیا کہ آپ ہی کو خط لکھوں' میں ایک پرائیویٹ انکوائری ایجنٹ ہوں۔ میری خدمات مس وین زیلڈن کے والد نے اس لیے حاصل کی ہیں

کہ میں یہاں لندن میں ان کی بیٹی کی نقل و حرکت پر خفیہ نظر رکھوں۔ آپ جانتی ہیں مس وین زیلڈن آگا پیچھا دیکھے بغیر اجنبی مردوں اور عورتوں سے تعلقات بڑھانے میں بہت تیز ہیں اور یہ ایسی عادت ہے کہ جس سے ان کی جان و مال دونوں خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ گزشتہ روز میں نے کارلٹن ہوٹل میں ایک ملازم سے رابطہ قائم کر کے مس وین زیلڈن کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا وہ ہوٹل میں نہیں اور کچھ پتہ نہیں کہاں ہوں گی اس کے بعد اور دو آدمیوں سے میری ملاقات ہوئی ان میں سے ایک شخص نے اپنے آپ کو کسی انشورنس کمپنی کا ایجنٹ بتایا' اس کمپنی سے اپنے تمام زر و جواہر کی انشورنس مس وین زیلڈن نے کرائی ہے ان انشورنس ایجنٹوں میں سے بالاخر ایک ایجنٹ نے جس کا نام ملی گن تھا یہ پتہ لگایا کہ مس وین زیلڈن ساحل سمندر پر ایک پرائیویٹ بحری جہاز پر تفریح کے لیے گئی تھیں اور غالبا" اب بھی وہیں موجود ہیں۔ چنانچہ میں اس جہاز پر انشورنس ایجنٹ جان ملی گن کے ایک ساتھی میکفی کے ساتھ جا رہا ہوں۔ میں یہ خدشہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ اس بحری جہاز پر جو لوگ موجود ہیں ان کی شہرت کچھ اچھی نہیں اور وہ مس وین زیلڈن کو کسی بری نیت سے وہاں لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ بہرحال میں وہاں سے واپسی پر آپ سے رابطہ قائم کروں گا۔ اگر اس دوران میں آپ کی مالکہ واپس آ جائیں تو ان سے ہرگز ہرگز میرا ذکر نہ کیجئے گا نہ یہ خط ان کو دکھائیے کیونکہ وہ یہ کبھی پسند نہیں کریں گی کہ ان کے والد کی جانب سے کوئی آدمی خفیہ طور پر ان کی نگرانی کرے۔ اس خط کے ملنے کے بعد آدھی رات تک اگر میں آپ سے رابطہ قائم نہ کر سکوں تو سمجھ جائیے مجھے کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے یہ بھی ممکن ہے مجھے ہلاک کر دیا جائے ایسی صورت میں آپ فوراً سکاٹ لینڈ یارڈ کو فون کریں اور انگلش پولیس کو تمام حالات بتا کر یہ خط بھی دکھا دیں۔

شکریہ! رابرٹ گیلٹ

میں یہ خط پڑھ کر ایک ٹھنڈی آہ بھرتا ہوں۔ گیلٹ کی گولیوں سے چھلنی

اور خون میں لت پت لاش میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہی ہے۔ یہ خط اپنی جیب میں ڈال کر میں سادی گرینی کی طرف دیکھتا ہوں۔ وہ گہری نظروں سے میرے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہ عورت بھی کچھ کم گہری نہیں۔ سگریٹ کا آخری کش لگا کر کہتی ہے۔

"مسٹر کاشن آپ شام کو ہوٹل کارلٹن تشریف لائے تھے اور میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مس وین زیلڈن ایک خاتون کے ساتھ چلی گئی ہیں۔ آپ کے جانے کے کوئی دو گھنٹے بعد یہ خط مجھے آخری ڈاک سے ملا میں نہیں جانتی یہ شخص رابرٹ گیلٹ کون ہے اور کیا واقعی اسے مس وین زیلڈن کے والد نے اپنی بیٹی کی خفیہ نگرانی پر مقرر کیا تھا؟ آدھی رات گذر جانے کے بعد بھی جب اس شخص نے مجھ سے کوئی رابطہ قائم نہ کیا اور نہ مس وین زیلڈن واپس آئیں تو مجھے تشویش ہوئی۔ لیکن میں کر ہی کیا سکتی تھی؟ مجھے معلوم تھا کہ آپ نے دو مرتبہ مس وین زیلڈن کو بدمعاشوں کے نرغے سے نکالا ہے اور وہ آپ کی بے حد تعریف کرتی تھیں۔ چنانچہ میں آپ کے پاس چلی آئی"۔

"بالکل ٹھیک کیا تم نے بے بی" میں ہنس کر کہتا ہوں۔ "اب واپس ہوٹل جاؤ اور گہری نیند کے مزے لوٹو۔ مس وین زیلڈن ایک آدھ دن میں واپس آ جائیں گی"۔

"خدا کا شکر ہے میرے سینے سے بڑا بوجھ اتر گیا" وہ ہنس کر کہتی ہے۔

میں اسے ساتھ لے کر نیچے آتا ہوں اور ایک خالی ٹیکسی روک کر اس میں سوار کرا دیتا ہوں اپنے فلیٹ میں واپس آن کر جیب سے گیلٹ کا خط نکال کر دوبارہ پڑھتا ہوں اور دل میں کہتا ہوں قدرت کی یہ بڑی مدد ہے کہ وہ بے وقوف عورت سادی گرینی یہ خط لے کر اسکاٹ لینڈ یارڈ نہیں پہنچ گئی ورنہ سارا کھیل بگڑ جاتا۔

غسل خانے میں جا کر گرم پانی کا شاور کھول کر نہانے لگتا ہوں۔ جب مجھے زیادہ سوچ بچار کرنا پڑتا ہے تو میں گرم پانی سے نہایا کرتا ہوں۔ اس وقت میں

صرف سائی جیلا کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا اگلا قدم کیا ہو گا؟ یہ بات طے شدہ ہے کہ اس شخص کے پاس دماغ ہے اور وہ اسے استعمال کرنا بخوبی جانتا ہے اور اتنا سنگ دل بھی ہے کہ کسی بھی شخص کو اپنے راستے سے ہٹا دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اور اس وقت لیمی کاشن وہ آدمی ہے جسے سائی جیلا سب سے پہلے عدم آباد پہنچا دینے کی فکر میں ہو گا۔ وہ میرے بارے میں بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ میں کیسا زبردست حریف ثابت ہو سکتا ہوں۔ جہاں تک میرانڈا کے اغوا کا تعلق ہے اس میں وہ کامیاب ہو چکا۔ لڑکی سو فیصد اسی کے پنجے میں ہے۔

غسلخانے سے تازہ دم ہو کر نکلتا ہوں اور ڈریسنگ گاؤن پہن کر اپنی خواب گاہ میں جاتا ہوں سوٹ کیس کھول کر اس کی تہہ میں سے نوٹوں کی وہ گڈیاں نکالتا ہوں جو سائی جیلا نے مجھے ابتدائی خرچ کے لیے دی تھیں۔ یہ وہ روپیہ ہے جو کنساس کے تھرڈ نیشنل فارمرز بنک سے سائی جیلا کے گروہ نے لوٹا تھا۔ ایک چھوٹا سا پورٹیبل ٹائپ رائیٹر بھی میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں۔ نوٹوں کی ان گڈیوں اور ٹائپ رائٹر کو اٹھا کر میں ملاقاتی کمرے میں لے آتا ہوں ایک لمبا سا سفید کاغذ مشین پر چڑھا کر ٹائپ کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہوں۔ یہ ایک خط ہے جو میں لندن میں امریکی سفارتخانے کے اسسٹنٹ سیکرٹری کے نام ٹائپ کرتا ہوں۔ خط کا مضمون یہ ہے۔

"جناب والا! شاید یہ اطلاع آپ کی گہری دلچسپی کا باعث ہو گی کہ ایک امریکی شخص جس کا نام لیمی کاشن ہے۔ کچھ عرصے سے یہاں لندن میں مجرمانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے یہ شخص ایک جعلی پاسپورٹ پر امریکہ سے انگلستان آیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا جناب عالی کہ دو سال قبل کنساس میں تھرڈ فارمرز نیشنل بنک کو دن دہاڑے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا تھا اور لاکھوں ڈالر مالیت کے نوٹ لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان لوٹے گئے نوٹوں میں سے تقریباً بیس ہزار ڈالر کی مالیت کے نوٹ اس شخص لیمی کاشن کے قبضے میں ہیں اور اس کا

ارادہ کل لندن کی پال مال تھرڈ نیشنل فارمز برانچ میں جا کر ان نوٹوں کے بدلے انگلش کرنسی حاصل کرنے کا ہے مذکورہ شخص آج کل جرمن سٹریٹ لندن کے کار نکس اپارٹمنٹ میں قیام پذیر ہے۔ میں ایک ذمہ دار اور قانون پسند امریکی شہری کی حیثیت سے یہ اطلاعات آپ کو فراہم کر رہا ہوں۔ امید ہے جناب والا اس سلسلے میں فوری طور پر کوئی کارروائی کریں گے۔ میں اپنا نام اور پتہ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر ظاہر کرنے سے معذور ہوں' فقط آپ کا وفادار.......

"قانون اور امن کا ایک دوست ایکس ۔ وائی ۔ زیڈ"

یہ خط لفافے میں بند کرتا ہوں اور اس پر امریکی سفارتخانے کا پتہ ٹائپ کر کے اپنے تکیے کے نیچے رکھ دیتا ہوں۔ میرا اندازہ ہے اگر یہ خط صبح کی ڈاک میں ڈال دیا جائے' تو یہ کل ہی شام تک اسسٹنٹ سیکرٹری کو مل جائے گا۔ اس کام سے فارغ ہو کر میں سکون سے بستر پر لیٹ جاتا ہوں اب میرے اعصاب ڈھیلے ہیں اور ذہن پر کوئی بوجھ نہیں۔ سائی جیلا کے ہاتھ سے بچنے کی یہ بہترین تدبیر ہے جس پر میں نے عمل کیا ہے۔ ترپ کا یہ ایسا پتہ میرے ہاتھ میں ہے جس کا علم سائی جیلا کے فرشتوں کو بھی نہیں۔

اگلے روز علی الصبح جو نوکر میرے لیے ناشتہ لے کر آتا ہے میں اسے ایک شلنگ بخشش دے کر ہدایت کرتا ہوں کہ یہ لفافہ ڈاک میں ڈال دے اور اگر کوئی شخص میری تلاش میں آئے تو کہہ دے کہ مسٹر کاشن اپنے فلیٹ میں موجود نہیں۔ وہ یس سر کہہ کر چلا جاتا ہے۔ ناشتہ کر کے میں پھر بستر میں دبک جاتا ہوں اور اخبار کی سرخیوں پر نگاہ ڈالتا ہوں جو ناشتے کی ٹرے میں روزانہ میرے مطالعے کے لیے آتا ہے۔ پہلے ہی صفحے پر پارک سائیڈ میں قتل کی لرزہ خیز واردات کی تفصیل چھپی ہے....... کاسٹیلین اور لاٹی فرش کی ذبح کی ہوئی لاشوں کی تصویریں بھی موجود ہیں۔ میں اخبار ایک طرف پھینک کر آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور گہری نیند سو جاتا ہوں۔ شام کو آنکھ کھلتی ہے۔ نہا دھو کر چائے طلب کرتا ہوں اور سورج غروب ہونے کے بعد اپنا ریوالور جیب میں رکھ کر نیچے اتر آتا ہوں.فلیٹ

کے بالکل سامنے ایک شخص دیوار کا سہارا لیے شام کے ضمیمے میں کھویا ہوا ہے میں سمجھ جاتا ہوں سائی جیلا اب بھی میری جانب سے غافل نہیں۔ ایک خالی ٹیکسی پکڑ کر سیدھا کارلٹن ہوٹل جاتا ہوں ممکن ہے میرانڈا نے سادی گرینی کو کسی ذریعے سے اطلاع بجھوائی ہو۔ لیکن وہاں جا کر پتہ چلتا ہے کہ خود سادی گرینی غائب ہے' ہوٹل کا متعلقہ کلرک اپنا رجسٹر دیکھ کر بتاتا ہے کہ مس وین زیلڈن کی خادمہ نے کمرے خالی کر دیے ہیں۔ میں اس قضیئے سے چکرا جاتا ہوں اور سادی گرینی کے بارے میں جو شک و شبے روز اول سے میرے ذہن میں کلبلا رہے ہیں وہ حقیقی شکل میں سامنے آ گئے ہیں۔

حسب معمول رات آدھی سے زیادہ گزر گئی ہے۔ لفٹ کی مدد سے اپنے فلیٹ تک پہنچتا ہوں' اور حسب عادت اپنا بھرا ہوا ریوالور پتلون کی جیب سے نکال کر ہاتھ میں لیتا ہوں اور دبے پاؤں آگے بڑھتا ہوں۔ دروازے کے ساتھ کان لگا کر اندر کی آواز سننے کی کوشش کرتا ہوں مگر فلیٹ میں بالکل سناٹا ہے۔ میں ریوالور جیب میں ڈال کر چابی نکالتا ہوں۔ تالا کھول کر اندر داخل ہوتا ہوں۔ اور بائیں جانب دیوار پر لگے ہوئے بٹن کو اندازے سے ٹٹول کر دباتا ہوں' کمرہ روشن ہو جاتا ہے۔ روشنی ہوتے ہی پھرتی سے میرا ہاتھ خود بخود جیب میں جاتا ہے اور میں ریوالور نکال لیتا ہوں جی ہاں جناب۔ اس لیے کہ میرے عین سامنے صوفے پر نیم دراز سائی جیلا کے گروہ کی سب سے خوبصورت ناگن انتہائی بیش قیمت سیاہ مخمل کا لباس پہنے ایک انداز دلفریبی سے مسکرا رہی ہے چند لمحوں تک اپنی جگہ ساکت کھڑا کونی کو تکتا رہتا ہوں ۔ وہ مترنم آواز میں کہتی ہے"۔

"ڈیئر لیمی ہوش کی دوا کرو اور مہربانی فرما کر یہ کھلونا جیب میں ڈال لو۔ یقین کرو میں تمہیں قتل کرنے نہیں آئی۔ اگر میرا یہ ارادہ ہوتا تو اب تک تمہاری لاش لندن کے سب سے بڑے مردہ خانے میں سجائی جا چکی ہوتی"۔

میں سرد آہ بھر کر ریوالور جیب میں رکھتا ہوں' جانتا ہوں اس عورت کا یوں آنا کسی مقصد کے بغیر نہیں ہے وہ اپنا پرس کھول کر اس میں سے سیاہ رنگ کا


Hotel

ننھا سا آٹو میٹک پستول نکال لیتی ہے۔ میں اسی حرکت کا منتظر ہوں۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقفے میں وہ فائر جھونک دیتی ہے میں وار خالی دے کر ایک ہاتھ رسید کرتا ہوں۔ پستول اس کے ہاتھ سے چھٹ کر دور جا گرتا ہے میں پستول اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہوں۔

وہ کھڑی ہو کر پہلے کپڑے درست کرتی ہے۔ پھر پرس میں سے آئینہ نکال کر اپنا بگڑا ہوا میک اپ دیکھتی ہے اطمینان سے میک اپ ٹھیک کرنے کے بعد وہ نفرت بھری نگاہ مجھ پر ڈال کر کہتی ہے "میں جارہی ہوں۔ سائی جیلا نے مجھے یہاں بھیجا تھا۔ وہ تمہاری جان بخشنے کے لیے تیار ہے بشرطیکہ تم ایک چھوٹی سی خدمت سرانجام دو ولی باسکو کو تم جانتے ہو نا؟ لائی فرش کا سوتیلا بھائی ہے۔ اس شب پارک سائیڈ ہوٹل میں ولی باسکو اور گروہ کے دوسرے لوگوں سے ہم نے ایک میٹنگ کی تھی۔ اس وقت تک ہمارا بالکل یہ ارادہ نہ تھا کہ وہاں مار دھاڑ کریں۔ لیکن لائی فرش نے ایک دم ٹامی گن تان لی اور اگر ہم اس کے گروہ کو پہلے ہی نہ خرید چکے ہوتے تو شاید ہمارا وہی حشر ہوتا جو خود لائی فرش اور کاسٹیلین کا ہوا جب لائی فرش کے آدمی انہیں رسیوں سے باندھ کر قتل کر رہے تھے تو یہ حرامی ولی باسکو موقع پا کر بھاگ نکلا اور اپنے ساتھ سائی جیلا کا وہ بیگ بھی لے اڑا جس میں اس کے انتہائی اہم اور قیمتی کاغذات تھے سمجھے تم؟ اب ہمیں ولی باسکو کی تلاش ہے زندہ یا مردہ........ اس کا گروہ ہم سے آن ملا ہے۔ لائی فرش، کاسٹیلین اور گویاز ختم ہو چکے ہیں۔ باسکو کے لیے کہیں جائے پناہ نہیں یہ طے شدہ بات ہے کہ وہ پناہ لینے کے لیے تمہارے ہی پاس آئے گا اور اس کے بعد تمہارا پہلا کام یہ ہے کہ اس سے تمام کاغذات واپس لے لو اور کسی تاخیر کے بغیر اسے بھی لائی فرش اور کاسٹیلین کے پیچھے روانہ کر دو۔ اگر تم نے باسکو کو اگلی دنیا تک روانہ نہ کیا تو سن لو سائی جیلا نے قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے تمہیں اسی طرح شوٹ کرے گا جس طرح تم نے گویاز کو شوٹ کیا ہے"۔

میں تحقیر آمیز قہقہہ لگا کر کہتا ہوں۔

"میں باسکو کو سائی جیلا کے کہنے پر قتل کرنے کے لیے تیار نہیں ویسے میرا خیال ہے باسکو کام کا آدمی ہے اسے زندہ رہنا چاہیے۔ یوں بھی اس کی اس لئے قدر کرتا ہوں کہ اس نے لاٹی فرش اور کاسٹیلین سے غداری نہیں کی اور اپنے آپ کو گروہ کے دوسرے ارکان کی طرح نیلام پر نہیں چڑھایا۔ اب یہاں سے جلد دفان ہو جاؤ جانی اور سائی جیلا کے منہ پر میری طرف سے تھوک کر کورا جواب دے دو کہ میں اس کا غلام نہیں"۔

میں نیا سگریٹ نکال کر سلگاتا ہوں اور یہی میری حماقت ہے۔ عین اسی لمحے یہ عورت بھوکی شیرنی کی مانند لپک کر وہسکی کی بوتل اٹھاتی ہے اور پوری قوت سے میری طرف پھینکتی ہے اگر میں گردن جھکانے میں ایک سیکنڈ بھی تاخیر کروں تو میری کھوپڑی غبارہ بن جائے........ میں اسے کچھ نہیں کہتا۔ وہ دانت پیستی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔ مارے طیش کے اس کا خوبصورت چہرہ لال بھبھو کا ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے اسے اس وقت کہیں سے بھرا ہوا پستول مل جائے تو وہ اسے میرے بدن پر خالی کرنے میں ایک لحظہ تامل نہ کرے۔ سر سے پیر تک یہ عورت قاتل ہے........

"ٹھہرو ڈارلنگ میں تمہیں نیچے چھوڑ آتا ہوں۔ غالباً" تم احتیاطاً" اپنی کار میں نہیں آئی ہو۔ خیر کوئی بات نہیں' تھوڑی دیر انتظار کے بعد ٹیکسی مل ہی جائے گی"۔

دراصل میں خود نیچے جا کر اطمینان کر لینا چاہتا ہوں کہ سائی جیلا کا کوئی گوریلا تو میری تاک میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی میری کھوپڑی میں نہیں سما رہی کہ سائی جیلا جیسے محتاط شخص نے کونی کو تن تنہا مجھ سے ملاقات کے لیے بھیج دیا ہو۔

عمارت سے باہر نکل کر میں کونی کو رکنے کا اشارہ کرتا ہوں۔ ادھر ادھر دیکھنے کے بعد مجھے اطمینان ہو جاتا ہے کہ آس پاس کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پوری جرمن سٹریٹ سنسان پڑی ہے۔ ایک لمحے بعد دور سے ایک خالی ٹیکسی ادھر آتی

دکھائی پڑتی ہے۔ میں اسے ہاتھ کے اشارے سے بلاتا ہوں ڈرائیور بالکل قریب آ کر بریک لگاتا ہے۔ میں اس سے کہتا ہوں۔

"ڈرائیور ایک حسین و جمیل سواری تمہاری منتظر ہے۔ مہربانی کر کے اسے لے جاؤ"۔

"ڈرائیور کونی پر نگاہ ڈال کر ہنستا ہے اور ادب سے دروازہ کھول دیتا ہے۔ عین اسی لمحے پڑوس کے ایک مکان کا دروازہ کھلتا ہے اور دو لمبے تڑنگے قوی ہیکل آدمی نمودار ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک چیتے کی مانند جست کر کے مجھے دبوچ لیتا ہے اور دوسرا فوراً میری پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکال لیتا ہے۔ کونی ٹیکسی کی اگلی سیٹ پر بیٹھی یہ تماشا دیکھ رہی ہے۔ اس کی آنکھیں دہشت سے پھٹی پڑ رہی ہیں میں آزاد ہونے کی جدوجہد کرتا ہوں لیکن دبوچنے والے کی گرفت آہنی ہے میں کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑا کر رہ جاتا ہوں۔

"تمہارا ہی نام لیمی کاشن ہے"؟ دوسرا ڈپٹ کر مجھ سے پوچھتا ہے میں اثبات میں جواب دیتا ہوں"۔

"میں پولیس افسر ہوں" وہ اعلان کرتا ہے اور تمہیں گرفتار کیا جاتا ہے۔ وارنٹ میرے پاس موجود ہیں"۔

کونی ابھی تک ٹیکسی میں بیٹھی یہ باتیں سن رہی ہے۔ میں اس کی طرف دیکھ کر ہنستا ہوں۔

دوسرے ہی لمحے ٹیکسی فراٹے بھرتی ہوئی جرمن سٹریٹ سے غائب ہو جاتی ہے۔ ٹیکسی کو روانہ ہوتے ہی ایک پولیس کار ادھر آتی ہے۔ یہ دونوں آفیسر مجھے اس میں بٹھا دیتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں ایک اور پولیس کار بھی موجود ہے جو ہمارے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ ٹھیک چار منٹ بعد دونوں کاریں اسکاٹ لینڈ یارڈ پہنچ جاتی ہیں۔ یہ لوگ مجھے کار سے اتار کر اس عمارت کے چھوٹے سے کمرے میں لے جاتے ہیں جسے پولیس اسٹیشن کا نام دیا گیا ہے۔ یہاں میں پانچ منٹ تک بیٹھتا ہوں۔ پھر وہ مجھے اٹھا کر دوسری منزل میں لے جاتے ہیں۔ ایک لمبی راہداری

کے آخری سرے پر رکتے ہیں۔ کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور مجھے اندر دھکیل دیا جاتا ہے۔ ایک بڑی آفس میز کے گرد چھ آدمی بیٹھے ہیں۔ ان میں سے دو کو میں نہیں جانتا کون ہیں۔ البتہ چار کو بخوبی جانتا ہوں' پہلا امریکی سفارت خانے کا اسسٹنٹ سیکرٹری گرانٹ ہے' دوسرا امریکی فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن کا اسپیشل ایجنٹ شائی راٹ ہے جس کے ساتھ میں مختلف مہموں میں شریک رہ چکا ہوں' چوتھا میرے پرانے دوست اور ساتھی ایف بی آئی کے اسپیشل ایجنٹ آنجہانی میکفی کا بھائی لاری ہے۔

جونہی میں کمرے میں داخل ہوتا ہوں ۔ یہ سب کے سب کھڑے ہوجاتے ہیں۔ میں ہر ایک سے مصافحہ کرتا ہوں ۔ سفارت خانے کا سیکرٹری میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بھاری بھرکم شخص سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہتا ہے۔

کمشنر یہ ہے لیمی کاشن ہمارے فیڈرل ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس کا اسپیشل ایجنٹ وین زیلڈن کا کیس اسی کے پاس ہے اور یہ جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے نہایت سفاک قاتلوں اور ڈاکوؤں کا تعاقب کر رہا ہے۔ محکمے کو لیمی کاشن کے کارناموں پر فخر ہے۔ میں انکسار سے گردن جھکاتا ہوں پھر سیکرٹری مجھے بتاتا ہے "اور لیمی یہ ہیں کرنل سر ولیم ہاڈورتھ کمشنر آف پولیس"۔

تعارف کی اس رسم کے بعد کرنل ہاڈورتھ مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اتنے میں وہ پولیس افسر جو مجھے گرفتار کر کے لایا ہے کمرے میں آتا ہے اور میری جیب سے نکالا ہوا ریوالور بڑے ادب سے واپس کر دیتا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شائی راٹ ہنس کر کہتا ہے۔ "بہت اچھے جا رہے ہو یار' میرا خیال ہے اس مرتبہ سائی جیلا ہمارے پھندے سے نکل نہیں سکے گا"۔

"امید تو یہی ہے میں جواب دیتا ہوں۔ جب پولیس والے میرے فلیٹ پر پہنچے ہیں تو میں اس کی داشتہ کونی کو رخصت کرنے کے لیے باہر آیا ہوا تھا۔ اس بدمعاش عورت کی ٹیکسی کا کسی نے تعاقب کیا یا نہیں؟" یہ سن کر پولیس کمشنر

مسکرا کر کہتا ہے۔
"فکر نہ کرو کاشن، وہ ٹیکسی ڈرائیور جو اسے لے گیا ہے، ہمارا ہی آد
تھا"۔

"بہت خوب" میں خوش ہو جاتا ہوں۔ "لندن پولیس واقعی بہت تیز
اور ذرا سے معاملے میں بھی چوکنے کی قائل نہیں"۔

اگلی صبح خاصی دیر سے میری آنکھ کھلتی ہے۔ پانچ منٹ یہ طے کر
میں لگ جاتے ہیں کہ میں ہوں کہاں؟ یہ دراصل برکسٹن جیل کا ایک کمرہ
جس میں میرا پلنگ بچھا ہے۔ کمرے کا دہرا دروازہ لوہے کا ہے جس میں دو انچ مو
سلاخیں لگی ہیں اور صرف ایک روشندان ہے جس کی اونچائی کم از کم بارہ چو
فٹ ہو گی اس میں بھی سلاخیں لگی ہیں۔ باہر جیل کی انتظامیہ کے لوگ چل پھ
رہے ہیں اور انہوں نے میرے آرام کا خاص خیال رکھا ہے یقین کیجئے جیل ک
اس محفوظ کمرے میں چند گھنٹوں کے اندر اندر گزشتہ کئی برسوں کی جسمانی او
ذہنی تھکن دور ہو گئی ہے یہاں میں بے حد سکون محسوس کر رہا ہوں۔

رات ایک ڈیڑھ گھنٹہ سکاٹ لینڈ یارڈ میں پولیس کمشنر کے کمرے میں گپ
شپ ہوتی رہی تھی اور میں جبھی سمجھ گیا تھا کہ اب سائی جیلا کا بچ نکلنا محال
لندن پولیس کا نظام اتنا عمدہ اور تیز ہے کہ کوئی مجرم زیادہ دیر تک قانون کی نظر
سے پوشیدہ رہنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا وہ ٹیکسی ڈرائیور جو کونی کو لے کر گیا تھ
آدھ پون گھنٹے بعد ہی واپس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ کونی اسے نائٹس برج لے گ
اور کرایہ دے کر رخصت کر دیا۔ پولیس کے سادہ کپڑوں والے سپاہی نائٹس بر
کے اس فلیٹ کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں جسے سائی جیلا کے گروہ نے بظاہر خ
کر دیا تھا۔ کونی فی الحال اس فلیٹ میں ہے اور ابھی تک باہر نہیں نکلی۔ اب ب
اپنے آرام دہ بستر پر لیٹا ولی باسکو کے بارے میں سوچ رہا ہوں معلوم ہوتا ہے
کونی نے باسکو کے بارے میں جو کہانی بیان کی وہ درست ہے یہ سور کا بچہ ضرو
سائی جیلا کا خفیہ کاغذات سے بھرا ہوا بیگ پار کر دینے میں کامیاب ہو گیا ہے او

چونکہ اس کے لئے کوئی جائے پناہ لندن میں نہیں اس لئے وہ ضرور جرمن سٹریٹ میں مجھ سے رابطہ قائم کرنے کا پروگرام بنائے گا دوسری طرف نائٹس برج میں کونی کے قیام نے یہ بات بھی واضح کردی ہے کہ فی الحال سائی جیلا کا ارادہ انگلستان سے جانے کا نہیں ورنہ وہ کونی کو پیچھے چھوڑنے والا شخص نہیں ایک تو اس وجہ سے کہ اسے ولی باسکو سے اپنے اہم کاغذات واپس لینے ہیں اور لیمی کاشن کے ذریعے اسے راہ سے ہمیشہ کے لئے ہٹا دینا ہے دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ میرانڈا کو ساتھ لے کر انگلستان سے نکل جانے کے انتظامات ابھی سائی جیلا کے نزدیک غیر تسلی بخش ہیں۔ مجھے شک ہے کہ ولی باسکو نہ صرف سائی جیلا کے کاغذ لے کر بھاگا ہے بلکہ اسے اور بھی بہت کچھ معلوم ہے اس کا زندہ رہنا سائی جیلا کے لئے سخت خطرناک ہے کیونکہ باسکو' لاٹی فرش اور کاسٹیلین کے بہیمانہ قتل کا چشم دید گواہ ہے۔

اتنے میں شائی راٹ اندر آتا ہے اس کی بغل میں صبح کے اخباروں کا بلندہ دباہوا ہے۔ ہماری طے شدہ سکیم کے مطابق سبھی اخباروں نے صفحہ اول پر جلی حرفوں میں میری گرفتاری اور بنک سے لوٹے گئے بلوں کی برآمدگی کی خبر بڑے ڈرامائی انداز میں شائع کی ہے۔ میں یہ خبریں دیکھ کر بے حد خوشی محسوس کر رہا ہوں اور تصور کی آنکھ سے سائی جیلا کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ یہ خبریں پڑھے گا تو اس پر کیا بیتے گی۔ شائی راٹ نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ کل سہ پہر تین بجے کے بعد مجھے مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان سمیت پیش کیا جائے گا۔ تین بجے سہ پہر کا وقت مقرر کرنے میں مصلحت یہ ہے کہ اس وقت تک سائی جیلا اور اس کے گروہ کی نظر سے اخباروں میں چھپنے والی خبریں گزر چکی ہوں گی اور پولیس کا خیال ہے کہ وہ لیمی کاشن کو ضمانت پر رہا کرانے کی کوشش کرے گا۔ ممکن ہے کونی اسی مقصد کے تحت نائٹس برج کے فلیٹ میں ٹھہری ہوئی ہو۔ اخباروں کے مطالعے کے بعد میں وارڈن کے کمرے میں جاتا ہوں اور خوب ڈٹ کر ناشتہ کرتا ہوں۔ ہر شے لذیذ اور صاف ستھری ہے۔ شائی راٹ نے مجھے بتایا ہے کہ لندن پولیس کی

طرف سے یہ کیس انسپکٹر ہیرک کو دیا گیا ہے یہ شخص بے حد ہوشیار اور ملن
ہے اور عنقریب مجھ سے ملاقات کے لئے آئے گا۔ رخصت ہوتے ہوئے ...
راٹ مجھے ایک موٹا سا لفافہ دیتا ہے اس میں وہ تمام کاغذات ہیں جو واشنگٹن ...
واقع فیڈرل بیورو اور لندن پولیس کے درمیان گذشتہ کئی ماہ میں ہونے والی خط
کتابت اور مختلف رپورٹوں پر مشتمل ہیں۔ میں اس پلندے کو اٹھا کر پھر حوالات
میں آجاتا ہوں اور بستر پر لیٹ کر ان کے مطالعے میں غرق ہو جاتا ہوں یہ ...
رپورٹ ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس یونائیٹڈ اسٹیٹس گورنمنٹ واشنگٹن کی طرف ...
ہے اور اس پر آٹھ ماہ قبل کی تاریخ پڑی ہے اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

"گذشتہ تین برسوں میں فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن کو مجرموں، ٹھگ
اور ڈاکوؤں کی کئی بین الاقوامی تنظیموں کے مطالعے اور مشاہدے کا موقع ملا ...
یہ تنظیمیں اور گروہ ہر طرح کے سازوسامان، ذرائع اور وسائل سے لیس ہیں۔
میں بدنام زمانہ اور سزایافتہ ڈاکو، قاتل، جعل ساز، نشہ آور دواؤں کے سمگلر
بردہ فروش کثرت سے شامل ہیں۔ ان تنظیموں کے اکاؤنٹ دنیا کے بڑے بڑے
بنکوں میں خفیہ طور پر کھلے ہوئے ہیں۔ کئی گروہ ایسے ہیں جن کے قبضے میں ...
کوپٹر، چھوٹے طیارے، بحری جہاز اور قیمتی کاریں ہیں ان میں سے ایک تنظیم ...
سے بڑی ہے جو ایک اطالوی نژاد امریکہ شخص فلپ فرڈی سائی جیلا کی سربراہی
میں کام کر رہی ہے۔ یہ شخص حد درجہ چالاک اور محتاط ہے، اپنے جرم کا ...
ریکارڈ ایسا نہیں چھوڑتا جس کی بنا پر اسے قانون کی گرفت میں لیا جا سکے۔

امریکہ کے علاوہ اس تنظیم نے جرمنی، سیکنڈے نیویا، فرانس، اٹلی
بیلجیئم میں متعدد وارداتیں کی ہیں۔ اغوا کی ان وارداتوں کے علاوہ سائی جیلا
دوسرا بڑا مشغلہ بڑے بڑے بنک لوٹنا ہے امریکہ کی چھ مختلف ریاستوں میں گذشتہ
تین برسوں کے اندر اندر بنک لوٹے جانے کی ان گنت وارداتیں ہوئی ہیں۔ ...
ہوا روپیہ آسانی سے کسی بھی غیر ملک میں بھنا کر کام میں لایا جا سکتا ہے۔

ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس کے پاس سائی جیلا گروہ کی وارداتوں سے

اتنا مواد جمع ہو گیا ہے کہ اس شخص کو روکنے کے لئے ایک مخصوص شعبے کا قیام عمل میں لانا پڑا۔ بہت سے اسپیشل ایجنٹ مقرر کئے گئے لیکن یکے بعد دیگرے ان سب کو سائی جیلا گروہ نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ چنانچہ عاجز آ کر ڈیپارٹمنٹ نے اس گروہ سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے اپنے خصوصی ایجنٹ لیمی کاشن کو فلپائن سے طلب کیا جو وہاں گزشتہ پانچ برس سے خدمات انجام دے رہا تھا لیمی کاشن کو امریکی ریاستوں کا کوئی بدمعاش یا گروہ جانتا پہچانتا نہ تھا۔ ڈیپارٹمنٹ نے فیصلہ کیا کہ کاشن کو ایک بدنام ترین بدمعاش اور سفاک قاتل کے روپ میں پبلک کے سامنے لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے کاشن کے ہاتھوں قتل و غارت کی فرضی داستانیں خوب اچھالی گئی۔ اخباروں اور پولیس نے کاشن کو بے حد پبلسٹی دی۔ مدعا صرف یہ تھا کہ امریکی بدمعاشوں کی تنظیمیں عموماً" اور سائی جیلا کی تنظیم خصوصاً" اس خوفناک مجرم کاشن پر توجہ دے اور اسے اپنے گروہ میں شامل کرنے کی کوشش کرے اس کے فوراً" بعد سائی جیلا نے ایک امریکی ارب پتی شخص مسٹر ڈین زیلڈن کی نوجوان لڑکی مس میرانڈا کو اغوا کرنے اور اس کے باپ سے خطیر رقم وصول کرنے کا پروگرام بنایا۔

کچھ عرصے بعد وہ یورپ کی سیاحت پر لندن روانہ ہوئی سائی جیلا بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ لندن پہنچا اور وہیں اس شخص نے فیصلہ کیا کہ اپنا منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لئے لندن سے زیادہ مناسب جگہ اور کوئی نہیں۔ ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس نے اپنے ایک اسپیشل ایجنٹ مقیم لندن جیمز میکفی کو ہدایت کی کہ جب تک لیمی کاشن لندن نہیں آتا وہ میرانڈا ڈین زیلڈن کی خفیہ طور پر دیکھ بھال کرے گا تاہم لیمی کاشن کے پہنچنے کے بعد مجرموں کو ایسے مواقع مہیا کئے جائیں گے کہ وہ آسانی سے میرانڈا کو اغوا کر سکیں۔ سائی جیلا کو قانونی گرفت میں لانے کا یہی ایک طریقہ ہے۔

دن کا بڑا حصہ اسی نوعیت کی رپورٹیں اور کاغذات پڑھنے میں گزر جاتا ہے۔ شام کے اخبارات بھی میرے پاس پہنچائے جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں ان

میں کچھ اور دلچسپ سنسنی خیز کہانیاں میرے بارے میں چھپی ہیں اخباروں میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگلے روز تین بجے سہ پہر مجھے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ یہ خبریں دیکھ کر میں آپ ہی آپ ہنستا ہوں۔

شام کو سات بجے شائی راٹ میرے پاس آتا ہے اور یہ حیرت انگیز بات بتاتا ہے کہ ایک بہت بڑا وکیل میری ضمانت کے سلسلے میں کاغذات تیار کر رہا ہے اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ لندن پولیس کو کوئی حق نہیں کہ محض شبہ کے باعث ایک امریکی شہری کو گرفتار کرے۔ پولیس یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ لیمی کاشن کے قبضے میں سے کنساس بنک کے جو بل برآمد ہوئے ہیں انہیں لوٹنے والے لیمی کاشن بھی ڈاکوؤں کے گروہ میں شامل تھا۔ ایک گھنٹے بعد جیل کا وارڈن آتا ہے اور ایک ملاقاتی کا کارڈ مجھے دیتا ہوا کہتا ہے یہ شخص ملاقات کے لئے مصر ہے۔

میں کارڈ پر نگاہ ڈالتا ہوں اس پر یہ نام اور عبارت درج ہے۔

الفوان کرانز...... اٹارنیز آف لاء..... اسٹیٹ آف نیویارک

وارڈن سے کہتا ہوں اس شخص کو آنے دیا جائے جیل والے فوراً مجھے اس کمرے سے نکال کر ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیتے ہیں جو خطرناک ڈاکوؤں اور قاتلوں کو رکھنے کے لئے بنائی گئی ہے تھوڑی دیر بعد یہ شخص الفوان کرانز وہاں نمودار ہوتا ہے اس نے شام کا نہایت نفیس قیمتی اور بے داغ سوٹ پہن رکھا ہے آنکھوں پر عینک ہے اور اپنی چال ڈھال سے بھی پڑھا لکھا اور قانون دان دکھائی دیتا ہے۔ سلاخوں کے باہر کھڑا ہو کر وہ میری طرف گھورتا ہے اور آہستہ آہستہ مدھم لہجے میں مجھے ہمت نہ ہارنے کی تلقین کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ وہ سائی جیلا کی طرف سے آیا ہے۔ امریکہ میں بھی وہ سائی جیلا کے لئے خدمات سرانجام دیتا تھا اور یہاں بھی اس نے لندن کے کئی اونچے ماہرین سے مقدمہ لڑنے کی خدمات حاصل کی ہیں۔ میں پہلے تو انکار کرتا ہوں اور کہتا ہوں مجھے کسی ضمانت کی ضرورت نہیں اور نہ میں سائی جیلا کے لئے کوئی کام کرنے پر آمادہ ہوں مگر یہ شخص خاصا چرب زبان ہے اور مجھے سمجھاتا ہے کہ میں



ہوں۔ سائی جیلا میرا دشمن نہیں دوست ہے اور اگر ضمانت پر باہر نہ آیا تو لندن پولیس مجھے امریکہ ارسال کردے گی اور وہاں مجھے جیل گارڈ اور دو پولیس افسروں کے قتل کے جرم میں موت کی سزا دے دی جائے گی۔ آخر میں راضی ہو جاتا ہوں اس کے بعد یہ شخص رخصت ہو جاتا ہے۔

رات کا کھانا میں جیل کے حکام کے ساتھ کھاتا ہوں اس کے بعد وارڈن کے آفس میں تاش کی محفل سجتی ہے گیارہ بجے شائی راٹ دوبارہ نازل ہو کر یہ خبر دیتا ہے کہ ہمپسٹڈ کے قریب آوارہ گردی کے الزام میں ولی باسکو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ باسکو نے گرفتاری کے وقت خاصی مزاحمت کی اور پولیس کو بتایا کہ وہ کوئی چوراچکا نہیں ایک معزز امریکی تاجر ہے اور اپنے کاروبار کے سلسلے میں لندن آیا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ اگر پولیس کو یقین نہیں تو جرمن سٹریٹ کے ایک فلیٹ میں مقیم امریکی باشندے لیمی کاشن سے تصدیق کرسکتی ہے۔ میرا خیال ہے باسکو ادھر اُدھر چھپنے اور سائی جیلا کے گرگوں سے اپنی جان بچانے کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے اور اسے اخبار تک دیکھنے کا موقع نہیں ملا' ورنہ احمق کو پتہ چل جاتا کہ لیمی کاشن اس وقت بر کسٹن جیل کی ہوا کھا رہا ہے اتنے میں چیف پولیس انسپکٹر ہیرک بھی آجاتا ہے یہ نہایت نفیس آدمی ہے اور کھوپڑی میں اچھا دماغ بھی رکھتا ہے میں اٹھ کر کپڑے بدلتا ہوں پھر ہم تینوں پولیس کار میں سوار ہو کر ہمپسٹڈ پولیس سٹیشن جاتے ہیں ولی باسکو تھانے کی حوالات میں بند ہے۔ میں اسے دیکھنے جاتا ہوں اور اس کی حالت بڑی خستہ ہے' کپڑے میلے اور پھٹے ہوئے سر کے بال پراگندہ اور داڑھی بڑھی ہوئی' آنکھیں ویران اور سرخ مجھے دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑتا ہے۔

"لیمی...... مجھے بچاؤ"۔ وہ رازدارانہ لہجے میں کہتا ہے۔ "ان لوگوں نے جانے کس کے شبہہ میں مجھے دھرلیا ہے بہرحال میں نے انہیں ابھی کچھ بھی نہیں بتایا ہے۔ تم میرے لئے جلد از جلد کسی اچھے وکیل....."۔

"باسکو جو کچھ تم جانتے ہو' پولیس کو بتا دو....." میں کہتا ہوں۔ "تمہارا

حق میں یہی بہتر ہے"۔
وہ کچھ اور کہنے کا ارادہ کرتا ہے کہ میں جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا شناختی بیج نکال کر دکھاتا ہوں.....

"دیکھو باسکو یہ میرا بیج ہے اور میں یو۔ ایس۔ اے کے فیڈرل ڈیپارٹمنٹ آف جسٹس کا سپیشل ایجنٹ ہوں' لندن پولیس میرے ساتھ پورا پورا تعاون کررہی ہے۔ چیف انسپکٹر آف پولیس مسٹر ہیرک یہاں موجود ہیں اور ہم دونوں مل کر سائی جیلا کے گروہ کا صفایا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لہٰذا خوب غور سے میری بات سنو"

ولی باسکو کی حالت قابل دید ہے اس کی آنکھیں حیرت اور دہشت سے ابلی پڑرہی ہیں منہ کھلا ہوا اور پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے ہیں وہ ہکلاتے ہوء کہتا ہے۔ "خدا کی پناہ یہ میں کیا سن رہا ہوں..... تم..... تم..... لیمی سپیشل ایجنٹ..... اف' میں یقین نہیں کرسکتا..... یہ سب دھوکا ہے..... تم جھوٹ بول رہے ہو لیمی۔ خدا کی قسم تم نے وہاں اسٹینس میں کتنے ہی آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے.... یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم.... مگر...."

"ولی اب بک بک مت کرو اور جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو ورنہ تمہارا بہت عبرتناک انجام ہو گا۔ ممکن ہے پولیس کے ساتھ تعاون کرنے کے عوض میں فیڈرل ڈیپارٹمنٹ سے تمہاری سزا کم کرنے کی سفارش کرسکوں اس لئے تمہیں ہر وہ کام کرنا ہے جو ہم کہیں گے سمجھے؟" وہ اثبات میں گردن ہلاتا ہے۔ میں پھر تقریر شروع کرتا ہوں اور اسے تمام حالات سے آگاہ کرتا ہوں وہ دم بخود سنتا رہتا ہے پھر میں اس سے پوچھتا ہوں کہ لاٹی فرش اور کاسٹیلین کے خون سے کس نے ہاتھ رنگے ہیں ولی باسکو بتاتا ہے کہ یہ کام یونی مالا نے سرانجام دیا ہے اور اس کے ساتھ گویاز کے گروہ کے چار آدمی بھی تھے۔ یہ سب کے سب لاٹی اور کاسٹیلین سے غداری کرکے سائی جیلا سے مل گئے تھے خود میں نے بڑی مشکل سے جان بچائی کاشن۔ وہ کہتا ہے۔ "میں پچھلی کھڑکی کھول کر گلی میں نہ

لٹک جاتا تو وہ مجھے بھی ڈھیر کر دیتے۔ وہاں پانی کا پائپ دیوار سے لگا ہوا تھا میں اس کے ساتھ چپک گیا۔ بھاگتے وقت میں نے سائی جیلا کے قریب پڑا ہوا چمڑے کا چھوٹا سا بیگ اٹھا لیا تھا میرا خیال تھا کہ اس میں خاصی رقم ہو گی لیکن کھول کر دیکھا تو سخت مایوسی ہوئی۔ اس میں کاغذ ہی کاغذ بھرے تھے اور ان پر بے شمار نام اور اعداد و شمار درج تھے"۔

"اب وہ بیگ کہاں ہے؟" میں پوچھتا ہوں۔

"کنگ کراس کے قریب میں نے ایک کمرہ کرائے پر لے رکھا تھا۔ وہ بیگ میں نے کمرے کے فرش میں چھپا دیا تھا۔ یہ فرش لکڑے کے تختوں کا ہے اور کئی تختے اپنی جگہ سے ہلے ہوئے ہیں۔ پولیس نے ابھی تک اس کمرے کی تلاشی نہیں لی ہے"۔

"بہت خوب...... اب تم یہاں ہر طرح سے محفوظ ہو ولی..... پولیس اگر تمہیں نہ پکڑتی تو تم اب تک مارے جا چکے ہوتے۔ تمہیں خبر ہے سائی جیلا کے آدمی چھرے اور ریوالور لئے تمہاری تلاش میں ہیں خود اس نے مجھے تمہارے قتل پر مامور کیا ہے اب میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں پھر آؤں گا"۔

چیف پولیس انسپکٹر ہیرک واقعی غضب کا آدمی ہے' وہ بیگ اس نے برآمد کر لیا ہے جس میں سائی جیلا گروہ کے بے شمار راز کاغذوں میں درج ہیں ہیرک یہ کاغذات لے کر منہ اندھیرے میرے پاس جیل میں آتا ہے۔ میں ان پر نظر دوڑاتا ہوں یقین کیجئے صرف ان کاغذات کے بل بوتے پر دنیا کی کوئی عدالت سائی جیلا کو کم از کم دو سو برس قید بامشقت کی سزا آسانی سے دے سکتی ہے۔ ہیرک بتاتا ہے کہ اس نے ان کاغذوں کی کئی نقلیں اور فوٹو کاپیاں بھی تیار کروالی ہیں اتنے میں اسپیشل ایجنٹ شائی راٹ نمودار ہوتا ہے اور ایک لفافہ میری طرف بڑھاتا ہے اس میں ایک طویل تار ہے جو تھوڑی دیر پہلے فیڈرل بیورو واشنگٹن سے امریکی سفارت خانہ برائے لندن کو ملا ہے یہ تار خفیہ الفاظ میں ہے جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

جمعہ کی شب لندن سے کسی نامعلوم شخص نے ٹیلی فون پر مسٹر گستاف وین زیلڈن سے رابطہ قائم کیا اور بتایا کہ ان کی بیٹی میرانڈا وین زیلڈن اغوا کرلی گئی ہے اگر وہ دس دن کے اندر اندر تیس لاکھ ڈالر کی رقم روٹرڈم (ہالینڈ) کے نیشنل بنک میں جمع کرادیں تو ان کی لڑکی زندہ سلامت امریکہ واپس پہنچ سکتی ہے...... اگر مسٹر گستاف وین زیلڈن دس روز کے اندر اندر یہ رقم بنک میں جمع کرانے سے قاصر رہے تو وہ زندگی بھر اپنی لڑکی کی صورت نہ دیکھ پائیں گے دس روز گزر جانے کے بعد لڑکی کا ایک دانت ہرروز اکھاڑ کر بذریعہ رجسٹرڈ ایئر میل مسٹر وین زیلڈن کی خدمت میں روانہ کیا جائے گا۔ پولیس کو اس سلسلے میں زحمت دینے کی کوشش بے سود ہوگی اور اس کے معنی یہ لئے جائیں گے کہ انہیں اپنی بیٹی کی زندگی عزیز نہیں...... سائی جیلا گروہ کی عورت کونی کے بارے میں مزید معلومات یہ ہیں۔ اس عورت کو دو مرتبہ طلاق ہوچکی ہے..... اس کے دونوں سابقہ شوہر نامی گرامی بدمعاش تھے.... دونوں مخالف گروہوں کے ہاتھوں کیفرکردار کو پہنچے اس عورت کا اصل نام کانسٹینس گالرزین ہے..... یہ خود بھی قاتلہ ہے اور جیل سے دو مرتبہ فرار ہو چکی ہے..... آج کل یہ سائی جیلا کے دائیں بازو ایک بدمعاش اور پیشہ ور قاتل یونی مالا کی قانونی بیوی ہے..... سٹاپ۔

ابھی میں اس تار کے مضمون پر غور کر ہی رہا ہوں کہ لاری میکفی دوسرا تار لے آتا ہے یہ بھی فیڈرل بیورو کی جانب سے ہے۔

”معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گستاف وین زیلڈن تیس لاکھ ڈالر کی رقم روٹرڈم کے نیشنل بنک میں جمع کرانے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے“۔

لنچ کے بعد میں کورٹ جانے کی تیاری کرتا ہوں۔ ایک پولیس آفیسر میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالتا ہے دو تین گن مین میرے دائیں بائیں چل رہے ہیں چیف پولیس انسپکٹر ہیرک میرے آگے آگے ہے اس شان سے میں پولیس وین میں سوار ہوکر کورٹ کی طرف جاتا ہوں جو بو سٹریٹ میں ہے۔ اخباروں نے مجھے اس قدر پبلسٹی دی ہے کہ بیان سے باہر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں آج

تک لیمی کاشن سے بڑا بدمعاش پیدا نہیں ہوا۔ بو سٹریٹ میں تماشائیوں کا ایک ہجوم ہے جو لیمی کاشن کو ایک نظر دیکھنے کے لئے صبح سے وہاں جمع ہیں اور اس میں ہر لحظہ اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس سے بھری ہوئی دو لاریاں وہاں پہلے سے موجود ہیں میں وین سے اترتا ہوں اور ہجوم میں کھلبلی مچ جاتی ہے لوگ مجھے دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑ رہے ہیں یہ اعزاز دیکھ کر اپنے دل میں کہتا ہوں کاش میں بدمعاش ہی ہوتا...... ادھر اُدھر نگاہ اس امید میں دوڑاتا ہوں کہ شاید سائی جیلا کے گروہ کا کوئی شناسا چہرہ دکھائی دے مگر بے سود۔

کمرہ عدالت بھی لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے ایک جانب امریکی سفارت خانے کا اسسٹنٹ سیکرٹری بھی اپنے وکیل سمیت حاضر ہے مجسٹریٹ ادھیڑ عمر کا ایک باوقار آدمی ہے جو کٹہرے کے عقب میں اونچی سی کرسی پر بیٹھا ہے اور دائیں بائیں اس کے نائب سیکرٹری اور ٹائپسٹ قسم کے ملازم۔ مقدمے کی کارروائی شروع ہوتی ہے اور سرکاری وکیل اٹھ کر میرے خلاف الزامات کی طویل فہرست پڑھ کر سناتا ہے۔ اس کے بعد میرے لرزہ خیز کارناموں سے کورٹ کو آگاہ کرتا ہے اس کی تقریر سن کر مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میں تمام امریکی بدمعاشوں کا لیڈر ہوں اور ان میں سے ہر بدمعاش مجھی سے اجازت لے کر اپنا دھندا شروع کرتا ہے۔ تماشائیوں کا یہ عالم ہے کہ ہر شخص دم بخود ہے اور بار بار خوفزدہ نظروں سے یوں میری طرف تکتا ہے جیسے میں ابھی اپنے حلق سے ٹامی گن برآمد کر کے اندھا دھند فائرنگ شروع کرنے والا ہوں مجسٹریٹ ایک طرف گردن ڈالے آنکھیں بند کئے وکیل استغاثہ کی تقریر سن رہا ہے وکیل کی تقریر کے بعد ان پولیس افسران کی شہادتیں ہوتی ہیں جنہوں نے مجھے جرمن سٹریٹ سے گرفتار کیا ہے وہ میرا ریوالور بھی عدالت میں پیش کرتے ہیں اس کے بعد کنساس بنک سے لوٹے گئے وہ کرنسی نوٹ پیش کئے جاتے ہیں جو میرے سوٹ کیس سے برآمد کئے گئے ہیں فیڈرل بیورو واشنگٹن اور نیشنل فارمرز بنک کنساس کی جانب سے بھیجے گئے نمبروں کی فہرست سے نوٹوں کے نمبر ملائے جاتے ہیں اور ثابت ہو جاتا ہے کہ

وہی نوٹ ہیں جو لوٹے گئے تھے وغیرہ وغیرہ۔

استغاثہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد الفوان کرانز کے برابر بیٹھا ہوا ایک شخص اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور میرے دفاع میں تقریر کا آغاز کرتا ہے اس کا لب و لہجہ اور بولنے کا انداز بے حد پراثر ہے۔ وہ دلائل دیتا ہے کہ لیمی کاشن کو خواہ مخواہ پکڑا گیا ہے اگر اس کے قبضے سے لوٹ کا مال برآمد ہوا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ لوٹ میں بھی لیمی کاشن شریک تھا جس شخص نے نوٹ اسے دیئے ہیں اس سے پوچھا جانا چاہئے اور لیمی کاشن کا بیان ہے کہ اس نے جس آدمی سے یہ لوٹ کام کے معاوضے میں وصول کئے تھے وہ امریکہ میں ہے لہٰذا اس شخص کو طلب کیا جائے اور اس اثنا میں لیمی کاشن کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے..... فیڈرل بیورو کنساس بنک اور وہاں کی پولیس نے بنک لوٹنے والے مشتبہ افراد کی جو فہرست ارسال کی ہے اس میں لیمی کاشن کا نام درج نہیں اور نہ کنساس کے کسی پولیس سٹیشن کو لیمی کاشن کی تلاش ہے..... یہ شخص عدالت کو بتاتا ہے کہ میرا موکل لیمی کاشن ایک شریف اور معزز امریکی شہری ہے جو محض اپنی گرتی ہوئی صحت کی بحالی کے لئے امریکہ سے لندن آیا ہے اب رہا اس کے قبضے سے لائسنس کے بغیر ریوالور کی برآمدگی کا قصہ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکہ میں ہر شخص بلالائسنس اسلحہ رکھتا ہے۔ اگر لندن میں اسلحہ لائسنس ضروری ہے تو یہ جرم اتنا قوی نہیں کہ مجرم کی ضمانت نہ لی جاسکے' مجرم پر معمولی سا جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

لندن پولیس اور حکام کی پلاننگ کے تحت مجسٹریٹ اپنا رول بڑی خوبی سے ادا کررہا ہے میرے وکیل کے دلائل سن کر وہ اثبات میں گردن ہلاتا ہے..... اس کے بعد چند قانونی کتابیں اٹھا کر ان کی ورق گردانی کرتا ہے پھر چیف پولیس انسپکٹر ہیرک سے کہتا ہے۔

''جن الزامات کے تحت لیمی کاشن گرفتار کیا گیا ہے وہ قانون کے تحت ضمانت کے ذیل میں آتے ہیں دس ہزار پونڈ کی ضمانت پر ملزم رہا کیا جاتا ہے۔

جواب اگر نفی میں ہے تو بتایا جائے کہ کس قدر ضمانت وصول کی جائے"۔

میرا وکیل یہ رقم ادا کردیتا ہے.... انسپکٹر ہیرک مجھ سے کہتا ہے کہ لیمی کاشن تم اب ضمانت پر رہا کردیئے گئے ہو۔ جب تک تمہیں امریکہ منتقل جانے کے احکام نہیں آجاتے اس وقت تک تمہیں باقاعدگی سے روزانہ بجے کینن روکے تھانے میں حاضری دینی ہوگی سمجھے؟ اور اگر تم نے ایسا نہ ضمانت کی رقم نہ صرف بحق سرکار ضبط کرلی جائے گی بلکہ تم بھی بری طرح کھنچے پھروگے"۔

میں اس کا وعدہ کرتا ہوں کہ ان ہدایات پر سچے دل سے عمل کروں تماشائی اب چھٹنے لگتے ہیں۔ میں کورٹ کی عمارت سے باہر نکلتا ہوں سیڑھیوں قریب ہی مجھے کونی کی روڈسٹر گاڑی نظر آتی ہے۔ ڈرائیور کی نشست پر وہ عالم خود بیٹھی سگریٹ پی رہی ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ ہنستی ہے اور کھڑکی سے نکال کر بلانے کا اشارہ کرتی ہے میں قریب جاتا ہوں۔

"کہو لیمی کیا حال ہے۔ تم نے کوشش بہت کی تھی کہ ہمارے پھندے نکل جاؤ مگر ہم نکلنے کہاں دیتے ہیں"۔

"وہ تو ٹھیک ہے کونی.... " میں ہنس کر جواب دیتا ہوں "لیکن دس ہزار پونڈ تو سائی جیلا کی جیب سے میں نے نکلوا ہی دیئے' وکیل تم لوگوں نے غضب منتخب کیا"۔

"اب گاڑی میں بیٹھ جاؤ" وہ منہ بنا کر کہتی ہے۔ میں دروازہ کھول کر اس کے برابر بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ انجن سٹارٹ کرتی ہے "تم بہت خوش نصیب ہو کاشن کہ ابھی تک اس دنیا میں سانس لے رہے ہو ورنہ سائی جیلا ڈبل کراس کرنے والوں کو زندہ نہیں رہنے دیتا۔ آج ہی میری اس سے فون پر بات ہوئی ہے اس کا خیال ہے کہ تم اس کے بہترین دوست اور اچھے ساتھی بن سکتے ہو۔ تم نے دیکھ لیا کہ میرانڈا ہمارے قبضے میں ہے اور ہم نے اس کے باپ سے بھی نیویارک میں رابطہ قائم کرلیا ہے تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ وہ کم عقل ارب

بی بڈھا اپنی بیٹی کے عوض تیس لاکھ ڈالر کی رقم ہالینڈ کے نیشنل بنک میں جمع کرانے کو تیار ہوگیا ہے اگر اس حرامی ولی باسکو کانٹا بیچ میں نہ ہوتا تو ہم اب تک میرانڈا کو لے کر انگلستان سے رفو چکر ہوبھی چکتے۔ ولی باسکو کے قبضے میں بعض ایسے کاغذات اتفاقاً" آ گئے ہیں جو غلط ہاتھوں میں چلے جائیں تو سائی جیلا پریشان ہو سکتا ہے میں ابھی نائٹس برج والے مکان میں ہی رہ رہی ہوں وہاں کا فون نمبر تمہیں معلوم ہے ولی باسکو اخباروں میں تمہاری رہائی کی خبر پڑھ کر آج یا کل کسی وقت تمہیں ضرور فون کرے گا اسے پناہ اور پیسوں کی اشد ضرورت ہے اور یہ دونوں چیزیں اسے تمہارے پاس ہی مل سکتی ہیں"

"ٹھیک ہے میں غور سے سن رہا ہوں۔ بولتی جاؤ میں سگریٹ سلگا کر کہتا ہوں"

"یہاں سے تم سیدھے جرمن سٹریٹ میں واقع اپنے فلیٹ میں جاؤ گے اور اس وقت تک باہر نہ آؤ گے جب تک ولی باسکو کا فون نہ آئے تم اسے آدھی رات کے بعد بلا لینا اس کے بعد تم مجھے فون کرکے بتا دینا کہ ولی کب آرہا ہے میں گاڑی لے کر تمہارے فلیٹ کے آس پاس ہی موجود رہوں گی ولی سے کاغذات چھین کر اسے فوراً" دوسری دنیا کی طرف چلتا کر دینا اپنے ریوالور پر مہربانی کر کے سائیلنسر ضرور چڑھا لینا تاکہ گولی چلنے کی آواز دور تک نہ جائے پھر فلیٹ بند کرکے نیچے اتر آنا میں تمہیں گاڑی میں بٹھا آنا" فانا" نکل جاؤں گی سورج نکلنے سے پہلے پہلے ہم سب میرانڈا سمیت انگلستان کی سرزمین سے باہر ہوں گے سائی جیلا نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں"۔

"بہت خوب......" میں ٹھنڈا سانس بھر کر کہتا ہوں "ان احکام پر عمل کرنا ہی پڑے گا"۔

جرمن سٹریٹ کی نکڑ پر وہ مجھے الوداع کہہ کر رخصت ہوجاتی ہے اپنی کامیابی پر یہ عورت بہت خوش ہے میں اپنے فلیٹ میں داخل ہوتا ہوں تو بیرونی کمرے کی میز پر ایک چھوٹا سا پارسل پڑا نظر آتا ہے اس پارسل میں میرا وہ

ریوالور ہے جو پولیس والوں نے چھینا تھا۔ پارسل کے ساتھ ایک چھوٹا سا رقعہ بھی ہے۔ یہ چیف پولیس انسپکٹر ہیرک کی طرف سے ہے مجھے لکھا ہے کہ فلیٹ کے باتھ روم میں ایک خاص پرائیویٹ ٹیلیفون نصب کر دیا گیا ہے جس کا سلسلہ براہ راست اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ہیرک کے آفس سے ہے میں باتھ روم میں جاکر اس نئے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھا کان سے لگاتا ہوں فوراً" گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی ہے ایک سیکنڈ کے بعد ہیرک کی آواز میرے کان میں آتی ہے میں کونی سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتا ہوں پھر ہم ولی باسکو کو چھوڑ دینے کا پروگرام بناتے ہیں سائی جیلا کا بیگ ولی باسکو کو واپس کر دیا جائے اس میں تمام اصلی کاغذات بھرے ہوں گے پھر وہ مجھے فون کرے گا اور میں رات کے گیارہ بجے اسے اپنے فلیٹ پر بلاؤں گا۔

رات نو بجے کھانے سے فارغ ہوکر میں کونی کو فون کرتا ہوں اور اسے بتاتا ہوں کہ ولی باسکو نے فون کیا تھا اور گیارہ بجے بعد تمام دستاویزات لے کر میرے پاس آرہا ہے کونی کھکھلا کر ہنستی ہے ٹیلی فون پر اس عورت کی آواز اور مترنم ہوجاتی ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ ولی کو ان کاغذات کی اہمیت کا علم ہوگیا ہے اور وہ میرے ساتھ مل کر سائی جیلا سے ان کے عوض بہت بڑی رقم اینٹھنے کی فکر میں ہے یہ سن کر کونی مزید دو تین قہقہے لگاتی ہے۔

"کونی تم لوگوں کی قسمت ہی اچھی ہے" میں کہتا ہوں "ورنہ اس شیطان کی نسل ولی باسکو کا ارادہ یہ تھا کہ سیدھا لندن کے امریکی سفارت خانے پہنچ جائے گا اور تمام دستاویز ان کے حوالے کردے گا"۔

"اچھا؟ وہ ایک دم سنجیدہ ہوجاتی ہے پھر تو اس کتے کو زندہ رہنے کا حق بالکل نہ رہا"۔

"یہی میں سوچ رہا ہوں بہرحال فکر نہ کرو وہ گیارہ بجے کے لگ بھگ کاغذ بغل میں داب کر میرے پاس آرہا ہے کاغذ چھین کر میں پانچ سیکنڈ کے اندر اندر اس کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کردوں گا مگر یہ جان لو کہ اب تم لوگوں پر پورا بھروسہ

بھروسہ کر کے یہ کام سرانجام دے رہا ہوں، آئندہ میرے ساتھ کوئی ہیر پھیر نہ ہو"۔

وہ پھر ہنس پڑتی ہے "فکر نہ کرو ڈیئر لیمی ہم اپنی زبان کے پابند ہیں۔ پہلے بھی ہیر پھیر ہماری طرف سے نہیں ہوا تھا تم نے خود لاٹی فرش اور کاسٹیلین سے مل کر ہمیں ڈبل کراس کرنا چاہا تھا"۔

"خیر چھوڑو ان باتوں کو، یہ بتاؤ ولی باسکو کو ختم کرنے بعد میرا کام کیا ہو گا؟"

"تمہارا کام اس کے بعد ختم..... پھر تم ریٹائر"..... وہ قہقہہ لگا کر جواب دیتی ہے "میں کوئی سوا گیارہ بجے کے لگ بھگ ایک ٹورنگ کار میں نکلوں گی۔ پال مال سے ہوتی ہوئی لوئر ریجنٹ سٹریٹ میں آؤں گی رفتار خاصی ہلکی ہو گی سمجھے؟ پھر میں جرمن سٹریٹ میں داخل ہو جاؤں گی اگر تم اس وقت تک اس دھندے سے فارغ ہو چکے ہو گے تو فلیٹ سے اتر کر نیچے فٹ پاتھ پر کھڑے ہو جانا میں قریب سے گزرتے ہوئے کار کا دروازہ کھول دوں گی تم لپک کر بیٹھ جانا..... اپنا ضروری سامان سوٹ کیس میں بند کر کے ساتھ لے لینا اگر کسی سبب سے تمہیں دیر لگ جائے تو میں اس دوران اردگرد کی سڑکوں پر گھومتی رہوں گی..... ریجنٹ سٹریٹ اور پکاڈلی سرکس کے اتصال پر ٹریفک کا سگنل ہے۔ ہو سکے تو تم ادھر آ جانا۔ وہاں سے تمہیں اٹھا لینا میرے لئے آسان ہو گا...... کار کا رنگ گہرا سبز ماڈل وی آٹھ فورڈ اور اس کے دروازے سیاہ رنگ کے ہیں"

"او کے سنہری ناگن.... اب گیارہ اور ساڑھے گیارہ بجے شب کے درمیان ملاقات ہو گی"

یہ کہہ کر میں فون بند کر کے باتھ روم میں جاتا ہوں اور پرائیویٹ فون کا ریسیور اٹھاتا ہوں دوسرے ہی لمحے ہیرک لائن پر آتا ہے میں اسے کونی سے ہونے والی گفتگو کا خلاصہ سنا کر کار کا حلیہ وغیرہ بھی بتا دیتا ہوں۔ وہ مجھے اطمینان دلاتا ہے کہ سارے انتظامات مکمل ہیں شہر میں ہر گشتی پولیس کار کو وائرلیس کے

ذریعے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے اب کوئی کی گاڑی کا حلیہ بھی نشر کی
جائے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں لندن میں پولیس کی "فلائنگ سکواڈ"
بہت عمدہ انتظام ہے میں مطمئن ہوکر ایک بار پھر بستر میں گھس جاتا ہوں۔

ٹھیک گیارہ بج کر پانچ منٹ پر ولی باسکو فلیٹ میں نمودار ہوتا ہے حسب
ہدایت اس نے اپنی بغل میں سائی جیلا سے۔ ہتھیایا ہوا بیگ دبا رکھا ہے ولی کے
چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار پھیلے ہوئے ہیں اور سانس بری طرح پھولا ہوا
ہے وہ مجھے بتاتا ہے کہ راستے میں ایک شخص اس کا تعاقب کررہا تھا اور جرمن
سٹریٹ کی نکڑ تک وہ پیچھے لگا رہا ہے میں ولی کو پینے کے لئے کچھ دیتا ہوں پھراسے
سمجھاتا ہوں کہ ابھی چند منٹ بعد میں باہر چلا جاؤں گا خبردار وہ فلیٹ سے باہر
نکلے تھوڑی ہی دیر میں پولیس والے آئیں گے اور اسے اپنے ساتھ لے جائیں
گے۔ دس منٹ تک میں ولی سے گپ شپ کرتا ہوں اس دوران میں برابر میرا
دماغ گہری سوچ میں گم ہے غالباً" یہ رات میری زندگی کی سب سے خطرناک اور
اہم رات ہے..... دیکھئے کیا ہو؟"۔

سوا گیارہ بجے میں ریزر بلیڈ لے کر ولی باسکو کی چھنگلی کے سرے پر زخم لگاتا
ہوں زخم میں سے خون کی دھار نکلتی ہے خون کے دھبے اپنی قمیض کے بٹنوں
دائیں بائیں آستینوں اور کفوں پر لگا لیتا ہوں۔ ولی حیران و پریشان یہ تماشا دیکھتا
رہتا ہے پھر میں اسے اندرونی کمرے میں بیٹھے رہنے کی ہدایت کرکے بیگ ہاتھ میں
لے کر باہر نکل آتا ہوں' نیچے سڑک پر کچھ آمدورفت زیادہ نہیں اکا دکا آدمی فٹ
پاتھ پر چل رہے ہیں اور چند ٹیکسی کاریں آجارہی ہیں میں ادھر ادھر کوئی کی ہری
فورڈ کو تلاش کرتا ہوں۔ پھر جرمن سٹریٹ میں پیدل چلتا ہوا ریجنٹ سٹریٹ کی
طرف جاتا ہوں میں نے اپنے اوپر جان بوجھ کر بدحواسی اور خوف کی علامات طاری
کررکھی ہیں لیکن راہ گیر اتنے مصروف ہیں کہ کوئی میری طرف دھیان نہیں دیتا۔ ا

ریجنٹ اور جرمن سٹریٹ کے نقطہ اتصال پر ایک جانب اندھیرے میں رک
جاتا ہوں کیونکہ سامنے سے سبز رنگ کی ایک بڑی فورڈ گاڑی آہستہ آہستہ میری

طرف آرہی ہے اس کے دروازوں کا رنگ سیاہ ہے' اسے کونی چلارہی ہے غور
سے دیکھنے پر بھی پتہ نہیں چلتا کہ پچھلی نشست خالی ہے یا کوئی چھپا بیٹھا ہے
میرے قریب آن کر وہ بریک لگاتی ہے اور اپنے ساتھ کا دروازہ کھول دیتی ہے
گاڑی میں لدنے سے پہلے میں احتیاطا" پچھلی نشست پر نگاہ ڈالتا ہوں اس پر کوئی
نہیں۔ میرے بیٹھتے ہی کونی بریک پر سے پاؤں ہٹاکر ایک دم رفتار تیز کردیتی ہے۔
میں جانتا ہوں کہ وہ ڈرائیونگ میں بہت ماہر ہے چند لمحوں میں ہم ایک لمبی اور
سیدھی شاہراہ پر ستر میل فی گھنٹے کی رفتار سے اڑے جارہے ہیں وہ میری طرف
دیکھ کر مسکراتی ہے پھر میری قمیض کی آستیوں اور کفوں پر پڑے ہوئے خون کے
تازہ دھبوں پر اس کی نگاہ پڑتی ہے کونی جیسی عورتوں کی نگاہیں آپ جانتے ہیں
ہمیشہ تیز ہوتی ہیں۔

"ولی باسکو کو کہاں چھوڑا ڈیئر لیمی؟" وہ پوچھتی ہے۔

"اس سوٹ کیس میں اسے ٹھونس ٹھانس دیا ہے جو تم مجھے ساتھ لانے کو
کہتی تھیں" میں جواب دیتا ہوں "اور سوٹ کیس ایسی جگہ پر رکھ دیا ہے جہاں
کئی روز تک پولیس کا دھیان نہیں جائے گا....."۔

"شاباش' وہ ہنستی ہے تم کام کے آدمی ہوتے جارہے ہو کاشن' ولی نے
مزاحمت تو کی ہوگی؟" وہ پوچھتی ہے میں شانے اچکا کر کہتا ہوں۔

"قطعی نہیں..... اسے دراصل شبہ ہی نہیں تھا کہ میں اپنا ریوالور تیار کئے
بیٹھا ہوں اب یہ بتاؤ جان جہاں' ہم جا کدھر رہے ہیں؟ وہ گردن موڑ کر میری
طرف دیکھتی ہے اس کے لب بھی مسکرارہے ہیں اور آنکھیں بھی۔

"کیا میرانڈا سے نہیں ملوگے کاشن؟" وہ کہتی ہے "ہم وہیں چل رہے ہیں
آکسفورڈ کالج' کچھ زیادہ دور نہیں جانا پڑے گا..... سائی جیلا اور گروہ کے تمام
دوسرے وہیں ہیں...... خیال ہے کہ آج ہی رات طیارے کے ذریعے اس ملک
سے نکل جائیں گے"

اس اثنا میں کونی دائیں بائیں کئی چھوٹی بڑی سڑکوں پر اسی سپیڈ سے کار

دوڑاتی ہے میرا اندازہ یہ ہے کہ ان سڑکوں پر وہ اکثر سفر کرتی رہی ہے اور اِ
لئے ہر راستے سے خوب آگاہ ہے میں ادھر ادھر دیکھتا ہوں کہ ہیرک کی فلائنگ
سکواڈ کی کوئی گاڑی ہمارا تعاقب کر رہی ہے یا نہیں؟ کوئی گاڑی نظر نہیں آ
لیکن مجھے پورا اطمینان ہے کہ ہیرک کا فلائنگ سکواڈ کسی نہ کسی روپ میں ہ
پیچھا ضرور کرتا رہے گا اور ایک لمحے کے لئے کونی کی شاندار گاڑی کو نظروں سے
اوجھل نہ ہونے دے گا۔

ہائی وائی کومب کی دوسری جانب دس میل تک تنہا سڑک پر سفر کرنے کے
بعد یکایک ایک چھوٹی سائیڈ روڈ پر کونی اپنی گاڑی اتار لیتی ہے دور و نزدیک ک
اور گاڑی نظر نہیں آرہی ایک لمحے کے لئے میرے ذہن میں یہ بھیانک اندیشہ
لیتا ہے کہ اگر ہیرک کے فلائنگ سکواڈ نے ہمیں کھودیا تو کیا ہوگا؟ یہ تصور
لرزہ خیز ہے کہ مجھ جیسا جی دار آدمی بھی پسینے پسینے ہوجاتا ہے ظاہر ہے اس ناز
موقع پر ذرا سی تاخیر بھی میرے اور میرانڈا کے لئے مہلک ثابت ہوسکتی ہے پو
سڑک سنسان پڑی ہے جیسے صدیوں سے ادھر کسی آدم زاد کا گزر نہیں ہوا
زبان سے ایک حرف نہیں نکالتا مبادا اس مکار عورت کو شک ہوجائے سڑ
ناک کی سیدھ میں چلی گئی ہے کوئی ایک ڈیڑھ میل دور درختوں کے جھنڈ
گھری ہوئی ایک عالی شان عمارت دکھائی دیتی ہے یہ عمارت سڑک سے ذرا ہ
کر ہے اور یہ راستہ کچا ہے کونی اس کچے راستے پر گاڑی ڈال کر سیدھی
عمارت کے عقب میں ایک بڑے گیراج کے اندر روکتی ہے میں باہر نکلتا
یہاں تین چار کاریں کھڑی ہیں اس مکان کے پچھواڑے بائیں جانب بہت و
عریض قطعہ زمین خالی پڑا ہے یہ نہایت ہموار زمین ہے اور تھوڑے تھو
فاصلے پر نیلے رنگ کے ننھے ننھے بلب جگمگا رہے ہیں۔ ان بلبوں کے اوپر لو
شیڈ ہیں جنہیں ضرورت کے وقت ہٹایا بھی جاسکتا ہے میرا خیال ہے کہ اس
میدان میں کوئی چھوٹا مسافر طیارہ آسانی سے اتارا اور اڑایا جا سکتا ہے۔ اس
یہاں کوئی آدمی نہیں۔



میں کونی کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا مکان کے اگلے حصے میں آتا ہوں صدر دروازہ کھلتا ہے ہم اندر داخل ہوتے ہیں سامنے ہی فراخ ڈیوڑھی میں جس شخص پر پہلے نظر پڑتی ہے وہ سائی جیلا کے سوا اور کوئی نہیں مجھے دیکھ کر اس کی بتیسی کھل جاتی ہے میں بھی جواباً" مسکراتا ہوں سائی جیلا کے ایک ہاتھ میں گلاس ہے، دوسرے میں شراب کی بوتل.... کچھ کہے بغیر وہ گلاس پر کرکے میری طرف بڑھاتا ہے میں ایک ہی گھونٹ میں گلاس خالی کرکے اسے واپس تھما دیتا ہوں وہ اب بھی برابر سفید لنگور کی طرح دانت نکالے ہوئے ہے وہ ہمیں ملاقاتی کمرے میں لے جاتا ہے جسے بہترین فرنیچر قالین اور ریشمی پردوں سے سجایا گیا ہے ایک صوفے پر بیٹھ کر میں سگریٹ سلگاتا ہوں سائی جیلا اپنا وہ بیگ دیکھتا ہے جو میری بغل میں ہے۔ میں اسے صوفے پر رکھ دیتا ہوں۔

"میرانڈا کیسی ہے سائی جیلا؟" میں گفتگو کا آغاز کرتا ہوں۔

"اچھی ہے"۔ وہ ہنس کر جواب دیتا ہے "جب سے یہاں آئی ہے غیظ اور غضب سے بھری ہوئی ہے"۔

آمنا سامنا ہوتے ہی دھمکیاں دینے لگتی ہے میرا خیال ہے ہمیں اس لڑکی کو کچھ تمیز سکھانا ہوگی۔ کیوں کونی؟"

"تم اس کے ساتھ خواہ مخواہ شرافت سے کام لے رہے ہو سائی جیلا"۔ کونی دانت پیس کر کہتی ہے۔ میں اس چھنال کو چند منٹ میں راہ راست پر لاسکتی ہوں تمہیں یاد ہے نا لیمی؟ میں نے نائٹس برج کے فلیٹ میں لاٹی فرش کا کیا حشر کیا تھا۔ یہ میرانڈا کس کھیت کی مولی ہے"

"بے شک تم جو چاہو کرسکتی ہو کونی" میں ہنستا ہوں۔

"ہم نے میرانڈا سے خط لکھوانا چاہا تھا اس کے باپ کے نام"۔ سائی جیلا کہتا ہے۔ اس خط کا مضمون یہ ہوتا کہ پیارے ڈیڈی' میری جان سخت خطرے میں ہے اگر آپ نے ان لوگوں کے کہنے کے مطابق دس روز کے اندر اندر تیس لاکھ ڈالر روٹرڈم کے نیشنل بنک میں جمع نہ کروائے تو۔آپ پھر میری کبھی صورت نہ

دیکھ سکیں گے وغیرہ وغیرہ..... لیکن اس ضدی لڑکی نے صاف انکار کردیا اور کہنے لگی تم مار ہی کیوں نہ ڈالو میں اپنے باپ کو ایک لفظ بھی نہ لکھوں گی..... کیا خیال ہے لیمی تم ہی اسے سمجھاؤ..... شاید تمہارا کہنا مان لے"

"میں تیار ہوں سائی جیلا"

"کونی! برائے کرم لیمی کاشن کو میرانڈا کے پاس لے جاؤ باقی باتیں بعد میں ہوں گی....." سائی جیلا اسے کہتا ہے وہ فوراً" اٹھ کھڑی ہوتی ہے اور میں اس کے ساتھ چلتا ہوں ہم سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل پر جاتے ہیں برآمدے کے آخری سرے پر ایک کمرے کے باہر رکتے ہیں۔ یہاں ایک ہٹا کٹا آدمی ریوالور کمر سے باندھے کھڑا ہے اس کے منہ میں موٹا سا سگار دبا ہے میرا خیال ہے کہ یہ اعلیٰ درجے کا کوئی غنڈہ ہے جسے سائی جیلا نے میرانڈا کی نگرانی کے کام پر لگا رکھا ہے۔ کونی اس سے چابی لے کر دروازے کا قفل کھولتی ہے اور ہم اندر داخل ہوتے ہیں میرانڈا وین زیلڈن کھڑکی کے پاس ہماری جانب پیٹھ کئے کھڑی ہے اس کھڑکی میں لوہے کی سلاخیں لگی ہیں کمرہ صاف ستھرا اور فرنیچر سے سجا ہوا ہے میرانڈا کے دونوں ہاتھ پشت کی طرف لاکر ریشم کی مضبوط ڈوری سے باندھے گئے ہیں قدموں کی آہٹ پاکر وہ گھوم جاتی ہے اس کا چہرہ ہلدی کی مانند زرد ہے' لبوں پر پھیکی مسکراہٹ نمودار ہورہی ہے کونی اسے دیکھ کر طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔

"لیمی یہ ہے وہ ارب پتی لڑکی جسے بدمعاشوں میں گھلنے ملنے کا بڑا شوق ہے میرا خیال ہے اس کا یہ شوق بڑی حد تک پورا ہوچکا ہے یہ کہہ کر وہ مجھے چابی دیتی ہے "اب تم اس قطامہ سے باتیں کرو' اسے سمجھاؤ کہ جو ہم کہیں اس پر چوں و چرا نہ کیا کرے۔ ورنہ مار مار کر میں اس کا کچومر نکالنے کا ارادہ کئے ہوئے ہوں۔ واپس آتے ہوئے دروازے پر قفل لگانا مت بھولنا"۔

کونی باہر نکل جاتی ہے میں دروازہ اندر سے بند کرلیتا ہوں میرانڈا اب بھی چپ چاپ مجھے دیکھ رہی ہے میں جیب سے سگریٹ کیس نکال کر آگے بڑھاتا ہوں وہ اثبات میں گردن ہلاتی ہے میں ایک سگریٹ اس کے لبوں میں اٹکا کر

دیا سلائی جلاتا ہوں اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگتے ہیں جلتا ہوا سگریٹ اس کے ہونٹوں سے نکل کر فرش پر گر جاتا ہے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہتی ہے۔

"میں تم سے کوئی شکایت نہیں کروں گی پرستان کے شہزادے! اپنی بربادی اور تباہی کی ذمہ دار میں خود ہوں' کوئی ٹھیک کہتی ہے۔ مجھے بدمعاشوں اور مجرموں میں اٹھنے بیٹھنے کا جنون تھا..... اب اس جنون کی سزا بھی مجھے ہی بھگتنی چاہئے"

"بے شک" میں ہنس کر کہتا ہوں۔ "کیا تمہیں پتا نہیں تھا کہ میں بھی نامی گرامی بدمعاش ہوں کیا تمہیں مجھ سے کسی نیکی کی توقع تھی بے وقوف لڑکی؟"

وہ نفی میں سرہلاتی ہے۔ آنسو برابر اس کی آنکھوں سے گر رہے ہیں میں اپنی قمیض کے کالر میں چھپا ہوا ریزربلیڈ نکالتا ہوں اور اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی ریشمی ڈوری کاٹنا شروع کردیتا ہوں وہ حیرت اور پریشانی سے کچھ کہنے کا ارادہ کرتی ہے مگر میں آنکھیں نکال کر کہتا ہوں۔

"خاموش رہو..... اور غور سے میری بات سنو..... وقت کم ہے اور کام بہت..... تمہارے بے ہودہ سوالوں کا جواب دینے کی میرے پاس فرصت نہیں۔ سمجھیں؟ مجھے یقین ہے اگر تم نے حوصلے اور ذہانت سے کام لیا تو شاید میری اور اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوجاؤ گی۔ دوسری صورت میں ہماری لاشیں لندن کے مردہ خانے میں سجی دکھائی دیں گی سب سے پہلے یہ جان لو کہ اگر تمہارے احمق بڈھے باپ نے سائی جیلا کو تیس لاکھ کیا تیس کروڑ ڈالر بھی ادا کر دیے تب بھی تم نہیں بچو گی کیونکہ سائی جیلا ہر صورت میں تمہیں ختم کرنے کا فیصلہ کرچکا ہے..... مجھے یہاں موت کے اس گھر میں صرف تمہاری خاطر آنا پڑا ہے"۔

اس کے بعد میرانڈا کو بتاتا ہوں کہ میں اصل میں ہوں کون..... اور یہ سارا کھیل مجھے کیوں رچانا پڑا ہے میرانڈا کی آنکھیں حیرت سے کھلی ہوئی ہیں اور ہونٹ لرز رہے ہیں آنسو اب بھی نہیں تھمتے..... وہ مجھے دیکھ رہی ہے جیسے میں پیسا کا جھکا ہوا مینار ہوں جو کسی بھی لمحے اس پر آن گرے گا..... میں اسے رونا

وہ آنسو پونچھتی ہے...... اس وقت خود میرا ذہن ماؤف ہے اور بالکل
[سوچ]تا ہوں..... سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کروں..... خدا جانے ہیرک' شائی راٹ اور ان کے
ساتھی پولیس والوں کو اس مکان تک پہنچنے اور مجرموں کو گھیر لینے میں کتنا وقت
لگے گا...... میں کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا ریوالور نکال کر میرانڈا کے بستر
میں چھپا دیتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں یہ بھرا ہوا ہے اب میں بالکل نہتا ہوں
ضرورت کے وقت بے دریغ اس ریوالور کو استعمال کرنا اور خبردار! اگر کوئی گولی
ضائع گئی تو میں سخت ناراض ہو جاؤں گا..... یہ کہہ کر میں کمرے کا دروازہ کھول
کر باہر دیکھتا ہوں پہرہ دینے والا بدمعاش اب کچھ فاصلے پر کھڑا سامنے سے آنے
والی سڑک کو گھور رہا ہے اس کی ڈیوٹی میرانڈا کی نگرانی کے ساتھ ساتھ سڑک کی
دیکھ بھال بھی ہے میں میرانڈا سے کہتا ہوں دیکھو اب میں نیچے جاتا ہوں اور سائی
جیلا کو باتوں میں الجھانے کی کوشش کرتا ہوں اس کے بعد میں کسی بہانے اس
مکان سے باہر نکلوں گا ممکن ہے پولیس والے اسے تلاش کرنے میں بھٹک گئے
ہوں..... اگر اس دوران فائرنگ شروع ہوجائے تو تم گھبرانا مت..... ریوالور لے کر
کمرے سے باہر نکل آنا..... پھر جو بھی سامنے آئے فوراً اسے گولی مار دینا.....
کسی نہ کسی طرح یہاں سے نکل کر باہر سڑک پر پہنچنے کی کوشش لازمی ہے پھر
کوئی نہ کوئی پولیس افسر تمہیں بچالے گا..... سمجھیں؟"

ان الفاظ کے ساتھ ہی میں کمرے سے نکل کر دروازہ بھیڑ دیتا ہوں اور
قفل میں ایک دو سیکنڈ جھوٹ موٹ کی چابی گھمانے کے بعد اسے یونہی اٹکا دیتا
ہوں پھر میں اپنے چابیوں کے گچھے سے ویسی ہی ایک چابی نکال کر ہاتھ میں گھماتا
ہوا نگرانی کرنے والے بدمعاش کے قریب پہنچتا ہوں۔ وہ مجھے دیکھ کر دانت نکالتا
ہے میں یہ نقلی چابی اسے دے کر سیڑھیاں اتر جاتا ہوں..... سائی جیلا اور کونی
دونوں ہال کمرے میں بیٹھے پی رہے ہیں اور بے حد خوش ہیں گروہ کے چند لڑکے
بھی وہاں موجود ہیں اور سب کھانے پینے میں مگن۔ کوئی خوف اور کوئی فکر ان
کے مشاغل میں رکاوٹ نہیں بن رہی۔ سائی جیلا نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھتا ہے۔

"سناؤ کاشن اس بے وقوف لونڈیا کا دماغ درست ہوا یا نہیں؟"

"ہو گیا"۔ میں قہقہہ لگا کر جواب دیتا ہوں "لیکن خاصی مغز ماری کے بعد۔ میں نے اس سے دو ٹوک بات کی ہے، سمجھایا کہ پگلی کیوں اپنی جان کی دشمن ہوئی ہو، تمہارا باپ ارب پتی ہے قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے، اتنی ان گنت دولت میں سے اگر تیس لاکھ ڈالر نکل بھی گئے تو کیا فرق پڑے گا؟ پھر یہ کہ آج وہ مرا کل دوسرا دن۔ ساری مایا تمہارے قبضے میں آئے گی۔ ابھی تمہارے کھیلنے کودنے کے دن ہیں۔ سائی جیلا جیسا کہتا ہے ویسا ہی کرو، پھر میں ہر قسم کا ذمہ لیتا ہوں، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"۔

"تمہارا جواب نہیں کاشن" وہ خوش ہو کر کہتا ہے۔ "تو گویا وہ اپنے باپ کو خط لکھنے کے لیے تیار ہے؟ کیا خیال ہے یہ کام ابھی کیوں نہ ہو جائے؟"

"جیسی تمہاری مرضی میں کہتا ہوں، لیکن میری مانو تو فی الحال اسے آرام کرنے دو، اب تک وہ سو بھی چکی ہو گی، خود میرا بھی اس وقت تھکن سے برا حال ہے، برکسٹن جیل میں ظالموں نے میری ہڈی پسلی ایک کر دی، کھانے کو کچھ دیا نہ پینے کو............ اور جرح کر کر کے دماغ الگ چاٹا۔ سچ پوچھو تو آکسیجن کی بڑی کمی محسوس کر رہا ہوں، سونا چاہوں تو نیند بھی نہ آئے گی میں ذرا اس مکان کے باغیچے میں ٹہلنا چاہتا ہوں، اگر کوئی حرج نہ ہو تو"۔

"حرج کی اس میں کیا بات ہے؟" سائی جیلا کہتا ہے "بے شک میں دیکھ رہا ہوں تم بہت تھکے ہوئے ہو بڑے شوق سے باغ میں جاؤ، لیکن مہربانی کر کے زیادہ دور نہ نکل جانا میرے آدمی ارد گرد کے تمام علاقے میں رائفلیں اور ریوالور بلکہ دستی بم تک لیے موجود ہیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہارے چیتھڑے اڑا دے۔ یہ میدان تم دیکھتے ہو نا؟ بس یہیں گھنٹے بھر تک ایک طیارہ اترنے والا ہے، پھر ہم سب اس منحوس ملک کو خیرباد کہہ کر کہیں اور جا چکے ہوں گے"۔

میں ہال کمرے سے نکل کر ڈیوڑھی میں آتا ہوں پھر صدر دروازہ کھول کر اس راستے پر بڑھتا ہوں جو باغیچے کی طرف جاتا ہے۔ رات بے حد حسین اور

خوشگوار ہے مطلع صاف ہے اور بے شمار تارے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں۔ میں ٹہلتا ہوا کچھ اور آگے جاتا ہوں۔ ہر طرف سناٹا ہے یا جھینگروں کے بولنے کی مدہم آوازیں کہیں کہیں اکادکا آدمی بھی نظر آتا ہے۔ میرا خیال ہے، یہ لوگ وہ ہیں جنہیں سائی جیلا نے پہرے پر مقرر کر رکھا ہے' ادھرادھر دیکھ کر میں ایک پگڈنڈی پر چل پڑتا ہوں جو مین روڈ کہلاتی ہے' اسی سڑک سے کوئی مجھے لے کر آئی تھی۔ یہاں خاسا اندھیرا ہے اور دونوں طرف اونچے اونچے درخت اور خودرو گھاس سر اٹھائے کھڑی ہے جوں جوں میں آگے بڑھتا ہوں تاریکی اور گہری ہوتی جا رہی ہے ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دیتا۔ میں ایک درخت کے تنے سے لگ کر کھڑا ہو جاتا ہوں' اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتا ہوں' تھوڑی دیر بعد میری آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہونے لگتی ہیں اور دور سے مین روڈ ایک سفید لکیر کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہیرک اور اس کے فلائنگ سکواڈ کی کاریں کہاں ہیں؟ ممکن ہے ان کا وائرلیس نظام بگڑ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ غلط سمت میں چلے گئے ہوں۔ دونوں صورتوں میں میری اور میرانڈا کی موت یقینی ہے۔

دفعتاً" مجھے ایک کار کی روشنیاں دکھائی دیتی ہیں' یہ کار تیزی سے اسی راستے پر چلی آ رہی ہے۔ چند لمحے بعد انجن کا شور بھی سننے لگتا ہوں ایک منٹ سے بھی کم عرصے کے لیے خیال ذہن میں آتا ہے کہ یہ ہیرک کے فلائنگ سکویڈ کی کوئی گاڑی ہے' مگر آپ ہی آپ یہ خیال زائل ہو جاتا ہے۔ کار فل اسپیڈ سے دوڑتی ہوئی سیدھی اسی عمارت کی طرف آ رہی ہے اگر یہ پولیس کار ہوتی تو اسے اس تیزی سے تنہا آنے کی جرات نہ ہوتی۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جو شخص اس کار کو چلا رہا ہے یا تو اس نے خوب چڑھا رکھی ہے یا اس کے پیچھے کوئی بھوت لگا ہوا ہے۔ کار بری طرح ادھرادھر ڈگمگاتی ڈولتی آ رہی ہے اور اس کے پہیوں سے طرح طرح کی آوازیں نکل رہی ہیں۔ میں درخت کے تنے سے ہٹ کر کار کے راستے میں آن کھڑا ہوتا ہوں............ چند سیکنڈ بعد وہ بالکل

نزدیک آ جاتی ہے۔ ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی میں مجھے یونی مالا کا چہرہ نظر آتا
وہی اس طوفانی ریسنگ کار کا ڈرائیور ہے۔ یونی مالا بھی مجھے دیکھ لیتا ہے' ایک
سے کار روکتی ہے۔ میں دوڑتا ہوا نزدیک جاتا ہوں' دیکھتا ہوں یونی مالا کا چہرہ
لہان ہے۔ خون اس کے سر سے بہہ رہا ہے' سر پر پٹیاں بھی بندھی ہیں۔ وہ
زخمی ہے اور اس کی حالت ٹھیک نہیں۔

"ہیلو یونی' خیر تو ہے" میں کہتا ہوں۔ تم زخمی کیسے ہوئے؟"

وہ بری طرح ہانپتے ہوئے کہتا ہے' کاشن ذرا رکے رہو.... مجھے تم
ایک ضروری بات کہنی ہے....."

میں بات سننے کے لیے کار کی کھڑکی کی طرف جھکتا ہوں۔ چشم زدن میں
بائیں ہاتھ سے میرا گریبان پکڑ لیتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس کے دائیں ہاتھ
ریوالور ہے اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں اور صورت بے حد بھیا
ہو گئی ہے اس کی گردن اور قمیض کا کالر بھی خون میں لت پت ہے۔ میرا
ہے کسی نے اس کی گردن یا گدی میں کسی جگہ گولی ماری ہے۔

"آخر کار میں نے تمہیں گھیر ہی لیا..... بندر کی نسل..... میں جانتا ہوں
فیڈرل بیورو کے اسپیشل ایجنٹ ہو....." وہ ہانپتے ہوئے کہتا ہے۔ اب مرنے
لیے تیار ہو جاؤ..... تم نے ہمیں بہت دھوکے دیے ہیں سئور کے بچے....."۔

"کیا بک رہے ہو یونی" میں ڈپٹ کر کہتا ہوں "ہوش میں تو ہو؟"۔

"حرامزادے..... کمینے..... دغاباز..... تم سمجھتے ہو ہم بے وقوف ہیں۔
نے ولی باسکو کو قتل کرنے کا ڈرامہ خوب رچایا..... کیوں؟ تمہارا خیال تھا
نہ چلے گا..... تم بھول گئے کہ جب ولی تمہارے فلیٹ میں داخل ہوا تو میں
پاس ہی چھپا ہوا سب دیکھ رہا تھا۔ جونہی تم باہر نکل کر گئے..... چند منٹ
پولیس کار آئی..... پھر انہوں نے میری آنکھوں کے سامنے ولی باسکو کو
سلامت تمہارے فلیٹ سے برآمد کر کے پولیس کار میں بٹھایا اور لے
لگے..... میں نے اس بدذات کو وہیں شوٹ کر دیا..... پولیس نے مجھ

چلائی..... لیکن میں وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا..... اور اب میں تمہیں بھی دلی باسکو کے پیچھے چلتا کر دینے والا ہوں..... سؤر.....“۔

”بے وقوف مت بنو یونی“ میں کہتا ہوں۔ ”ذرا گردن گھما کر آگا پیچھا بھی دیکھ لو۔ پولیس والے تمہیں گھیر بھی چکے ہیں“۔

یہ تدبیر کار گر ثابت ہوتی ہے یونی بدحواس ہو کر گردن موڑتا ہے۔ میں اس کی پیشانی پر ٹکر مارتا ہوں اور ہاتھ بڑھا کر اس سے ریوالور چھین لیتا ہوں۔ ریوالور چھیننے میں مجھے خاصی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ لیکن یونی میں اتنی جان نہیں ریوالور سنبھال کر میں ایک دو قدم پیچھے ہٹتا ہوں اور یہی میری حماقت ہے۔ اسی لمحے یونی کار کے ایکسلیٹر پر پیر رکھ دیتا ہے اور گاڑی تیر کی طرح چل پڑتی ہے۔ میں پچھلے ایک پہیے پر نشانہ لے کر فائر کرتا ہوں لیکن نشانہ خطا جاتا ہے۔ مجھے خبر نہیں کہ یونی کے پاس ایک اور ریوالور بھی ہے۔ جواب میں وہ تین چار فائر کرتا ہے ایک گولی میرے شانے میں اتر جاتی ہے میں دھڑام سے گرتا ہوں۔ ایسا لگتا ہے جیسے گرم گرم سیسہ میرے شانے میں تیرتا جا رہا ہے ۔ تکلیف ناقابل برداشت ہے لیکن میں ہمت کر کے پستول دائیں ہاتھ سے بائیں میں پکڑ کر پھر فائر کرتا ہوں کسی گولی نے کار کا ایک پچھلا ٹائر پھاڑ دیا ہے کیونکہ یونی کی گاڑی بری طرح لڑکھڑاتی ہوئی جا رہی ہے۔ اگر یہ شخص مکان تک پہنچ کر سائی جیلا کو آگاہ کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ سب سے پہلے میرانڈا کو گولی ماریں گے اس کے بعد کوئی اور کام کریں گے۔ لہٰذا یونی کو وہاں تک نہیں پہنچنا چاہیے۔ یہ سوچ کر میں دیوانہ وار گاڑی کے پیچھے بھاگتا ہوں۔ ہر لمحہ گاڑی کی رفتار دھیمی پڑ رہی ہے۔ میرا خیال ہے یونی مکان تک نہیں پہنچ پائے گا میں اور تیز دوڑتا ہوں۔ میرے اور گاڑی کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں لائٹس ابھی تک روشن ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ یونی اسٹرنگ وہیل پر جھکا ہوا ہے۔ میرے دوڑنے کی آواز شاید اس کے کانوں تک پہنچ رہی ہے ایک ثانیے کے لیے وہ گردن اٹھا کر میری طرف دیکھتا ہے اور پھر رفتار تیز کر دیتا ہے گاڑی پر ویسے اس کا کنٹرول ختم ہو چکا ہے اور پچھلا

ایک ٹائر واقعی برسٹ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گاڑی الٹنے ہی والی ہے۔ لیکن دیکھتے دیکھتے وہ مکان کے پاس پہنچ کر اس مختصر سی پگڈنڈی پر کار لے جانے میں کامیاب ہوگیا ہے جو پورٹیکو تک جاتی ہے ایک زبردست دھماکے سے گاڑی دروازے کے ساتھ ٹکراتی ہے اور شیشے تڑاخ تڑاخ ٹوٹتے ہیں۔ میں جسم کی بچی کھچی قوت صرف کر کے بھاگ رہا ہوں میرا اندازہ ہے کہ میں اب بھی یونی مالا کو جالوں گا لیکن اس وقت دھماکہ سن کر سائی جیلا۔ کونی اور چند بدمعاش باہر آ جاتے ہیں۔ یونی کا چہرہ لہولہان ہے وہ بمشکل کار کا دروازہ کھول کر لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلتا ہے اور میری طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے.....

" ہم مارے گئے..... اس حرامی..... کاش..... نے پولیس کو..... پولیس....."

الفاظ ابھی نامکمل ہیں..... وہ چکرا کر زمین پر گر جاتا ہے۔

میں بری طرح ہانپتے ہوئے وہ ریوالور ہلاتا ہوں جو میں نے یونی مالا سے چھینا ہے ٹریگر دبا کر سب سے پہلے سائی جیلا کا قصہ پاک کرنا چاہتا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے ریوالور میں گولیاں ختم ہو چکی ہیں۔ یکایک پانچ چھ گوریلے مجھ پر آن پڑتے ہیں پھر جو سلوک وہ میرے ساتھ کرتے ہیں کچھ زیادہ شریفانہ نہیں۔ جب میں اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوتا ہوں تو مجھے سائی جیلا دکھائی دیتا ہے۔ وہ یونی کی لاش پر جھکا ہوا دیکھ رہا ہے کہ اس زندگی کی کوئی رمق باقی تو نہیں۔ یہ اطمینان کر کے کہ یونی جہنم رسید ہو چکا ہے.... وہ پلٹ کر مجھے دیکھتا ہے نہایت خوفناک ہنسی اب بھی اس کے چہرے پر بکھری ہوتی ہے۔

"لڑکو۔ دروازے اندر سے اس طرح بند کر لو کہ کھولے نہ جا سکیں" وہ اپنے ساتھیوں کو ہدایت دینے کے بعد مجھ سے کہتا ہے۔ تم نے پھر ہمیں ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی چوہے کی اولاد..... سب کچھ پولیس کے آگے بک دیا۔ بہت بہتر۔ اب دیکھو میں تمہارا کیسا حلیہ بگاڑتا ہوں۔

یہ تماشا دیکھنے کے لیے گروہ کے سارے آدمی وہاں جمع ہیں۔ ان کی تعداد



پندرہ بیس سے زیادہ نہیں۔ ممکن ہے کچھ اور آدمی وہاں نہ ہوں۔ میری حالت اگرچہ سخت ابتر ہے زخمی شانے سے درد کی لہریں اٹھ اٹھ کر پورے جسم کا تہ و بالا کر رہی ہیں اور میں سمجھ رہا ہوں کہ آخری وقت آن پہنچا۔ بظاہر کوئی امید میرے زندہ بچ جانے کا نہیں لہٰذا میں حوصلے سے مرنے کے لیے آمادہ ہوتا ہوں۔

"سنو سائی جیلا"۔ میں اونچی آواز میں کہتا ہوں۔ "آج تم سے سیدھی سیدھی بات ہو جائے۔ میں نے پولیس کے آگے کچھ نہیں بکا۔ سمجھے؟ کیونکہ میں خود پولیس والا ہوں..... بیورو کا اسپیشل ایجنٹ "جی مین....."۔

"آہاہاہا..... ہاہاہاہا....." سائی جیلا یہ سن کر دیوانگی کے عالم میں قہقہے لگانے لگتا ہے۔ گروہ کے سب لوگ اس قہقہے بازی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں "آہا..... تو تم پولیس والے ہو؟ واہ وا..... اچھا ہوا تم نے خود ہی انکشاف کر دیا..... مسٹر جی مین..... جناب اسپیشل ایجنٹ صاحب..... اب میں تمہیں اپنے ہاتھ سے پیرافین میں غسل دے کر دیا سلائی دکھاؤں گا"۔

وہ قہقہے پر قہقہے لگائے جاتا ہے۔ میں سوچتا ہوں کچھ وقت ادھر ادھر کی باتوں میں اور نکال دوں۔ ممکن ہے اس دوران ہیرک کا "فلائنگ سکواڈ" آن پہنچے۔

"ہنس لو سائی جیلا..... جتنا جی چاہے ہنس لو..... شاید پھر تمہیں ہنسنے کا موقع نہ ملے اس عمارت کے چاروں طرف ..... میلوں تک لندن کی پولیس ..... پولیس..... پھیلی ہوئی ہے..... احمق تمہارا کیا خیال ہے؟ میں یہاں تن تنہا چلا آیا تھا؟ کوئی لمحہ جاتا ہے کہ تم اپنے ان سستے بزدل بدمعاشوں سمیت ان کی حراست میں ہو گے..... ہاں۔ اگر کچھ عرصے کے لیے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ۔ شاید میں تمہارے لیے کچھ کر سکوں..... کیوں؟"

"یار کاشن۔ بات تو تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن میں بہرصورت تمہارا معاملہ ہمیشہ کے لیے طے کر دینا چاہتا ہوں۔ ابھی ابھی کونی اوپر میرانڈا کو دیکھنے گئی اور اس بے وقوف لونڈیا نے کونی پر ریوالور تان لیا..... آہاہاہا..... وہ ریوالور

تم نے میرانڈا کو دیا ہو گا؟ بہرحال کوئی نے اس کا ہاتھ مروڑ کر ریوالور چھین لیا..... میرا خیال ہے تمہیں اور میرانڈا کو ایک ساتھ ہی پیرافین میں نہلا کر آگ دکھائی جائے......"۔

یکایک ایک شخص اوپر کی منزل سے بے تحاشا دوڑتا ہوا آتا ہے۔

"باس ..... غضب ہو گیا وہ چلاتا ہے۔ پولیس والے ہمیں گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایئر فیلڈ پر بھی قبضہ کر لیا ہے"۔

"اوکے..... اوکے" سائی جیلا اطمینان سے کہتا ہے۔ گویا کھیل شروع ہو گیا..... اندرونی دروازے اور کھڑکیاں بند کر دو۔ شٹر گرا دو..... دو ٹامی گنیں چھت پر لے جا کر لگا دو..... انہیں پتہ تو چلنا چاہیے کہ امریکی بدمعاش کیا چیز ہیں؟ ویسے بھی گرفتاری کے بعد ہمارے لیے بجلی کی کرسیاں تیار ہوں گی۔ اس لیے کہ ہم میں سے ہر شخص نے کم از کم تین چار قتل تو ضرور کیے ہیں" یہ کہہ کر وہ ایک بدمعاش رزکن کو میرے بارے میں ہدایت جاری کرتا ہے۔ اس کتے کے بچے کاشن کو اٹھا کر لے جاؤ اور اسی کمرے میں ہاتھ باندھ کر پھینک دو جس میں وہ لونڈیا بند ہے پولیس والوں سے دو دو ہاتھ ہو جائیں پھر اس کاشن کو آگ کا غسل دینے کی رسم ادا کریں گے"۔

ازکن دو تین آدمیوں کے ساتھ مل کر میرے ہاتھ پشت پر باندھ کر اوپر لے جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں سارے مکان میں ہل چل ہے' بدمعاش ہاتھوں میں رائفلیں لیے ادھر سے ادھر مورچہ بندی کرتے ہوئے بھاگ رہے ہیں۔ میرانڈا کے کمرے کے باہر وہی آدمی موجود ہے جسے میں نے نقلی چابی تھمائی تھی۔ وہ ایک ہاتھ میرے سر پر مارتا ہے اور میں بے ہوش ہو جانے کا ڈرامہ رچاتا ہوں ایسا نہ کرو تو شاید میری اور ٹھکائی کرے۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ مجھے اندر پھینک دیتے ہیں۔ پھر میں دروازے میں قفل لگائے جانے کی آواز سنتا ہوں۔ چھت پر لگا ہوا بلب روشن ہے۔ میرانڈا کو انہوں نے پلنگ کے ساتھ اس طرح باندھ رکھا ہے کہ وہ بالکل جنبش نہیں کر سکتی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے

ہیں۔ ان مسکراہٹوں میں ہزاروں غم پوشیدہ ہیں۔ عین اسی لمحے تڑ تڑ تڑ تڑ گنیں فائر کھول دیتی ہیں۔ غالباً" اس کمرے کی چھت پر ٹامی گنیں نصب کی گئی ہیں ادھر پولیس نے بھی جواب دینا شروع کر دیا ہے۔ یکایک باہر برآمدے میں سے کسی کے چیخ کر دھم سے گرنے کی آواز آتی ہے میرا اندازہ ہے یہ وہی پہرے دار ہے میں گھسٹ کر دیوار کے ساتھ چپک جاتا ہوں۔ لمحہ بہ لمحہ فائرنگ تیز ہو رہی ہے پھر میں اٹھ کر بلب بجھا دیتا ہوں کھڑکی سے باہر جھانکتا ہوں تو عجیب منظر دکھائی دیتا ہے۔ پولیس والے سرچ لائٹیں جلا رہے ہیں اور فائرنگ برابر جاری ہے دفعتاً" چند گولیاں کھڑکی میں آن کر لگتی ہیں میں نیچے دبک جاتا ہوں---- چھت پر بھاگنے دوڑنے کی آوازیں مسلسل بلند ہو رہی ہیں بدمعاش چلا چلا کر ایک دوسرے کو ہدایتیں دے رہے ہیں۔

کمرے کا دروازہ ایک دم کھلتا ہے اور کوئی ٹارچ روشن کرتا ہے۔ میں حیرت سے دیکھتا ہوں یہ کونی ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ریوالور ہے دوسرے میں ٹارچ۔ اس عورت کا چہرہ دھلے ہوئے کپڑے کی طرح سفید ہے اور آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔

"کیا غسل کا سامان مکمل ہو گیا کونی؟" میں پوچھتا ہوں۔

"نہیں اس کی شاید اب ضرورت نہ پڑے۔ وہ سنجیدگی سے جواب دیتی ہے" میں نے سائی جیلا کو گولی مار کر ختم کر دیا ہے کاشن۔

"بہت خوب..... اب حکم کرو جان من' میں اس خبر پر روؤں یا ہنسوں؟"

"تمہیں یقین نہیں آئے گا' کاش" وہ روتے ہوئے کہتی ہے "لیکن میں تمہیں ہمیشہ سے چاہتی ہوں۔ کاش! تم میری چاہت کا جواب' کبھی سنجیدگی سے دیتے۔ میں سمجھ گئی تھی کہ کھیل ختم ہو چکا اور سائی جیلا اپنی مہم میں ناکام رہا ہے۔ پولیس بہرحال اسے زندہ یا مردہ پکڑ لے گی۔ لہٰذا اپنی جان بچانے کا سوال تھا۔ اگر تم یہ وعدہ کرو کہ اس معاملے میں مجھے زیادہ سے زیادہ رعایت دلوانے کی کوشش کرو گے۔ تو میں نہ صرف تمہاری بلکہ میرانڈا کی جان بھی بچا سکتی ہوں۔

بولو کیا کہتے ہو؟ وقت بہت کم ہے اور ابھی ہمیں یہاں سے نکلنا بھی ہے"۔

"پہلے میرے ہاتھ کھولو کونی ڈیئر"۔ میں کہتا ہوں "میری قمیض کے کالر میں ریزر بلیڈ موجود ہے"۔

وہ "آنا" فانا" بلیڈ سے رسی کاٹ دیتی ہے پھر وہ مرانڈا کے ہاتھ پاؤ کھولتی ہے۔ باہر فائرنگ کچھ اور تیز ہو گئی ہے۔ لیکن بدمعاشوں کی بھاگ دوڑ اور ان کی جانب سے تیزی میں خاصی کمی آ گئی ہے۔ میں کونی کے ہاتھ سے ریوالور لے لیتا ہوں۔ پھر ہم آگے پیچھے کمرے سے باہر نکل کر برآمدے میں آتے ہیں اور گولیوں کے خوف سے فرش پر اوندھے لیٹ کر سیڑھیوں کی طرف کھسکنے لگتے ہیں۔ میرانڈا کی نگرانی پر مقرر بدمعاش مرا پڑا ہے کئی گولیاں اس کے جسم اور کھوپڑی میں اتری ہوئی ہیں۔

سیڑھیوں میں آکر ہم ذرا دیر کو رک کر سانس درست کرتے ہیں۔ میرے زخمی شانے میں سے ابھی تک لہو رس رہا ہے اور درد کی بے پناہ ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔ کونی تشویش سے اس زخم کو دیکھتی ہے۔ "کاش ذرا ہمت سے کام لو میں نے ایک کار دو روز پہلے ہی جھاڑیوں میں چھپا دی تھی۔ مجھے کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس مرتبہ ہم گیم جیت نہ سکیں گے"۔

"میں تمہاری دور اندیشی کی داد دیتا ہوں کونی۔ بڑا زرخیز دماغ پایا ہے تم نے"۔

سیڑھیوں سے اتر کر ہم ہال میں پہنچے' یہاں کوئی نہیں۔ کونی ایک چھوٹا سا دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔ اب ہم اس عمارت کے پچھلے حصے میں کھڑے ہیں جہاں گیراج بنے ہوئے ہیں اور ایئر فیلڈ کی بتیاں بھی چمک رہی ہیں۔ میں حیران ہوں ابھی تک ان بتیوں کو کسی نے نشانہ کیوں نہیں بنایا۔ جھاڑیوں اور خود رو گھاس سے اٹا ہوا ایک کچا راستہ ہے جس پر ہم کونی کی رہنمائی میں چل رہے ہیں۔ کوئی پچاس گز کے فاصلے پر سفید رنگ کی ایک کار کھڑی ہے۔ جونہی ہم اس کے قریب پہنچتے ہیں۔ کونی دوڑ کر کار کی دوسری جانب جا کھڑی ہوتی ہے۔ میں

دیکھتا ہوں کار کے پیچھے چھپا ہوا سائی جیلا اٹھ کر سامنے آ جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں آٹو میٹک ریوالور ہے اور وہ قاتلانہ ہنسی ہنس رہا ہے۔ میں اپنے ریوالور کا ٹریگر دباتا ہوں ٹھس کی آواز خبر دیتی ہے۔ کہ ریوالور خالی ہے مجھے کونی سے ایسے ہی فریب کی توقع بھی تھی۔ وہ قہقہہ لگا کر کہتی ہے ”کاشن کہو کیسی رہی؟ کیا واقعی تم یہ سمجھ رہے تھے کہ میں تم پر فدا ہو گئی ہوں؟“

تم پر نہیں۔ تمہاری ذہانت پر میں ہمیشہ سے فدا ہوں حسین کتیا میں جواب دیتا ہوں سائی جیلا قہقہہ لگاتا ہے۔ غالباً“ اس صورت حال سے وہ بے حد لطف اٹھا رہا ہے۔ اسے معلوم ہے میں قطعی نہتا ہوں اور اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

”کاشن تم میری جرات کی داد دو گے کہ ایسے نازک۔ جان لیوا موقع پر بھی میں تمہیں نہیں بھولا“۔ وہ کہتا ہے۔ ”میں نے یہاں سے صاف نکل جانے کا پورا بندوبست کر لیا ہے مگر جانے سے پہلے میں تمہاری لاش اپنے سامنے تڑپتی دیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے پورا یقین تھا کہ تم کونی کی باتوں میں آ کر یہاں تک کھنچے چلے آؤ گے..... ہاہاہاہا..... اب اگر تم کچھ دعا وغیرہ مانگنے کے قائل ہو تو تمہیں چند سیکنڈ کی مہلت دے سکتا ہوں۔ اپنے گناہوں کی توبہ تلا کر لو مسٹر اسپیشل ایجنٹ..... ورنہ مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

میرانڈا میری پشت پر کھڑی ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ بری طرح کانپ رہی ہے اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں۔ وہ ایک دم سامنے آ کر سائی جیلا سے کہتی ہے۔

”مسٹر سائی جیلا۔ ذرا ایک منٹ رکیے۔ میرا خیال ہے آپ کچھ اور بھی بھول رہے ہیں“۔ یہ کہہ کر وہ دو تین قدم اس انداز میں آگے بڑھتی ہے جیسے اسے کچھ دینا چاہتی ہو۔ سائی جیلا اپنی جگہ کھڑا حیرت سے اسے تک رہا ہے۔ دفعتاً“ وہ اپنا جوتا پوری قوت سے اس کے منہ پر کھینچ مارتی ہے۔ غالباً یہ جوتا میرانڈا نے اس وقت اپنے پاؤں سے اتارا جب وہ میرے پیچھے کھڑی

جوتا سائی جیلا کی ناک پر لگتا ہے اور اسی لمحے وہ فائر جھونک دیتا ہے گولی اسی شانے میں لگتی ہے جس نے مجھے پہلے سے نڈھال کر رکھا ہے۔ ممکن ہے میرانڈا جوتا نہ مارتی تو یہ گولی میرے سینے میں اتر جاتی۔ میں چیتے کی مانند جست کر کے سائی جیلا پر جا گرتا ہوں وہ دوسرا فائر کرنا چاہتا ہے لیکن آٹو میٹک جام ہو گیا۔ میں دھائیں سے ٹکر اس کے منہ پر مارتا ہوں۔ اس کی ناک سے خون کی دھار برآمد ہوتی ہے' میرا خیال ہے ایک آدھ دانت بھی ہل گیا ہو گا۔ وہ پرانا پاپی ہے اور دست بدست لڑائی کا ماہر۔ میرے پیٹ میں گھٹنا اس زور سے رسید کرتا ہے کہ میں بلبلا جاتا ہوں۔ ریوالور ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہے اگر میں زخمی نہ ہوتا اور دو گولیاں میرے شانے میں پیوست نہ ہوتیں تو اب تک اس کم بخت سائی جیلا کی ہڈی پسلی ایک کر چکا ہوتا۔ وہ بھی میری اس کمزوری سے خوب آگاہ ہے۔ خود میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس لڑائی کو زیادہ طول نہ دے سکوں گا۔ چنانچہ میں مکاری سے کام لینے کا ارادہ کر کے ایک دم بے ہوش ہو جانے کا ایک ایکٹ کا ڈرامہ دکھاتا ہوں۔ وہ اس دام میں آ جاتا ہے جونہی وہ میرے منہ پر لات مارنے کے لے آگے بڑھتا ہے میں اس کی ٹانگ پکڑ کر ایسا جھٹکا دیتا ہوں کہ وہ اوندھے منہ گرتا ہے۔ میں چشم زدن میں اس پر سوار ہو کر گردن دبوچ لیتا ہوں۔ یہ وہ موقع ہے کہ میں اپنے ایک جاپانی استاد کی سکھائی ہوئی جوڈو کا ایک داؤ آزماؤں۔ وہ میرے پھندے سے نکل جانے کے لیے ایڑی چوٹی کا سارا زور صرف کر دیتا ہے۔ لیکن میری گرفت ایسی ہے کہ اگر میں چھوڑنا بھی چاہو تو چھوڑ نہیں سکتا۔ میں اس کی گردن توڑنے کے لیے جسم کا پورا زور لگاتا ہوں۔ سائی جیلا کے حلق سے خوفناک چیخیں نکل رہی ہیں جیسے کئی بلیاں آپس میں لڑ رہی ہوں۔ یکایک کار اسٹارٹ ہوتی ہے میں سر اٹھا کر دیکھتا ہوں کوئی موقع پا کر بھاگ نکلنے کی فکر میں ہے لیکن میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ زیادہ دور نہ جا سکے گی۔ ہیرک کے آدمی اسے راہ میں ہی اچک لیں گے۔

سائی جیلا کے منہ سے خون ابل رہا ہے اور وہ میری آہنی گرفت میں پھنسا

ہوا بری طرح تڑپ رہا ہے۔ وہ ایک مرتبہ موقع پا کر مجھے پرے پھینکنے کی کوشش
کرتا ہے لیکن میں اس کی کنپٹی پر ہاتھ مارتا ہوں وہ گھٹی گھٹی آواز میں فریاد پر اتر
آتا ہے۔

"ویلی..... خدا کے واسطے..... میری بات سنو..... اگر تم چھوڑ دو تو میں
تمہیں بیش قیمت ہیرے..... کئی لاکھ ڈالر..... میں....."

"بکواس بند کرو سائی جیلا"۔ میں ایک اور گھونسا رسید کرتے ہوئے کہتا
ہوں۔ "تمہارے پاس کچھ بھی نہیں بدبخت آدمی اور نہ تم مجھے کچھ دے سکتے
ہو..... تمہارا خیال یہ ہے کہ میں زندہ چھوڑ دوں گا تاکہ تم کسی نہ کسی طرح
پولیس کے پھندے سے نکل بھاگنے کی تدبیر کرو..... ہرگز نہیں..... مجھے پورا
اختیار ہے کہ تمہیں موت کی سزا دے سکوں..... میں کئی برس سے تمہارے چکر
میں ہوں۔ پیارے۔ اور میں نے اس مقصد کے لیے بڑی تکلیفیں اٹھائی ہیں"۔

وہ آزاد ہونے کے لیے کچھ اور جدوجہد کرتا ہے۔ لیکن میں اب اس
شخص سے اکتا چکا ہوں۔ ایک آخری جھٹکا اس کی گردن کا منکا توڑنے کے لیے
بہت ہے..... اور یہ جھٹکا میں پہنچائے دیتا ہوں۔ اس کی گردن کی ہڈی سوکھی شاخ
کی طرح چیخ کر ٹوٹ جاتی ہے۔

میں ہانپتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔ سائی جیلا کی لاش میرے قدموں میں
پڑی ہے۔ میرانڈا وین زیلڈن ایک درخت کے تنے سے لگی زار زار رو رہی ہے
لیکن یہ خوشی کے آنسو ہیں۔

تھوڑی دیر بعد میں دیکھتا ہوں کہ سامنے سے پولیس کی گاڑیاں چلی آرہی
ہیں۔ سب سے آگے جو جیپ ہے اس میں تین چہرے نمایاں ہیں۔ پہلا ہیرک
دوسرا شائی راٹ اور تیسرا لاری میکفی ہے۔ وہ مجھے اٹھا کر کار میں ڈالتے ہیں
میں اس پولٹری فارم کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو مجھے اس نوکری سے
ریٹائر ہونے کے بعد کھولنا ہے۔

سُنہری مُکھڑیاں



جس بات کا منگل کے روز کھٹکا لگا رہتا ہے' آخر وہ ہو کر رہتی ہے۔

خدا جانے منگل ہم پر کیوں سوار ہے؟

ہم لوگ رات کے کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔ ابھی پہلا نوالہ حلق میں تھا کہ گھنٹی چلا اٹھی۔

نیروولف کا ہلتا ہوا جبڑا وہیں تھم گیا اور اس نے قہر آلود نگاہوں سے گھنٹی کو گھورا جو ابھی تک بھیانک سروں میں چیخ رہی تھی لیکن فرز نے ایک بار بھی توجہ نہ کی اور منہ بناتا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ وہ دراصل اس گھر میں لامحدود اختیارات کا مالک تھا جی ہاں۔ نیروولف کا گھریلو نوکر ہونا بہت بڑی بات تھی۔ جناب والا۔ نیروولف..... امریکی صدر کے بعد ملک کی سب سے بڑی مشہور و معروف ہستی..... تھا تو بے چارہ پرائیویٹ سراغرساں مگر بڑوں بڑوں کی کور دبتی تھی اس شخص سے۔ اس کی ذہانت و فطانت سے اس کی سوجھ بوجھ اور معلومات سے..... وہ کبھی کا ایف بی آئی یا سی آئی اے کا چیف بن چکا ہوتا لیکن وہ حکم دینا تو جانتا تھا' حکم ماننے کے لئے پیدا نہیں ہوا تھا اور حکم خواہ صدر امریکہ کی طرف سے آئے' نیروولف پر ذرا برابر بھی اثر نہ ہوتا۔

فرز باورچی بھی تھا اپنی خوش قسمتی اور ہماری بد نصیبی سے.... اور اس روز اسے نہ جانے کس بات پر نیروولف سے جھاڑ پڑی تھی۔ تبھی سے اس کا موڈ

خراب تھا چنانچہ گھنٹی کی آواز سن کر وہ دروازے پر جانے کی بجائے منہ بناتا اور بڑبڑاتا ہوا باورچی خانے میں چلا گیا یا ممکن ہے جہنم میں۔

''آرچی..... تم دیکھو کون ہے؟'' پرائیویٹ سراغرساں نیروولف نے مجھ سے کہا۔

''لعنت ہے اس زندگی پر۔'' میں نے اٹھتے ہوئے کہا اور بھناتا ہوا دروازے پر گیا۔ ''کون ہے بے؟'' دروازہ کھول کر میں دھاڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بارہ تیرہ برس کی عمر کے ایک آوارہ لفنگے صاحبزادے بے حیائی سے دانت نکالے کھڑے ہیں۔ اس لڑکے کو میں نے پہلے بھی کئی بار گلی میں اودھم مچاتے دوسرے لونڈوں سے لڑتے جھگڑتے اور گالی گلوچ کرتے دیکھا تھا۔

''کیا بات ہے؟'' کیوں گھنٹی بجارہے ہو؟ میں نے غرا کر پوچھا۔

''مسٹر نیروولف گھر میں ہیں؟ میں ان سے ایک بات کہنے آیا ہوں۔''

'' بھاگ جاؤ' یہ وقت مسٹر نیروولف کے کھانے کا ہے پھر کبھی آنا اور خبردار جو اتنی دیر گھنٹی بجائی' وہ ٹھکائی کروں گا کہ......''

''مگر مجھے ابھی مسٹر وولف سے ملنا ہے میں ان کے لئے ایک کیس لے کر آیا ہوں۔''

''کیا نام ہے تمہارا؟''

''پیٹی...... ڈورسس پیٹی..... ویسے مجھے سب پیٹی پیٹی کہتے ہیں۔''

بھوک کے مارے برا حال تھا۔ اس نامعقول چھوکرے سے بحث کیا کرتا چنانچہ دور سے اندر آنے کا اشارہ کرکے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ وولف کے دونوں جبڑے تیزی سے گردش کررہے تھے۔ بس اس شخص میں یہی خرابی تھی کہ کھانے کا رسیا تھا اور اس ٹائم اگر اسے چھیڑا جاتا تو پاگل کتے کی طرح کاٹتا تھا۔ میں نے سوچا ذرا مشغلہ رہے گا۔

''لیجئے جناب' مبارک ہو' اب تو گلی محلے کے لونڈے بھی آپ کے لئے کیس ڈھونڈ ڈھونڈ کر لانے لگے۔ آپ سے ملئے' آپ کا اسم مبارک مسٹر پیٹی

ذرد سس ہے..... فرماتے ہیں میں صرف مسٹر نیرو ولف سے بات کروں گا۔"

"کیا بکواس ہے!" ولف نے جھلا کر کہا۔ پھر لڑکے کی طرف غور سے دیکھ کر بولا۔ "کیا بات ہے چھوکرے جلدی بتاؤ مجھے کھانا' کھانا ہے"

پیٹی نے اطمینان سے اسٹول پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں نے سوچا کسی پولیس والے کو بتاؤں مگر مجھے ان بدمعاشوں سے نفرت ہے۔ بے ہودہ ہوتے ہیں یہ پولیس والے' چنانچہ میں نے آپ کے پاس آنے کا فیصلہ کرلیا۔"

"بہت خوب اچھا کیا تم نے" نیرو ولف دلچسپی سے پیٹی کو دیکھ رہا تھا۔ "اب جلدی سے جو تمہاری کھوپڑی میں ہے اگل دو۔"

"پہلے یہ بتایئے اس وقت کیا بجا ہے؟"

"آٹھ بجنے میں دس منٹ ہیں۔" میں نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔

"بس تو جناب یہ قصہ ٹھیک ایک گھنٹہ پہلے ہوا تھا۔" لڑکے نے گول گول آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ "کیونکہ اس کے فوراً" بعد میں نے دوافروش کی ایک دکان میں لٹکے ہوئے ایک کلاک میں وقت دیکھا تھا۔ اس وقت سات بجنے میں پندرہ منٹ تھے شاید آپ کو پتہ ہو میں کبھی کبھی بڑی سڑک کی نکڑ پر جاکر کاروں کے شیشے ویشے صاف کرتا ہوں۔ آج بھی میں وہاں کھڑا تھا یعنی تینتیسویں سٹریٹ پر...... ایک دم ٹریفک کی بتی سرخ ہوگئی ایک شاندار کیڈلک کار سب سے آگے رکی۔ میں لپک کر پہنچا اور کپڑے سے سامنے کا شیشہ صاف کرنے لگا ڈرائیور ایک عورت تھی' اس نے گھور کر میری طرف دیکھا۔ میں رک کر اس کی صورت دیکھنے لگا پھر اس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ کہا جو میں نہ سن سکا کیونکہ کار کی کھڑکی کے شیشے اوپر چڑھے ہوئے تھے تاہم مجھے اتنا پتہ چل گیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے؟"

"کیا کہہ رہی تھی وہ؟"

"جناب وہ کہہ رہی تھی مدد...... ..... پولیس کو بلاؤ۔ جی ہاں' یہ انداز

میں نے اس کے ہونٹوں کی حرکت سے لگایا۔ وہ بالکل یہی الفاظ کہہ رہی تھی......

"مدد..... مدد..... پولیس کو بلاؤ۔"

پیٹی نے اپنے ہونٹوں کو اسی انداز میں جنبش دی اور بغیر آواز کے یہ الفاظ کہہ کر ہمیں سمجھا دیا کہ عورت کیا کہہ رہی تھی نیرو ولف کھانا بھول گیا اور تعریفی نظروں سے پیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "پھر کیا ہوا؟"

"پھر کیا ہوتا۔ جونہی عورت نے اپنے ہونٹوں سے یہ اشارہ کیا تو اس کے برابر بیٹھے ہوئے آدمی نے نہ جانے چپکے سے کیا کہا کہ عورت ڈر گئی اس کا رنگ زرد پڑ گیا اور آنکھیں باہر کو نکلنے لگیں..... پھر اس آدمی نے دانت پیس کر مجھے گھورا میرا خیال ہے اس آدمی نے ہاتھ میں پستول پکڑ رکھا تھا...... وہ پستول اس نے عورت کی پسلیوں میں چبھویا....."

"آہ! تم نے خود پستول دیکھا؟"

"دیکھا تو نہیں لیکن مجھے شبہ ہوا..... مجھے معلوم ہے مسٹر ولف اکثر مجرم اس طرح پستول سے دوسروں کو ڈراتے ہیں۔ آپ سمجھے نہیں؟ اگر اس شخص کے پاس پستول نہ ہوتا تو وہ عورت کیوں مجھے اشارہ کرتی اور پولیس کو مدد کے لئے بلاتی؟"

"ٹھیک کہتے ہو..... ٹھیک کہتے ہو.... پھر کیا ہوا؟" ولف کی دلچسپی بڑھتی جارہی تھی اور مجھے خوامخواہ تاؤ آرہا تھا کہ بھلا اس بے سروپا آوارہ لونڈے کی اس کہانی میں کیا دھرا ہے' جو ولف پاگل ہوا جارہا ہے۔ دفعتاً" اس نے فرز باورچی کو بلایا ولف نے حکم دیا کہ مسٹر پیٹی کے لئے کوکا کولا لے آؤ۔ چند لمحوں میں بوتل حاضر کردی گئی جسے وہ بدتمیز لونڈا مزے لے لے کر پینے لگا...... آدھی سے زیادہ بوتل ڈکار جانے کے بعد اس نے نہایت گھناؤنے پن سے منہ پونچھا پھر بولا۔

"وہ آدمی صورت ہی سے غنڈہ نظر آتا تھا۔ کیڈلک بھورے رنگ اور نئے ماڈل کی تھی' آدمی نے عمدہ قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا' ایسا سوٹ جو امیر آدمی پہنا کرتے ہیں۔ اس عورت کے کپڑے بھی قیمتی تھے وہ زیادہ بوڑھی بھی نہ تھی جیسی

ری ماں ہے۔ وہ بے چاری تو محنت مزدوری کر کے بوڑھی ہو گئی ورنہ اس کی عمر
ی زیادہ تو نہیں، میری ماں.....''

''اپنی ماں کا ذکر پھر کرنا پیٹی، کار والی عورت کا ذکر کرو۔'' میں نے اس کے
میں لگام دی۔

''وہ عورت خوبصورت بھی تھی..... بہت خوبصورت...... اس نے کانوں
سونے کے بندے پہن رکھتے تھے...... خالص سونے کے....... ممکن ہے اس
کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا بدمعاش یہی بندے ہتھیانا چاہتا ہو۔'' اس نے
غٹ غٹ باقی بوتل ایک ہی گھونٹ میں چڑھا لی، مسکرایا اور کہنے لگا۔

''وہ بندے میں کبھی نہیں بھول سکتا..... میں نے انہیں خوب غور سے
دیکھا تھا یہ بندے مکڑیوں کے ڈیزائن پر بنائے گئے تھے.... مکڑیاں.... کوئی دیکھے تو
یہی خیال کرے کہ کانوں سے سنہری مکڑیاں لٹک رہی ہیں...... ارے! یاد آیا اس
عورت کے بائیں رخسار پر کسی زخم کا لمبا سا نشان بھی تھا..... میں اسے دوبارہ
دیکھوں تو فوراً پہچان لوں گا.....

''بھئی تمہیں تو واقعی بڑے ہو کر پولیس میں بھرتی ہونا چاہیے'' ولف نے
کہا۔

''پولیس..... ؟'' پیٹی نے سخت بیزار ہو کر تین چار بازاری گالیاں پولیس
والوں کی شان میں جھاڑ دیں۔

''ارے! ارے!.... آہستہ بولو یار آہستہ، کسی پولیس والے نے سن لیا
تو..... ہاں.... پھر کیا ہوا؟''

''پھر کیا ہوتا؟ اتنی دیر میں سبز بتی جل گئی اور عورت نے ایک بار پھر میری
طرف دیکھ کر کار چلا دی........ مگر میں اس کے پیچھے دوڑا......... بتائیے کیوں؟
ہا..... نہیں سمجھے آپ؟ ارے جناب! اس کار کا نمبر دیکھنا تو میں بھول گیا
تھا........ چنانچہ میں اگلے چوک تک بہت تیزی سے بھاگا اتفاق سے وہاں ٹریفک کا
سگنل ایک دم سرخ ہو گیا، اس عورت کو کار روکنا پڑی....... میں نے نمبر دیکھ

لیا...... اور وقت ضائع کئے بغیر سگریٹ کی ڈبیا کے کنارے پر پنسل سے لکھ لیا
اس نے بڑے فخر سے اپنی کاؤ بوائے ٹائپ بوسیدہ سی پتلون کی پچھلی جیب میں ہاتھ ڈال کر ادنیٰ درجے کے سگریٹ کی ڈبیا برآمد کی' یہ دیکھئے نمبر موجود ہے کنکٹی کٹ.... وائی وائی ۹۴۳۲"۔

"نوٹ کرو آرچی یہ نمبر اور مہربانی کر کے پولیس انسپکٹر کو فون کر کے بتا دو ہماری اطلاع کے مطابق دو گھنٹے قبل شہر میں ایک شخص نے فنتھ ایونیو اور پینتیسویں سٹریٹ کے چوک میں کوئی خلاف قانون حرکت کی ہے۔ بھورے رنگ کی نئی کیڈلک کار ایک عورت چلا رہی تھی اور کار کا نمبر یہ ہے...... انسپکٹر سے کہہ دو کہ محض ایک رسمی سی اطلاع ہے جس پر ہمیں کوئی زیادہ اعتماد نہیں' تاہم چھان بین کر لی جائے تو بہتر ہے......"

"کھانا کھانے کے بعد فون کر دوں گا"۔ میں نے ٹالنا چاہا دراصل میں تمام کہانی کو سراسر بکواس اور فضول جانتا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ ولف سنجیدہ نہیں۔

"آرچی! جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو' سنا نہیں تم نے؟ انسپکٹر کرامر کو فون کرو........"

"جی بہت بہتر جناب! آئندہ مردود ہو جو آپ کے ساتھ ڈنر کھانے بیٹھے" میں نے دانت پیس کر کہا اور دوسرے کمرے میں جا کر انسپکٹر کرامر کو فون کرنے کے لئے رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے لگا۔ "ہیلو.... مغربی مین ہٹن پولیس اسٹیشن......؟"

اگلے روز یعنی بدھ کے دن میں بے حد مصروف رہا' قصہ یہ تھا کہ ریاست اوہیو کے ایک ہارڈویئر تاجر کا نوجوان بیٹا لڑ جھگڑ کر گھر سے بھاگ نکلا اور نیویارک چلا آیا۔ تاجر نے نیرو ولف کو تار دیا اور درخواست کی کہ لڑکے کا پتہ لگایا جائے اس کام میں اچھی خاصی رقم ملنے کی امید تھی۔ اس لئے مجھ سمیت نیرو ولف کا سارا عملہ اس لڑکے کی تلاش میں جت گیا۔ ہمارے خاص ایجنٹ سال پینزر، فریڈ ڈرکن اور اوری کاتھر کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں کہ شہر میں اسے تلاش کریں

جہاں اس کا سراغ پائیں فوراً" مجھے فون کر دیں۔ میری ڈیوٹی فون سننے اور رپورٹیں تیار کرنے پر لگا دی گئی۔

سہ پہر کے چار بجے تھے کہ میرے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی کل والا چھوکرا پیٹی ڈروسس اندر آیا۔ میں اب تک کل شام کو پیش آنے والا قصہ فراموش کر چکا تھا۔ اس لونڈے کی صورت دیکھتے ہی مجھے تاؤ آگیا۔ "دفع ہو جاؤ۔ مت ہمارا وقت ضائع کرو........ مسٹر ولف اس وقت مصروف ہیں"۔ وہ مجھے نفرت اور حقارت کی نظروں سے گھورتا ہوا باہر بھاگ گیا۔

اتنے میں فون کی گھنٹی بجی پتہ چلا کہ تاجر کا گم شدہ لونڈا دستیاب ہو گیا ہے۔ اس کے بعد شام تک کوئی خاص مصروفیت نہ تھی' نہا دھو کر میں نے شیو بنائی' پھر چائے پی' تھوڑی دیر بعد ٹیلیویژن پر ہونے والا مار دھاڑ سے بھرپور ایک ڈرامہ دیکھتا رہا۔ اکتا کر ٹی وی بند کیا' فرز نے آکر اطلاع دی کہ ڈنر تیار ہے اور مسٹر ولف میز پر تشریف لے آئے ہیں۔ میں بھی پہنچا۔ باس کا موڈ آج اچھا تھا' شاید فرز نے چند نئی ڈشیں تیار کی تھیں۔

مشکل سے چند لقمے حلق سے اتارے ہوں گے کہ صدر دروازے کی گھنٹی چلائی۔ ہم دونوں نے بیک وقت گردن اٹھا کر گھنٹی کو گھورا۔ "وہی آیا ہو گا..... کم بخت نے ناطقہ بند کر دیا ہے۔ یہ سب آپ کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ گلی محلے کے لونڈے پریشان کرنے لگے ہیں"۔ میں نے بیزاری سے کہا.........

"کیا بات ہے؟ کس کا ذکر کر رہے ہو' بے وقوف؟" ولف مسکرایا۔

"اجی وہی جو کل شام اسی وقت آیا تھا اور کوکا کولا کی دو بوتلیں ڈکار گیا تھا۔ وہ ذات شریف آج سہ پہر کو پھر تشریف لائے تھے اور آپ سے مل کر پوچھنا چاہتے تھے کہ کل کے کیس کا کچھ اتا پتا چلا۔ میں نے ڈانٹ کر بھگا دیا......"

"اوہو!..... یہ تقریر بعد میں کر لینا' پہلے دیکھو آیا کون ہے۔ اگر وہی لڑکا ہے تو اسے اندر لے آؤ........"

"آرچی۔ اپنی تقدیر کو برا بھلا کہتا ہوا دروازے تک گیا اور چھوٹی کھڑکی کے

شیشے سے آنکھ لگائی تو سارجنٹ سٹیین کا مکروہ چہرہ نظر آیا۔ مغربی میں ہٹن پولیس اسٹیشن کا سارجنٹ پورلی سٹیین۔ مجھے اس شخص کی شکل سے نفرت رہی ہے۔ موصوف اپنے آپ کو شرلک ہومز سے پانچ جوتے آگے ہی سمجھتے ہیں اور پرائیویٹ سراغرسانوں کو حقارت سے دیکھنا ان کا خاص مشغلہ۔ طوعاً"کرہاً" میں نے دروازہ کھولا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا' ہونٹ ہمیشہ کی طرح بھنچے ہوئے اور آنکھوں میں ازحد سنجیدگی طاری تھی۔ "خیر تو ہے سارجنٹ؟ یہ بے وقت کیسے آمد ہوئی؟" میں منافقت سے کام لے کر مسکرایا۔

"مسٹر ولف کہاں ہیں؟ کل شاید تمہی نے انسپکٹر کرامر کو فون کیا تھا؟"

"بے شک قصور ہوا مجھ سے"۔ میں نے چڑ کر کہا۔ "مسٹر ولف ڈنر ٹیبل پر تشریف رکھتے ہیں۔ آیئے۔"

ولف نے جونہی سٹیین کو دیکھا' سر جھکا کر کھانے کی رفتار تیز کر دی۔ سارجنٹ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ولف نے اس کی طرف ذرہ برابر توجہ نہ دی اور اطمینان سے گوشت کی بوٹیاں بھنبھوڑتا رہا۔ میں بھی ڈٹ گیا' پندرہ بیس منٹ بعد ہم نے ہاتھ دھوئے فرز قہوہ لے آیا۔ سگار سلگا کر ولف نے چونکنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اخاہ! سارجنٹ صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ کہیئے کیسے تکلیف فرمائی؟"

"آپ نے کل جو فون کیا تھا اس کے بعد اس سلسلے میں عجیب واقعہ پیش آیا۔ اب سے تقریباً" دو گھنٹے پیشتر ایک کیڈلک گاڑی ففتھ ایونیو اور پینتیسویں سٹریٹ کے چوک میں رکی۔ ٹریفک کا سگنل سرخ تھا۔ گاڑی رکتے ہی دس بارہ سال کا ایک لڑکا جس کے ہاتھ میں شیشے صاف کرنے کا کپڑا تھا آگے بڑھا۔ پہلے اس نے دائیں کھڑکی کا شیشہ صاف کیا' پھر ونڈ سکرین صاف کرنے کے لئے گاڑی کے آگے آیا جونہی وہ آگے آیا گاڑی تیزی سے حرکت میں آئی اور لڑکے کو بری طرح کچلتی اور سرخ سگنل کی خلاف ورزی کرتی ہوئی تیزی سے آگے نکل گئی چند سیکنڈ کے اندر اندر گاڑی برق رفتاری سے پینتیسویں سڑک عبور کرکے نظروں

ے اوچھل ہوگئی۔ لڑکا لہولہان ہوکر سڑک پر پڑا تھا۔ ایمبولنس کے آتے آتے
ں نے دم توڑ دیا۔ یہ حادثہ اتنی سرعت سے پیش آیا کہ راہ گیر دم بخود رہ گئے
ر کسی کو کیڈلک کار کی جانب توجہ دینے کا خیال نہ آیا۔ صرف دو افراد ایسے ملے
نہوں نے اتفاق سے گاڑی کا نمبر دیکھ لیا تھا ان میں ایک عورت ہے' ایک کم
ں لڑکا' دونوں نے کار کا جو نمبر بتایا وہ ایک ہی تھا یعنی کنکٹی کٹ وائی وائی
۹۴۳۔ کار کا رنگ گہرا بھورا اور ماڈل اسی سال کا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ اسے
ک آدمی چلا رہا تھا۔"

ولف سنجیدگی سے سارجنٹ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ "ہلاک ہونے والے
کے کا نام معلوم ہوا؟" میں نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔ "ہاں اس کا نام
پیٹی ڈروسس۔ اس کا کام ہی سڑکوں پر گھوم پھر کر گاڑیوں کے شیشے صاف کرنا
ا۔"

"گاڑی کا نمبر تم نے چیک کیا کس کی کار تھی؟"

سارجنٹ نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی۔ "جعلی نمبر
پلیٹ --- تم کو معلوم ہے آج کل کتنی گاڑیوں پر لوگ جعلی نمبروں کی پلیٹیں
ئے پھرتے ہیں ہم نے جب سے متعلقہ محکمے سے رجوع کیا ہے تو انہوں نے بتایا
کہ یہ نمبر اصل میں ایک پلے ماؤتھ گاڑی کا ہے جو دو ماہ قبل ہارٹ فورڈ سے
ری ہوگئی تھی --- بہرحال ہم کنکٹی کٹ پولیس سے بھی رابطہ قائم کر رہے ہیں
گر مجھے امید نہیں کہ ہم اس نمبر کے ذریعے گاڑی کی اصل ملکیت کا سراغ لگا
کیں۔"

"جو شخص گاڑی چلا رہا تھا' اس کا حلیہ کسی نے بغور دیکھا؟"

"کم از کم چار افراد ایسے ملے ہیں جنہوں نے اسے گاڑی بھگاتے دیکھا' مگر
دقسمتی سے سب الگ الگ حلیہ بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کا بیان
دہ حلیہ ایسا ہے جو توجہ کے لائق ہے' اس نے بتایا ڈرائیور کی عمر چالیس سال
ے لگ بھگ ہوگی۔ اس کا چہرہ زیادہ نظر نہ آسکا' بدن پر گہرے براؤن رنگ کا

سوٹ تھا اور اس نے اپنی فلیٹ ہیٹ سے نصف چہرہ چھپا رکھا تھا' تاہم وہ کہہ ر
کہ ڈرائیور دوبارہ دکھائی دے تو اسے پہچان سکتا ہے۔"

ولف کے اشارے پر میں نے سارجنٹ کو پیٹی کے دو مرتبہ آ
کیڈلک کار' عورت ڈرائیور اور اس کے برابر بیٹھے ہوئے مرد کے بارے میں
طور پر باتیں بتائیں لیکن سارجنٹ کا ان سے اطمینان نہ ہوا' اپنی مشکوک طبیعت
کے مطابق وہ یہی سمجھتا رہا کہ ہم اس سے کچھ نہ کچھ چھپا رہے ہیں۔ ولف نے
تنگ آکر اس سے کہا:

"سارجنٹ سٹیبن' جو کچھ ہمیں معلوم تھا وہ آرچی آپ کو بتا چکا ہے۔
کرم مزید ہمارا وقت ضائع نہ کیجئے مجھے نہ اس واردات سے فی الحال کوئی دلچسپی
ہے نہ اس کیڈلک گاڑی کے ڈرائیور سے۔ لڑکے کے مارے جانے کا بہت
افسوس ہے اور وہ بھی اس لئے کہ بے چارہ کل میرے پاس آیا تھا۔

سارجنٹ اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے دروازے تک رخصت کرنے جانا پڑا' وہ
ناراض اور برہم تھا کہ جاتے وقت اس نے مصافحہ کیا نہ رخصتی سلام۔

"خس کم جہاں پاک" میں نے واپس آتے ہوئے کہا۔ "یہ سارجنٹ
نہ جانے ہمیں اپنا ماتحت کیوں سمجھتا ہے خدا کی قسم جی چاہتا ہے۔ اس مردود کا
گھونٹ دوں"

"میں حیران ہوں اس معصوم' بے گناہ لڑکے سے کسی کو اتنی کیا دشمنی
کہ اس بے دردی سے کچل دیا۔" ولف نے کہا۔ "مجھے بہرحال اب لڑکے
قتل کے محرکات کا پتہ لگانے کے لئے میدان میں آنا ہی پڑے گا۔"

"خدا مجھے معاف کرے میں نے پیٹی سے کچھ اچھا سلوک نہ کیا تھا' وہ
سہ پہر بھی آپ سے ملنے آیا تھا خدا جانے کیا کہنا چاہتا تھا۔"

"خیر جو ہونا تھا ہوگیا۔ اب مہربانی فرما کر ٹائپ رائٹر سنبھالو اور ایک
ٹائپ کرکے کسی کثیرالاشاعت اخبار میں بھجوا دو۔" اشتہار کا مضمون یہ تھا:

"منگل کی شام سات بجنے میں پندرہ منٹ پیشتر' پینتیسویں سٹریٹ میں ٹریفک

ے قریب ایک کار رکی تھی۔ اسے ایک خاتون ڈرائیو کر رہی تھیں اور اس نے نوں میں مکڑی ڈیزائن کے سنہری بندے پہن رکھے تھے۔ اس خاتون نے شیشے ف کرنے والے لڑکے سے کہا تھا--- پولیس کو بلاؤ۔ اگر وہ خاتون خود یہ تہار پڑھیں تو براہ کرم پرائیویٹ سراغرساں نیرو ولف سے رابطہ قائم کریں نیر ف کا پتہ فون ڈائریکٹری میں موجود ہے۔"

ٹائمز میں اشتہار جمعرات کی بجائے جمعہ کو چھپا اور ابھی ہم بمشکل ناشتے سے رغ ہوئے تھے کہ انسپکٹر کرامر آن دھمکا۔ اس کی بغل میں بھی ٹائمز دبا ہوا تھا۔ پنے ماتحت سارجنٹ سٹیبن کی نسبت یہ شخص کرامر کسی قدر سمجھدار، بااخلاق اور ھا لکھا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ ہمیشہ کسی اندرونی رنج یا خوشی سے سرخ اور پھولا وا نظر آتا، ولف نے حسب عادت اسے بھی کوئی لفٹ نہ دی اور اپنی ڈاک دیکھنے ں مصروف ہو گیا۔ میں نے انسپکٹر کو کرسی پیش کی اور پوچھا۔

"زحمت فرمانے کی وجہ؟" انسپکٹر نے بے چینی سے پہلو بدلا اور بھاری آواز ں بولا۔

"میں ولف سے کچھ کہنے آیا ہوں بشرطیکہ ان کے پاس میرے لئے کچھ ت ہو۔" انسپکٹر کے لہجے میں طنز کی جو کاٹ تھی اسے میں نے اور ولف دونوں نے محسوس کیا، لیکن ولف نے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا: میں مصروف ہوں نسپکٹر، معافی چاہتا ہوں۔ آپ جو کہنا چاہتے ہیں میرے نائب مسٹر آرچی گوڈون ے کہہ سکتے ہیں۔ انسپکٹر کے چہرے پر ایک رنگ آتا، ایک جاتا تھا۔ وہ ولف کو چھی طرح جانتا تھا کہ اگر ایک بار یہ شخص چپ ہو جائے تو پھر اس کی زبان ھلوانا آسان نہیں ہوتا --- چنانچہ اس نے میری طرف رخ کرکے ٹائمز کھولا اور اشتہار پر انگلی رکھ کر بولا۔ "میں پوچھ سکتا ہوں اس کا مطلب کیا ہے؟"

"یہ اشتہار بہت آسان انگریزی میں چھپا ہوا ہے انسپکٹر، اس کا مطلب ایک چہ بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے"۔ میں نے سنجیدگی سے جواب دیا، انسپکٹر نے بھنا کر ری طرف دیکھا اور بولا "میں بغیر کسی ہیر پھیر کے پوچھتا ہوں کہ یہ اشتہار کس

کی جانب سے تم نے دیا ہے؟"

"ہم نے خود اپنی طرف سے دیا ہے' انسپکٹر۔" ولف نے غرا کر کہا۔ اس میں کوئی خلاف قانون بات ہے....؟"

"نہیں' نہیں۔ یہ بات نہیں۔" انسپکٹر نے جلدی سے کہا۔ "اچھا یہ بتا کہ آپ نے کبھی کسی شخص میتھیوبرج کا نام سنا ہے؟"

"ہاں سنا ہے۔" ولف نے جواب دیا۔

"یہ بتا دیجیے' یہ نام آپ نے کہاں سنا؟"

"ریڈیو پر .... خبروں میں۔" ولف نے کہا اور انسپکٹر کا چہرہ مایوسی اور ندامت سے لٹک گیا۔ "جمعرات کے روز خبروں میں بتایا گیا تھا کہ میتھیوبرج ایک شخص کی لاش بدھ کی صبح کوئی تین بجے کے قریب ساؤتھ سٹریٹ کے ایک تنگ راستے پر پڑی پائی گئی لاش کی حالت سے اندازہ لگایا گیا کہ یہ کسی کار کے نیچے آکر کچلا گیا ہے۔ انسپکٹر کرامر' آخر اس پوچھ گچھ کا مطلب کیا ہے؟"

انسپکٹر نے کوئی جواب نہ دیا اور ٹھوڑی پر کچھ سوچنے کے انداز میں ہاتھ پھیرتا رہا' آخر اس نے زبان کھولی۔ "ہم خوب جانتے ہیں کہ جو اشتہار آپ نے شائع کرایا ہے اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی خفیہ ہاتھ ضرور کام کر رہا ہے۔ میں صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ ذرا ہاتھ پیر بچا کر کام کیجیے۔ وہ کار جس نے بدھ کے روز لڑکے کو روند ڈالا تھا کل صبح ایک سو چھیاسی نمبر سٹریٹ کے پاس کھڑی مل گئی ہے۔ اس پر وہی نمبر پلیٹ لگی تھی' یعنی کنکٹی کٹ وائی وائی 9532 - پولیس لیبارٹری کے ڈاکٹروں اور دوسرے ماہرین نے کل سارا دن اس کار کے معائنے میں لگایا ہے اور ان کی پختہ رائے ہے کہ اسی کار نے پیٹی ڈروسس کو روندا تھا۔ اس کے علاوہ کار کے راڈ اور ایکسل کے درمیانی حصہ میں ہمیں ہاتھ بھر لمبی کپڑے کی ایک دھجی بھی پھنسی ہوئی ملی اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ دھجی اس جیکٹ کا ایک حصہ تھی جو میتھیوبرج نے پہن رکھی تھی۔ اس کا مطلب ہے اسی کار نے پیٹی اور میتھیوبرج کو ہلاک کیا۔ آپ کی کیا رائے ہے مسٹر ولف؟"

ولف نے شانے اچکائے اور بے پرواہی سے کہا ”میں کیا کہہ سکتا ہوں سوائے اس کے کہ مجھے اس کیس سے فی الحال کوئی دلچسپی نہیں۔ یہ آپ لوگوں کا درد سر ہے....“

اس کے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجی .... میں نے بٹن دبا کر کرنٹ اپنی میز پر منتقل کیا اور ریسیور اٹھا کر کہا۔



"نیرو ولف کا آفس آرچی گوڈون بول رہا ہوں۔"

"جناب کیا میں مسٹر وولف سے بات کر سکتی ہوں۔" ایک سریلی آواز نے میرے کان میں رس گھول دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ آواز میں بہت مدھم سی لرزش بھی پائی جاتی ہے۔

"ایک سیکنڈ کے لئے ہولڈ کیجئے میں دیکھتا ہوں مسٹر ولف اس وقت دستیاب بھی ہیں یا نہیں۔ آپ کا نام؟"

"نام پوچھ کر کیا کیجئے گا.... مسٹر ولف مجھے نہیں جانتے .... آج کے ٹائمز میں ایک اشتہار چھپا ہے نا! بس میں اسی سلسلے میں مسٹر ولف سے ملنا چاہتی ہوں۔ کوئی وقت ان سے پوچھ کر مجھے بتائیے۔"

"اچھا اچھا! مسٹر ولف کی ملاقاتوں کا اہتمام میں ہی کرتا ہوں۔ آپ چاہیں تو آج دوپہر بارہ بجے تک تشریف لے آئیں ہمارے آفس کا پتہ تو آپ کو معلوم ہے۔"

"جی معلوم ہے۔ میں ٹھیک بارہ بجے حاضر ہوں گی۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ میں نے ولف سے کہا۔ "بارہ بجے ایک خاص شخصیت سے آپ کی ملاقات کا وقت مقرر ہے...." انسپکٹر کرام اٹھ کھڑا ہوا .... میں اسے رخصت کرنے دروازے تک گیا' واپس آ کر میں نے ولف کو فون کرنے والی خاتون کے بارے میں بتایا۔ اس نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو گھورا۔ بارہ بجنے میں ابھی بیس منٹ باقی تھے۔

وہ ٹھیک بارہ بجے آئی۔ پیٹی ڈروسس نے اس کا جو حلیہ بیان کیا تھا وہ بالکل اس کے مطابق تھی۔ عمر کوئی چھبیس برس' نہ دبلی نہ موٹی' خوبصورت جسم' لباس بے حد نفیس اور قیمتی' ہلکا خوشگوار میک اپ' کانوں میں سونے کے بندے مکڑیوں کی شکل کے۔ بائیں رخسار پر زخم کا بہت ہلکا نشان جو ہونٹ کے کنارے تک چلا گیا تھا۔ چال ڈھال میں وقار' متانت مسکراہٹ میں بے ساختگی .... ولف نے اٹھ کر ہاتھ ملایا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا عورت نے بیٹھتے ہی کہا

خوبصورت پرس کھول کر دو کاغذ نکالے اور مترنم آواز میں بولی۔
”یہ ایک تو اس اشتہار کی کٹنگ ہے جو آپ نے اخبار میں دیا اور دوسرا پانچ سو ڈالر کا چیک آپ کے نام کا ہے۔“
”کیا میں چیک دیکھ سکتا ہوں۔“ ولف نے کہا۔ وہ گہری نظروں سے عورت کا جائزہ لے رہا تھا۔
”ابھی نہیں .... پہلے آپ میرے چند سوالوں کا جواب دیں گے اس کے بعد یہ چیک آپ کی نذر کر دیا جائے گا۔“
”آہا! .... اچھی شرط ہے یہ مادام .... کیا نام ہے آپ کا؟“
”وہ بھی میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی۔“ عورت نے ہنس کر کہا۔ ”چیک پہلے ہی آپ کو دے دیتی، لیکن پھر یاد آیا کہ اس پر میرے دستخط ہیں اور وہ ایسے ہیں کہ میرا نام صاف پڑھا جاتا ہے۔“
”بہت خوب .... آپ جتنی حسین ہیں اتنی ذہین بھی ہیں۔“
”اس تعریف کا شکریہ، میں دراصل اس لڑکے کے بارے میں معلوم کرنے آئی ہوں جسے میں نے کہا تھا کہ پولیس کو بلا لائے، براہ کرم اس کو یہاں بلوائیے یا مجھے اس کا نام اور پتہ دیجئے تاکہ میں خود اس سے مل لوں۔ میرا خیال ہے صرف اتنی زحمت کے لئے پانچ سو ڈالر کا معاوضہ کچھ کم نہ ہو گا؟“
ولف نے اس کی بات کا ایک منٹ تک کوئی جواب نہ دیا۔ عورت بیٹھی مسکراتی رہی۔ معا“ ولف کی آواز گونجی۔ آرچی تکلیف تو ہو گی، لیکن اٹھ کر ذرا ان محترمہ کے رخسار پر زخم کا جو نشان ہے اسے چیک کر لو۔
میں نے حکم کی تعمیل کی، عورت اتنی ششدر اور خوف زدہ ہوئی کہ اسے چہرہ ڈھانپنے یا اعتراض کرنے کا کوئی ہوش ہی نہ تھا۔ میں نے جھک کر غور سے اس نشان کو دیکھا اور پھر ولف سے کہا۔
”نہایت نفاست سے یہ نشان بنایا گیا ہے .... میرا خیال ہے اس مقصد کے لئے سوئی یا قینچی کی نوک استعمال کی گئی ہے اور اسے بنائے ہوئے زیادہ دیر نہیں

ہوئی۔ غالباً" زیادہ سے زیادہ تین روز قبل ...."

یہ کہہ کر میں واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔ عورت دفعتاً" اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ سخت بدتمیزی اورتوہین ہے میری...." اس نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔ " خدا کا شکر ہے میں نے تم لوگوں کو اپنا نام نہیں بتایا.... میں جانے کی اجازت چاہتی ہوں ...."

"بیٹھ جایئے محترمہ! اور زیادہ نخرے نہ دکھایئے۔ آپ جانتی ہیں ہم یہاں دو ہٹے کٹے مرد موجود ہیں' اگر آپ نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو نتائج آپ کے حق میں بہتر نہ نکلیں گے سب سے پہلے اپنا نام بتایئے؟"

عورت کبھی گھورتی کبھی دانت پیستی' کبھی کمرے کا جائزہ لیتی کہ نکل بھاگنے کا راستہ کون سا ہے' پھر تھک کر مسکرا دیتی۔ آخر ایک فیصلے پر پہنچ کر وہ دھم سے کرسی پر بیٹھ گئی۔ پرس کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا کارڈ نکالا اور ولف کی طرف بڑھاتے ہوئی بولی۔

"میرا نام لورا فروم ہے۔ آپ اس ڈرائیونگ لائسنس سے تصدیق کر سکتے ہیں۔ میں بیوی ہوں۔ میرے آنجہانی شوہر کا نام ڈیمن فروم تھا' نیویارک میں میری ذاتی رہائش سٹریٹ ایسٹ میں ہے۔ منگل کی شام میں ایک کار میں تھی اور پینتیسویں سٹریٹ میں سگنل سرخ ہونے کے ناطے مجھے رکنا پڑا تھا۔ میں نے اس وقت شیشے صاف کرنے والے ایک لڑکے سے کہا تھا کہ مجھے مدد کی ضرورت ہے پولیس کو بلاؤ۔ ظاہر ہے وہ لڑکا پولیس کی بجائے آپ تک پہنچا۔ اس نے آپ کو میرا حلیہ بتایا اور آپ نے اخبار میں اشتہار دیا' لیکن فی الحال میں اس ذہین لڑکے سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"بہت خوب! تو گویا آپ طے کر کے آئی ہیں کہ مسلسل جھوٹ بولیں گی؟" ولف نے کہا۔ "اچھا ابھی آپ کی قلعی کھل جاتی ہے۔ یہ فرمایئے شام کا وہ کون سا وقت تھا جب آپ نے لڑکے سے پولیس کو بلانے کی درخواست کی تھی؟"

"یہ بتانا اتنا ضروری نہیں۔"

"چلئے یہ بتا دیجئے کہ اس لڑکے کا حلیہ کیا تھا؟"

"یہ بھی اہم نہیں۔"

"آہا! یہ فرمائیے کہ لڑکے کو آپ نے اشارے سے کہا تھا یا اونچی آواز
ے؟"

"یہ رخسار پر مصنوعی نشان بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے میں جو جی چاہے اپنے چہرے سے سلوک کروں۔"

"کیا کہنے ہیں محترمہ .... خیر' آپ میرے سوال کا جواب نہ دیں' لیکن مجھے
ازکم یہ ضرور پتہ چل گیا کہ آپ منگل کی شام کو اس کار میں ہرگز موجود
تھیں۔ آپ کے بجائے کوئی اور عورت تھی جو وہ کار ڈرائیو کر رہی تھی کیڈلک
ورے رنگ کی جس کا نمبر...."

وہ ایک بار پھر تلملا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"دیکھئے مسٹر' آپ باربار میری تذلیل کر رہے ہیں۔ میں ایک معزز شہری
ں اور آپ کو اس بدتمیزی کا اچھی طرح مزہ چکھا سکتی ہوں.... میں جا رہی ہوں
"

"بیٹھ جائیے مسز ڈیمن فروم .... شاید یہ اطلاع آپ کے لئے خوشی کا
ث ہو کہ پولیس آپ سے ایک قتل کی واردات کے سلسلے میں پوچھ گچھ کرنے
خواہش مند ہے۔ بدھ کے روز ایک کارڈرائیور نے جان بوجھ کر عین سڑک
ے درمیان اسی لڑکے کو کچل کر ہلاک کر دیا جس سے آپ ملنا چاہتی ہیں کار وہی
ی کیڈلک جس کا نمبر کنکٹی کٹ وائی...."

عورت کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیل گئے' پلکیں حرکت کرنا بھول
یں اور لب کھلے کے کھلے رہ گئے۔ "کیا کہا آپ نے؟ وہ لڑکا اسی کار سے کچل
مارا گیا .... جی نہیں .... آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں اس بے ہودہ بات پر
ن نہیں کروں گی؟"

"مت کیجئے' لیکن پولیس کی گرفت سے بچنے کا کوئی انتظام فوراً کر لیجئے۔"

انہوں نے کار کا سراغ لگا لیا ہے' اس کے علاوہ وہ ایک دوسری خبر بھی آپ کے تقویت کا باعث بنے گی۔ آرچی ذرا زحمت کر کے مسز فروم کو کل کا ٹائمز دکھاؤ۔ میں نے ٹائمز کا شمارہ نکال کر عورت کے سامنے رکھ دیا پہلے ہی صفحے پر ڈروسس کے قتل کی خبر دو کالمی سرخی کے ساتھ چھپی ہوئی تھی۔ عورت نے جب اخبار ہاتھ میں لیا اور خبر پڑھی تو اس کی انگلیاں بری طرح کانپ رہی تھیں.... اخبار اس کے ہاتھ سے پھسل کر فرش پر گر گیا۔

"آرچی' محترم خاتون کی خدمت میں ایک گلاس ٹھنڈا پانی پیش کرو۔"

پانی پی کر اس کی طبیعت کچھ سنبھلی۔ اس نے کہا "اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ لڑکے کو کار سے روندنے والا کوئی آدمی تھا...."

"بے شک' لیکن آپ بھی مردانہ کپڑے پہن کر یہ حرکت کر سکتی ہیں' تاہم آپ کا یہ بوگس نشان رخسار پر بنا کر آنا اور جھوٹ بولنا کہ منگل کی شام آپ نے اس لڑکے سے پولیس کو بلانے کے لئے کہا تھا' پولیس والوں کے شکوک و شبہات کو مزید تقویت دے سکتا ہے۔ اب بھی سچ سچ بتا دیجئے کہ منگل کی شام ساڑھے چھ اور سات کے درمیان آپ کہاں تھیں؟"

"خانماں برباد اور بے سہارا افراد کی مدد کے لئے ایک ایسوسی ایشن قائم ہے۔ میں اس وقت اس ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں تھی' اجلاس شام سات بجے کے بعد بھی جاری رہا۔ یہ ایسوسی ایشن دراصل میرے آنجہانی شوہر نے قائم کی تھی اور میں اسے ابھی تک چلا رہی ہوں۔"

"بہت خوب!.... اب یہ فرمایئے کہ بدھ کی شام ساڑھے چھ اور سات کے درمیان آپ کہاں تھیں؟"

عورت نے ایک لحظہ تامل کے بعد کہا۔ "اس وقت .... ہاں .... میں اپنے دوست کے ساتھ چرچل ریسٹورنٹ میں کچھ پینے پلانے کا شغل کر رہی تھی۔"

"آپ کے دوست کا نام؟"

"یہ بے ہودہ سوال ہے۔"

"جی ہاں ویسا ہی بے ہودہ جیسا آپ کے رخسار پر بنا ہوا زخم کا یہ مصنوعی نشان۔"

"آپ بہت سنگدل ہیں مسٹر ولف۔" عورت نے جھلا کر کہا۔

"معافی چاہتا ہوں اپنی بدتمیزی کی' لیکن دوست کا نام آپ کو بتانا پڑے گا۔"

"ڈینس ہوران .... وہ وکیل ہے۔"

ولف نے اثبات میں گردن ہلائی۔ "مجھے شک ہے محترمہ کہ آپ دانستہ یا غیردانستہ قتل کی اس واردات میں ملوث ہوتی جا رہی ہیں۔ آپ براہ کرم اپنے رویے پر نظرثانی کر لیجیے' اس لئے کہ آپ کا نام ایک ایسے شخص سے وابستہ ہے جو غریبوں' معذوروں کا بڑا ہمدرد تھا۔ میری مراد آپ کے آنجہانی شوہر سے ہے۔ میں آپ سے بالکل نہیں پوچھوں گا کہ جعلی میک اپ کر کے اور صریحاً" ایک جھوٹی کہانی لے کر میرے پاس آنے سے آپ کا اصل مطلب کیا تھا' لیکن میں نہ پوچھوں تب بھی پولیس آپ کا پیچھا نہ چھوڑے گی۔ اب میں زیادہ دیر آپ کو روکنا نہیں چاہتا' آپ تشریف لے جا سکتی ہیں۔ بقیہ گفتگو آپ کی پولیس والوں سے ہو گی۔"

عورت نے بے بسی اور بے چارگی سے میری طرف دیکھا۔ ان گہری نیلی آنکھوں میں مدد کی التجا تھی' درخواست تھی۔ میں نے ان نگاہوں کی تاب نہ لا کر منہ پھیر لیا۔ میری طرف سے مایوس ہو کر ایک بار پھر اس نے اپنا پرس کھولا' اس میں سے موٹی سی چیک بک اور فاؤنٹن پین نکالا ولف کی میز پر چیک بک رکھ کر کچھ لکھا' چیک پھاڑ کر کاپی اور پین پرس میں رکھ کر بند کر دیا۔

"یہ دس ہزار ڈالر کا چیک آپ کے لئے ہے۔ اس مشورے اور مدد کا جو میں آپ سے حاصل کرنا چاہتی ہوں۔"

"آہ! .... لیکن ابھی آپ نے اپنے ایک وکیل دوست کا نام لیا تھا' یہ مدد ان سے کیوں نہیں لیتیں؟"

''اس میں کئی مصلحتیں ہیں جو میں بیان نہیں کر سکتی' صرف اتنا کہوں گی کہ میں مسز ڈیمن فروم ہوں میرا شوہر نہایت معروف اور مخیر آدمی تھا۔ اپنے پیچھے وہ بہت بڑی جائداد چھوڑ گیا ہے' اپنے آنجہانی شوہر اور اس جائیداد کے باعث میری ایک پوزیشن بنی ہوئی ہے' اگر آپ پولیس کو میرے یہاں آنے اور پیٹی ڈروسس کے بارے میں کچھ معلوم کرنے کے بابت بتائیں گے تو اس سے میری نیک نامی پر برا اثر پڑے گا۔ یہ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اس لڑکے کی موت میں میرا کوئی ہاتھ نہیں''

اگر آپ اجازت دیں تو میں کل ساڑھے گیارہ بجے دوپہر آپ کے آفس میں آؤں؟

کل ایک بجے میں نے کسی کو ملاقات کا وقت دے رکھا ہے۔ اس سے ایک بار میرا ملنا بہت ضروری ہے' پھر میں کوشش کروں گی کہ مجھے اصل بات کا پتہ لگ جائے.... اس کے بعد میں سب کچھ آپ کے آگے رکھ دوں گی.... جب تک میری آپ کی ملاقات کل دوبارہ نہ ہو جائے' آپ پولیس کو میرے یہاں آنے کے متعلق کچھ نہ بتائیں گے۔''

ولف نے کہا۔ ''اس سے پہلے کہ آپ رخصت ہوں' میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ابھی میں نے چیک قبول کرنے کا فیصلہ نہیں کیا' یہ فیصلہ کل آپ سے ملاقات کے بعد کروں گا'' .... اب میں ایک سوال کرنا چاہوں گا کہ وہ عورت کون تھی جو منگل کے روز شام سات بجے سے کچھ پہلے پینتیسویں سٹریٹ پر کیڈلک کار ڈرائیو کر رہی تھی؟ اور جس نے پیٹی ڈروسس کو پولیس بلانے کا اشارہ کیا تھا؟''

مسز فروم نے نفی میں گردن کو جنبش دی۔

''میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔ امید ہے کل تک مجھے پتہ چل جائے گا' پھر میں اس سوال کا جواب دے سکوں گی۔''

ولف کی پیشانی تن گئی۔ کیا میں اس کا یہ مطلب لوں کہ آپ کو معلوم نہ

ہے کہ وہ عورت کون تھی لیکن آپ اس وقت نہیں بتانا چاہتیں' کل بتائیں گی۔ بہرحال میں آپ کو پھر تنبیہہ کرتا ہوں محترمہ کہ اپنے گرد خطروں کا جال مت بنئے.... خدا ہی بہتر جانتا ہے مزید چوبیس گھنٹوں بعد کون کون سے خدشے آپ کو گھیرے ہوئے ہوں گے...."

"میں سمجھی نہیں آپ کن خدشوں اور کون سے خطروں کا ذکر کرتے ہیں۔" مسز فروم نے منہ بنا کر کہا۔ "کیا آپ مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں مسٹر ولف؟"

ولف نے آہ بھری' چند لمحے وہ عورت کی طرف تکتا رہا' پھر بولا۔

"کیا آپ نے ایک شخص میتھیوبرچ کا نام سنا یا کبھی اسے دیکھا ہے؟"

"میتھیو برچ؟ نہیں .... میں نے یہ نام کبھی نہیں سنا' کیوں؟"

"اس نام کا ایک آدمی منگل کی شام کو کار کے نیچے آ کر مر گیا یا یوں کہئے اسے کار کے نیچے لا کر مارا گیا ہے اور یہ وہی کار تھی جس نے پیٹی ڈروسس کو بدھ کے روز روندا.... ایسا معلوم ہوتا ہے کار ڈرائیو کرنے والا یا والی کوئی نہایت بے رحم شخصیت ہے...."

"خدا کی پناہ منگل کی شام اسی کیڈلک کار نے ...." اس نے جملہ نامکمل چھوڑ دیا.... دفعتاً" وہ اٹھ کھڑی ہوئی' اب وہ بے حد بدحواس اور مضطرب نظر آ رہی تھی۔ اس نے مصافحے کے لئے ولف کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ہفتے کا دن بڑا ہیجان خیز ثابت ہوا صبح ہی صبح ولف نے مجھے حکم دیا کہ ٹائمز کے دفتر میں جاؤں اور مسز فروم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات جمع کر کے لاؤں اور یہ کام اس انداز میں کروں کہ اخبار کے مقامی کرائمز رپورٹر لون کوہن کو ذرا بھی شبہہ نہ ہو۔ وہ موذی قیامت کی نظر رکھتا ہے۔ اگر تاڑ گیا تو معاملہ بے ڈھب ہو جائے گا۔ خدا کا شکر اس روز لون کوہن دفتر میں نہ تھا.... چنانچہ میں نے اطمینان سے فائلیں کھنگالیں۔ مسٹر اور مسز فروم کے بارے میں جو کچھ پتہ چلا اس کا خلاصہ یہ ہے:

مسٹر ڈیمن فروم اپنی بیوی سے عمر میں دگنے تھے۔ دو سال پہلے حرکت قلب بند ہو جانے سے ان کا انتقال ہوا۔ ان کی اولاد کوئی نہ تھی۔ مسز فروم فلاڈلفیا میں پیدا ہوئیں۔ ان کا پہلا نام لورا اتھرٹن تھا۔ سات برس تک وہ مسٹر ڈیمن کی زوجیت میں رہیں۔ آنجہانی مسٹر ڈیمن نے اپنی کاروباری زندگی کا آغاز نہایت معمولی حیثیت سے کیا تھا' مگر آہستہ آہستہ اپنی ذہانت اور دیانت کے باعث لاکھوں کے کاروبار کو کروڑوں تک پہنچایا۔ جب وہ مرے ہیں تو انہوں نے اپنی بیوہ کے لئے بہت سے تجارتی اداروں' کمپنیوں' کارخانوں اور عمارتوں کے علاوہ تقریباً دو کروڑ ڈالر نقد چھوڑے۔ مسٹر ڈیمن نے اپنی حیات ہی میں رفاہ عامہ کے لئے بہت سے خیراتی ادارے بھی قائم کئے تھے۔ انہی میں سے ایک بے خانماں اور معذور لوگوں کی امداد کرنے والی ایسوسی ایشن بھی تھی جسے اب ان کی بیوہ باقاعدگی سے قائم رکھے ہوئے تھی۔

مسز فروم کی تصویریں بھی میں نے دیکھیں اور یقین ہو گیا کہ یہ وہی عورت تھی جو گذشتہ روز دفتر میں آئی تھی اور آج بھی اسے طے شدہ وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے پہنچنا تھا۔ معلومات کا پلندہ لے کر بھاگم بھاگ چند منٹ پہلے ہی اپنے آفس پہنچ گیا۔ ولف اپنے پرائیویٹ آفس میں موجود تھا اور نہایت انہماک سے پھولوں اور پودوں سے متعلق ایک خشک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔

ساڑھے گیارہ بج گئے .... پھر پونے بارہ .... ہر آہٹ پر مجھے شبہ ہوتا کہ وہ آ گئی' لیکن یہ شبہ یقین میں بدلنے نہ پایا۔ آخر بارہ بجنے میں ایک منٹ رہ گیا۔ یکایک ولف کی آواز سنائی دی۔

"کیا وقت ہو گیا ہے آرچی؟"

"ساڑھے گیارہ بج کر 29 منٹ ہوئے ہیں جناب...."

"خبروں کا وقت ہو گیا ہے' ریڈیو کھول دو۔"

میں نے ریڈیو کا سوئچ آن کر دیا' خبریں نشر ہو رہی تھیں۔

"اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس آج شب گیارہ بجے دوبارہ شروع ہو



رہا ہے اس میں عوامی جمہوریہ چین کی شمولیت کے مسئلے پر بھی غور کیا جائے گا
توقع ہے کہ اس سال عوامی جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ میں داخلے کے سوال پر
بڑی طاقتوں میں کسی قدر آمادگی اور رضامندی کا امکان پایا جاتا ہے۔"

"خبر ملی ہے کہ نیویارک کی ایک مخیر اور معزز خاتون مسز ڈیم فردوم کو کسی
نامعلوم موٹر ڈرائیور نے اپنی کار کے نیچے کچل کر ہلاک کر دیا۔ آج صبح مسز فردوم کی
لاش شہر کے مشرقی حصے میں تعمیر ہونے والی ایک عمارت کے قریب پائی گئی۔"

"آج ٹوکیو میں ملاحوں اور مزدوروں کی مشترکہ....."

مسز فردوم کے قتل کی خبر ریڈیو پر نشر ہوئی اور ولف ٹس سے مس نہ ہوا۔
میرا خیال تھا شاید مطالعے میں حد درجہ منہمک ہونے کے باعث اس نے خبر نہیں
سنی چنانچہ میں نے چلا کر کہا۔

"کچھ سنا آپ نے؟ بے چاری مسز فردوم کا بھی وہی حشر....."

"سن لیا بابا سن لیا۔ چلاتے کیوں ہو مجھے پہلے ہی خدشہ تھا کہ وہ بے
وقوف عورت اپنے آپ کو عقلمند سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہے اگر وہ قتل نہ کی
جاتی تب مجھے زیادہ حیرت ہوتی۔ مسز فردوم کے اور میرے درمیان کل جتنی باتیں
ہوئیں تمہیں یاد ہیں؟"

میں نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"ونڈر فل.... اب تم جلدی سے یہ تمام گفتگو اپنے حافظے کی مدد لے کر
ٹائپ کر ڈالو۔ دیکھو ذرا سی بات بھی چھوٹنے نہ پائے۔ اس رپورٹ کی دو کاپیاں
کرنا اور آخر میں آج کی تاریخ درج کرنے کے ساتھ دوپہر بارہ بجے کا وقت بھی
درج کر دینا' ایک کاپی دفتر کی فائل میں رکھ کر دوسری کاپی انسپکٹر کرامر کو دے
آنا۔ شاباش' اب شروع ہو جاؤ۔ تمہیں بیس منٹ کی مہلت دی جاتی ہے۔" یہ
کہہ کر اس نے پھر کتاب اٹھا لی۔

انسپکٹر کرامر کے آفس میں رپورٹ پہنچا کر آیا تو لنچ کا وقت ہو چکا تھا۔
ولف کی خودغرضی پر سخت تاؤ آیا کہ اس نے چند منٹ بھی میرا انتظار نہ کیا اور

کھانے کی میز پر جا کر عمدہ عمدہ ڈشیں پہلے ہی صاف کر دیں۔ ابھی میں نے مشکل سے چاولوں کے دو تین لقمے لئے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی نے للکارا۔

"خدا کرے یہ فون کرنے والا بھی کار کے نیچے کچلا جائے۔" میں نے کہا اور فون سننے کے لئے اٹھا۔ معلوم ہوا کوئی شخص ڈینس ہوران ہیں جو فوری طور پر ولف سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے بہت کہا کہ مسٹر ولف کھانا کھا رہے ہیں لیکن کم بخت نے ایک نہ سنی۔ آخر ولف کو فون پر آنا ہی پڑا۔ اس نے مجھ سے اشارے میں کہا کہ دوسرے فون پر ان کے مابین ہونے والی گفتگو غور سے سنوں۔

"نیرو ولف بول رہا ہوں۔ فرمایئے مسٹر ڈینس کیا کام ہے؟"

"آپ مجھے جانتے ہوں گے مسٹر ولف' میں مسز فردم کا قانونی مشیر ہوں۔ ان کے ساتھ آج صبح جو حادثہ پیش آیا' غالباً" آپ اس سے آگاہ ہوں گے' کسی تیز رفتار کار نے انہیں کچل ڈالا۔"

"اچھا؟ یہ افسوسناک خبر ہے۔ حادثہ کب ہوا؟"

"صبح پانچ بجے کے قریب.... تفصیلات شام کے اخباروں میں چھپ جائیں گی وہاں دیکھ لیجئے گا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ریڈیو نے خبر بھی نشر کی ہے۔ بہرحال مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل مسز فردم نے آپ کو دس ہزار ڈالر کا چیک دیا تھا کیا آپ نے یہ چیک اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا ہے؟"

"جی نہیں ابھی تک جمع نہیں کرایا"۔

"اچھا کیا آپ نے' چونکہ مسز فردم اب دنیا میں نہیں رہیں۔ اس لیے جب تک ان کے تمام حساب کتاب کی پڑتال نہ کر لی جائے کسی شخص کو ان کے نام پر کوئی رقم نہیں دی جا سکتی۔ آپ یہ چیک یا تو مرحومہ کے پتے پر ان کے گھر بھیج دیں یا مجھے روانہ کر دیں"۔

"افسوس مسٹر ہوران میں آپ کی ہدایت پر عمل نہیں کر سکتا" ولف نے کہا "میں یہ چیک آج ہی اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرا رہا ہوں"۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے مسٹر ولف..... ایک مرنے والے فرد کے دستخطوں

سے کوئی بھی چیک کسی بنک کے لیے قابل قبول...."

"میں جانتا ہوں جناب، لیکن مسز فردم کے بنک نے کل ہی اس چیک کو پاس کر دیا تھا اب میں وہ رقم وصول کر لینے کا ہر طرح قانونی طور پر حقدار ہوں یوں بھی کل تک مسز فردم زندہ سلامت تھیں"۔

"آوہ، آپ سمجھے نہیں......." ہوران نے کسی قدر اکتا کر کہا ظاہر ہے مرحومہ نے یہ رقم آپ کو کسی خدمت کے سلسلے میں دینے کا فیصلہ کیا ہو گا اور جبکہ وہ آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی پوزیشن میں نہیں آپ کیونکہ اخلاقی اور قانونی طور پر اس رقم کے حقدار بن سکتے ہیں۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ وہ چیک واپس کر دیں"۔

"مگر جو مسئلہ مرحومہ میرے سپرد کر گئی ہیں وہ ان کی موت کے بعد بھی حل کیا جانا ضروری ہے مسٹر ہوران۔ اس لیے اس رقم کا میں بالکل جائز حقدار ہوں"۔

"کیا کوئی مسئلہ مسز فردم نے آپ کے سامنے پیش کیا تھا؟"۔

"جی ہاں، بہت ضروری مسئلہ..... اور انہوں نے مجھ سے مدد کی درخواست کی تھی اسی کے معاوضے میں انہوں نے یہ پیشگی دس ہزار ڈالر دیے تھے"۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں وہ مسئلہ کیا تھا؟"

"جی نہیں، یہ میرا اور مرحومہ مسز فردم کا معاملہ ہے"۔

"میں مرحومہ کا قانونی مشیر ہوں"۔

"میں اس وقت کھانا کھا رہا ہوں، فون پر بحث کی مجھے عادت نہیں، آپ شام چار بجے کے بعد آدھی رات تک، کسی بھی وقت میرے دفتر میں آ کر بات کریں" اس کے ساتھ ہی ولف نے فون بند کر دیا اس کا موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔ میری طرف دیکھ کر بولا۔ پہلے میرا ارادہ یہی تھا کہ اس پھڈے میں ٹانگ نہ اڑاؤں، لیکن مسز فردم کے قتل کے بعد میرا اخلاقی فرض ہے کہ اس کی موت کے اسباب کا پتہ چلاؤں اور قاتل یا قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں قانون کی

کروں۔ اب تم کھانا کھا کر یہاں سے نکل جاؤ اور شام سے پہلے پہلے مجھے آن کر بتاؤ کہ جمعے کے روز مسز فردم کی مصروفیات کیا رہی تھیں۔ یعنی ہمارے دفتر سے رخصت ہونے کے بعد وہ کہاں کہاں گئی کس کس سے ملی؟ سب تفصیل میں جاننا چاہتا ہوں"۔

"بہت بہتر باس"۔ میں نے کھڑے ہو کر سلیوٹ کیا۔

مسز فردم جیسی عورت کی مصروفیات کا پتہ چلانا زیادہ مشکل ثابت نہ ہوا۔ ہمارے دفتر سے نکل کر دوپہر کا کھانا کھانے وہ چرچل ریسٹورنٹ میں گئی' عموماً وہ دوپہر کا کھانا اور شام کی چائے یہیں پیا کرتی تھی۔ اس کے ساتھ کھانے پر مس اینجلا رائٹ بھی تھی۔ بے خانماں افراد کی ایسوسی ایشن میں سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینا مس اینجلا کے ذمے تھے لنچ کھانے کے بعد تقریباً ڈھائی بجے یہ دونوں عورتیں ایسوسی ایشن کے آفس میں گئیں جہاں مسز فردم نے چند کاغذوں پر دستخط کیے اور ایک دو افراد سے فون پر بات کی۔ یہ پتہ نہ چل سکا کہ اس نے جن افراد کو فون کیا وہ کون تھے۔ تین بج کر پندرہ منٹ پر مسز فروم ایسوسی ایشن کے دفتر سے نکل کر کہاں گئی! یہ بھی صیغہ راز میں تھا۔ صرف اتنا معلوم ہوا جب وہ اپنی رہائش گاہ اسٹریٹ نمبر ۶۸ میں پہنچی تو شام کے پانچ بج رہے تھے سوا تین سے پانچ تک اس کی نقل و حرکت اور میل ملاقاتوں کے بارے میں کوشش کے باوجود مجھے کچھ پتہ نہ چل سکا۔ پانچ بجے سے چھ بجے تک اس نے اپنی پرائیویٹ سیکرٹری مس جین اسٹے کے ساتھ مل کر متفرق کام کیے۔ شام سات بجے وہ گھر سے تنہا نکلی اور اپنی کئی کاروں میں سے اس نے کیڈلک کا انتخاب کیا۔ سات بجے وہ ڈنر کھانے کی عادی تھی اور جمعے کے روز اس کا کھانا مسٹر اور مسز ڈینس ہوران کے مکان پر تھا جو گرامرسی پارک میں رہتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ مسز فردم نے اپنی کار کس جگہ پارک کی تھی' تاہم اندازہ ہے کہ کار زیادہ دور نہیں تھی۔ مسٹر ڈینس کے مکان کے آس پاس کار ٹھہرانے کی جگہ موجود ہے ڈنر پارٹی صرف چھ افراد پر مشتمل تھی جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ ڈینس ہوران (میزبان)
۲۔ کلیری ہوران (میزبان کی بیوی)
۳۔ مسز ڈیمن لورا فروم۔
۴۔ مس اینجلا رائٹ۔
۵۔ پال کفنر (تعلقات عامہ کا ماہر)۔
۶۔ ونسنٹ پسکومب (ایک رسالے کا مدیر اور پبلشر)۔

ڈنر پارٹی رات گیارہ بجے کے کچھ دیر بعد ختم ہوئی اور مہمان الگ الگ اپنے گھروں کو رخصت ہوئے' جانے والوں میں مسز فروم کا نمبر سب سے آخری تھا۔ میری اطلاع کے مطابق مسٹر ڈینس ہوران اسے کار تک چھوڑنے آئے (اگرچہ پولیس نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ مسز فردم کو رخصت کرنے کے لیے مسٹر ڈینس اس کی کار تک آئے تھے یا نہیں) اس کے بعد وہ کہاں گئی؟ گھر گئی یا کسی اور جگہ...... اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ چل سکا۔ البتہ صبح پانچ بجے اس کی کچلی اور روندی ہوئی لاش ایک شخص نے دیکھی جو زیر تعمیر عمارت کے ستونوں کے قریب ایک تنگ سی جگہ میں پڑی تھی یہ شخص ایک مزدور تھا۔ جو حسب معمول اپنی ڈیوٹی پر علی الصبح مچھلی مارکیٹ جا رہا تھا۔

مقتولہ کی کار چھٹے اور ساتویں ایونیو کے درمیان واقع سولھویں اسٹریٹ میں کھڑی پائی گئی۔ یہ مقام مسٹر ڈینس کے گھر سے اگر پیدل چلیں تو پانچ منٹ کے فاصلے پر ہے۔ کار کے اندر لوہے کا ایک وزنی کار رینچ -ڈھبری کش) بھی پڑا پایا گیا جس کے معائنے سے پتہ چلا کہ قاتل نے اس سے مقتولہ کے سر کی پچھلی جانب شدید ضرب لگائی تھی۔ بادی النظر میں اس واردات کی تصویر یوں بنتی ہے کہ قاتل مسز فردم کے انتظار میں اس کار کے اندر ہی غالباً اگلی سیٹ کے عقب میں چھپ گیا ہو گا اور جونہی مقتولہ کار میں اپنی نشست پر بیٹھی قاتل نے لوہے کا رینچ اس کی کھوپڑی پر دے مارا۔ ضرب کی تاب نہ لا کر مقتولہ بے ہوش ہو گئی پھر قاتل نے اسے اٹھا کر پچھلی نشست پر ڈالا کار اسٹارٹ کی اور ایسی جگہ لے گیا جہاں کسی

فرد کے نمودار ہونے کا خدشہ نہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ مقتولہ قاتل کو جانتی ہو اور قاتل اسے ضروری بات چیت کے بہانے کہیں اور لے گیا ہو' پھر اس نے موقع پا کر رنچ اس کے سر میں دے مارا اور ایک زیر تعمیر عمارت کے قریب لا کر مقتولہ کو سڑک پر ڈال دیا' پھر کار دوڑا کر اس کا جسم روند ڈالا۔

یہ تھیں وہ معلومات جنہیں سمیٹ کر میں واپس اپنے دفتر پہنچا اس وقت شام کے چار بج رہے تھے اور ولف اپنے کمرے میں غالباً" سو رہا تھا میں نے فرز سے پوچھا "کوئی ملاقاتی تو نہیں آیا تھا"۔ اس نے بتایا کہ انسپکٹر کرامر آیا تھا اور اس کے ساتھ تیز اترشی کر کے گیا ہے۔ میں نے انٹر کام کے ذریعے ولف کو اپنی آمد کی اطلاع دی۔ اس نے کہا کہ یہ تمام معلومات ٹائپ کرنے کے بجائے مجھے انٹر کام ہی پر سنا دو' چنانچہ ساری رپورٹ سنائی گئی۔ جب میں اپنی بکواس ختم کر چکا تو اس نے پوچھا' مسز فروم کی یہ جو پرسنل سیکرٹری ہے مس جین اسٹے اس کی عمر کیا ہو گی؟"

"کیوں شادی کرنے کا ارادہ ہے کیا؟"

"حکم یہ ہے کہ ابھی نہا دھو کر' اپنا سب سے عمدہ لباس پہنو اور اس کے پاس جاؤ کہو کہ نیرو ولف تم سے چند ضروری باتیں کرنے کا خواہشمند ہے" اگر وہ یہاں آنا چاہے تو اسے ٹیکسی پر بٹھا کر لے آؤ۔ ہاں جاتے وقت احتیاطاً" اپنا پستول ضرور لیتے جانا"۔

یہ سنتے ہی ایں جانب کے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ گویا معاملہ ٹھوں ٹھوں تک آن پہنچا۔

"دیکھئے جناب" میں نے کہا "اگر میں وہاں مارا گیا' تو میری لاش....."

"بکومت....' یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

نہا دھو کر میں نے بہترین اور نیا سوٹ پہنا جوتے خوب چمکائے۔ ایک کے ہوئے کوٹ کی دونوں اندرونی جیبوں میں دو پستول رکھے ایک اعشاریہ ۲۲ کا' دوسرا اعشاریہ ۳۲' کا ہر طرح بانکا چھیلا بن کر میں نے باورچی خانے میں جھانکا

فرز گوشت بھون رہا تھا۔

"اچھا فرز الوداع۔ یار کہا سنا معاف کرنا"۔ میں اسے حیران پریشان چھوڑ کر باہر نکل آیا۔

ایسٹ سٹریٹ ٦٨ کے سامنے جب میں نے ٹیکسی روک کر ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا تو ۵ بجکر ۳۸ منٹ ہو رہے تھے۔ ایک غیر شادی شدہ حسین و جمیل پرسنل خاتون سیکرٹری سے ملاقات کا یہ وقت بہت موزوں تھا..... عالیشان بلڈنگ کے باہر ایک لمبا تڑنگا پولیس کا سپاہی نگرانی کے لیے کھڑا دکھائی دیا۔ اتفاق سے وہ مجھے پہچانتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ مس جین اسٹے سے ملنے آیا ہوں۔ چند منٹ بعد میں عمارت کی دوسری منزل پر ایک کشادہ اور سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا۔ یکایک وہ دبے پاؤں کمرے میں آئی اور میں گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ میرے سامنے ایک تیس برس کی ایک چاق چوبند اور خوش جمال لڑکی کھڑی تھی۔ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں تجسّس اور سوچ کے آثار تھے میں نے چند ثانیوں میں اس کے سراپا کا جائزہ لے لیا اس کے کان سونے کی مکڑی نما بندوں سے خالی تھے اور بائیں رخسار پر کسی زخم کا کوئی نشان نہ تھا۔ یوں بھی یہ چند دن پہلے کی بات تھی اور اس مدت میں ایسا مصنوعی نشان مٹا دینا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ ویسے بھی ڈروسس نے ڈرائیور عورت کا جو حلیہ بتایا تھا اس پر وہ پوری اترتی تھی بشرطیکہ اس کے کانوں میں سونے کے وہ بندے ہوتے اور رخسار پر زخم کا نشان۔

"میرا نام جین اسٹے ہے' فرمایئے آپ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟" اس کی آواز میں کھنک تھی اور ایسی آوازیں ہمیشہ کانوں کو اچھی لگتی ہیں۔

میں نے اپنا تعارف کرایا۔ وہ دلفریب انداز میں مسکرائی جب میں چپ ہوا تو بولی۔

"بے شک میں نے نیرو ولف کا نام سنا ہے اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ جمعہ کے روز وہ آپ کے آفس میں گئی تھیں اور چونکہ ان کے پرسنل اکاؤنٹ کی دیکھ بھال بھی میرے ذمے ہے اس لیے مجھے بخوبی علم ہے کہ انہوں نے دس ہزار

ڈالر کا چیک مسٹر ولف کو دیا تھا۔ ممکن ہے مسز فردم کا کوئی ذاتی ایسا مسئلہ ہو جس کو حل کرنے کے لیے وہ مسٹر ولف سے مدد لینا چاہتی ہوں"۔

"آپ میرے ساتھ نیرو ولف کے آفس تک چلنا پسند کریں گی؟"

"میں؟ نہیں، میں نہیں جا سکتی میرے جانے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ دو پولیس آفسر آئے تھے اور ان کی موجودگی میں کسی شخص کا فون آیا تھا ایک پولیس افسر نے فون سنا اور بعد میں مجھے بتایا کہ ان کی خواہش ہے کہ میں نیرو ولف سے ضرور ملوں اور اس ملاقات میں جو باتیں ہوں وہ پولیس کو بتاؤں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا میں اس جھنجھٹ میں سرے سے پڑنا ہی نہیں چاہتی"۔

"اچھا یہ بتایئے گزشتہ رات دس بجے سے دو بجے تک آپ کہاں تھیں؟"

اسے ایک دھچکا سا لگا۔ "یہ سوال مجھ سے پولیس نے بھی کیا تھا اور یقین کیجئے میں نے مسز فردم کو قتل نہیں کیا۔ کل شام پانچ اور چھ بجے کے درمیان مسز فردم نے مجھے چند ضروری خط املا کرائے۔ چھ بجے کے بعد وہ اپنے کمرے میں کپڑے بدلنے گئیں اور مجھے ہدایات کر گئیں کہ فلاں فلاں شخص کو فلاں کام کے لیے فون کر دوں۔ سات بجے انہیں مسٹر ڈینس کے ہاں ڈنر پر جانا تھا چنانچہ وہ اپنی کیڈلک کار لے کر تنہا روانہ ہو گئیں۔ میں نے رات کا کھانا اکیلے ہی کھایا۔ اسکے بعد وہ خط ٹائپ کیے جو مسز فردم نے لکھوائے تھے۔ ٹائپ کرنے کے بعد یہ خط پوسٹ کرنے کے لیے سڑک کے نکڑ پر لگے ہوئے لیٹر بکس میں ڈالنے گئی۔ اس وقت دس بجے ہوں گے میں سیدھی یہاں واپس آئی اور موسیقی کی دھنیں ریکارڈ پر سنیں، پھر سو گئی"۔

"خوب.... آپ یہیں مسز فردم کے ساتھ ہی رہتی ہیں؟"

"جی ہاں"۔

"اب مہربانی فرما کر یہ بھی بتا دیجئے کہ منگل کے روز دوپہر سے لے کر شام سات بجے تک آپ کہاں تھیں اور کیا کرتی رہیں؟"

"یہ سوال بھی مجھ سے پولیس والوں نے کیا تھا" وہ مسکرائی۔ اس روز مسز

فردم کو اپنی ایسوسی ایشن کے جلسے میں جانا تھا۔ مجھے انہوں نے حکم دیا کہ ان کی کار لے جاؤں اور بے خانماں افراد کا سراغ لگاؤں۔ چنانچہ میں کار لے کر تیسرے دوپہر، ساری شام اور آدھی رات تک پھرتی رہی۔ مجھے ایسا کوئی فرد نہ ملا۔ تھک ہار کر میں نصف رات کے بعد گھر واپس آئی"۔

"یہ فرمایئے کل دوپہر سوا تین بجے سے لے کر پانچ بجے تک مسز فردم کہاں تھیں پھر پانچ اور چھ بجے کے درمیان انہوں نے جو خط لکھوائے ان کا مضمون کیا تھا اور وہ کن کن کے نام تھے؟ اس کے علاوہ انہوں نے کن کن افراد سے فون پر بات کی تھی؟"

"مسز فردم نے فون پر خود کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی"۔ اس نے اطمینان سے کہا۔ "بلکہ ان کی ہدایت پر یہ فون میں نے کیے تھے۔ یہ ایک دو نہیں چوبیس افراد کی فہرست تھی اور ان سب کو فون پر یہی کہا گیا کہ ایک زیر تعمیر اسکول کی عمارت کے لیے چندہ دیں۔ میں نے یہ فہرست پولیس کے حوالے کر دی ہے"۔

اب یہ بتایئے کہ کل سوا تین بجے سے پانچ بجے تک آپ کی مالکہ کہاں تھیں؟"

"جہاں تک مجھے علم ہے وہ ایسوسی ایشن کے دفتر سے سوا تین بجے نکلی تھیں، وہاں سے وہ میڈیسن ایونیو میں واقع ایک جنرل اسٹور پر گئیں اور دستانوں کے چند جوڑے خریدے یہ دستانے لے کر وہ گھر آئی تھیں۔ جنرل اسٹور سے وہ پال کفز کے آفس گئی تھیں۔ اس کے علاوہ وہ اگر کہیں اور گئیں ہوں تو مجھے علم نہیں"۔

میں نے اسے چند جملوں میں اس واقعے سے آگاہ کیا جو منگل کی شام پونے سات بجے پٹی ڈروسس کو پیش آیا تھا۔ حیرت اور خوف کے باعث اس کی صورت میں عظیم تغیر رونما ہوا..... کچھ کہنے کے لیے اس نے لب کھولے ہی تھے کہ دفعتاً" ڈرائنگ روم کا بند دروازہ جھٹکے سے کھلا اور ایک شخص جھومتا ہوا


CAR



بے تکلفی سے اندر آیا۔ وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کی نگاہ مجھ پر پڑی وہ
کہتے رک گیا۔ میرا خیال تھا کہ لڑکی تعارف کرانے کی رسم ادا کرے گی۔ لیکن
نہ جانے کن خیالوں میں گم تھی۔ چنانچہ میں نے نو وارد سے کہا۔

"میرا نام آرچی گوڈون ہے اور میں نیرو ولف کا معاون ہوں"۔ یہ سن
ہنسا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔ "مجھے پال کفنر کہتے ہیں
معافی چاہتا ہوں مسٹر آرچی کہ آپ لوگوں کی گفتگو میں مخل ہوا دراصل مجھے
جین سے ضروری باتیں کرنی ہیں اگر آپ اجازت دیں تو...." میں اٹھ کھڑا
اور میرے ساتھ ہی جین بھی اٹھ گئی۔

واپس پہنچ کر میں نے دونوں پستول نکال کر ولف کے سامنے ڈال دیے
دیکھ لیجئے ان میں گولیاں پوری کی پوری ہیں۔ ویسے ایک آدمی میرے ہاتھوں
ہوتے ہوتے بچ گیا"۔

میں نے سارا ماجرا سنایا اور آخر میں پال کفنر کی آمد اور اس کے بے
رویے کا بھی ذکر کیا' ولف کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ پھر اس نے مجھے بتایا
سول ' فریڈ اور اوری تینوں ایجنٹوں کو اس نے بلایا تھا اور انہیں بھی الگ
ہدایات دے کر مختلف ڈیوٹیوں پر روانہ کر دیا ہے اس کے بعد اس نے چپکے چپکے
ہدایات مجھے بھی دیں۔

میں اپنی میز سے اٹھ کر غسل خانے کی طرف جا ہی رہا تھا کہ فرز نے
کر اطلاع دی کہ مسٹر ڈینس ہوران اور مسٹر میڈوکس تشریف لائے ہیں' ولف
کمرے میں داخل ہوئے اور کرسیوں پر بیٹھتے ہی مسٹر میڈوکس کہنے لگے۔

"دیکھیے صاحب' یہ شخص جس کا نام ڈینس ہوران ہے نہایت فریبی
مکار ہے یہ ہر جگہ اپنے آپ کو مسز فردم کے قانونی مشیر کی حیثیت سے پیش کرتا
ہے' جبکہ بے خانماں افراد کی مدد اور بحالی کی ایسوسی ایشن کا مشیر ہے اور مسز
فردم کی جائیداد اور ان کے دوسرے ذاتی امور کے معاملے میں قانونی مشیر
ہوں..... قصہ یہ ہے کہ آج دوپہر اس شخص نے مجھے فون کیا اور دس ہزار

نے اس چیک کا ذکر کیا جو مسز فردم نے آپ کو دیا تھا۔ میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ میری مرحومہ موکلہ مسز فردم نے اتنی بڑی رقم کس لیے آپ کو دی تھی؟"

ولف چند ثانئے خاموش رہا آخر اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا۔

"مسٹر میڈوکس! میں اس سلسلے میں نہ آپ کو کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں نہ وہ رقم آپ میں سے کسی کو واپس دوں گا ہیں مسٹر ڈینس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں یہ کس طرح علم ہوا کہ مسز فردم نے مجھے یہاں آن کر دس ہزار ڈالر کا چیک دیا تھا؟"

ڈینس کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں لیکن اس نے اپنے آپ پر قابو پا کر کہا۔

"مجھے مس جین اسٹے نے اس چیک کے بارے میں بتایا تھا"۔

"بہت خوب..... میرا خیال تھا پہلے آپ سے تصدیق کر لوں"۔

"خیر اب تو تصدیق ہو گئی' آپ پولیس کو چیک کے بارے میں بتایئے اور میں پولیس کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ لوگ وہ گفتگو سننے کے لیے بہت بے چین ہیں جو میرے اور مقتولہ کے درمیان جمعے کے روز ہوئی"۔

"آرچی ذرا انسپکٹر کرامر کا نمبر ملاؤ' میں اس سے ابھی بات کرتا ہوں"۔

اس کے بعد ولف نے سارا قصہ انسپکٹر کے گوش گذار کر دیا۔ اس دوران ہمارا دونوں ملاقاتی حیران و ششدر خاموش بیٹھے رہے' جونہی ولف نے ریسیور کریڈل پر رکھا مسٹر میڈوکس بل کھا کر اٹھا کھڑے ہوئے اور انہوں نے گرج کر کہا۔

"مسٹر ولف شاید آپ قانون سے واقف نہیں میں بہرحال اس مذاق کا مزا بہت جلد آپ کو چکھا دوں گا" یہ کہہ کر اس نے اپنا ہیٹ اور چھڑی سنبھالی اور تیز تیز قدم رکھتا باہر نکل گیا۔ ڈینس ہوران بیٹھا رہا پھر اس نے میری طرف دیکھا اور آگے جھک کر آہستہ سے سرگوشی کے انداز میں ولف سے کہا۔

”میں آپ سے علیحدگی میں ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں“۔

”یہاں علیحدگی ہی سمجھیے مسٹر ڈینس“۔ ولف نے بے پروائی سے کہا آرچی گوڈون میرا مددگار اور قابل اعتماد ساتھی ہے“۔

”بہت بہتر۔ دیکھیے میں صاف صاف عرض کرتا ہوں۔ آپ اگر مجھے اور مسز فردم کی گفتگو سے آگاہ کر دیں تو میں اس دس ہزار ڈالر کے چیک کا تذکرہ یہیں دبا دوں گا اور..... اس سے پیشتر کہ وہ کچھ اور کہتا' ولف کا گھونسہ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر پڑا۔ ڈینس الٹ کر کرسی سمیت دھڑام سے فرش پر گرا' اس کے منہ سے خون کی پتلی سی دھار نکل کر ٹھوڑی تک آگئی۔

”میرا خیال ہے میں نے بھی صاف صاف اپنا جواب عرض کر دیا ہے مسٹر ڈینس“۔

پیر کی صبح کو جب میں ولف کی ہدایات پر عمل کرنے کے ارادے سے نکلا تو ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ اس دن مجھے ان پانچ افراد کے پاس جانا تھا جو اس رات کو ڈینس ہوران کے ہاں مسز فردم سمیت ڈنر پارٹی میں شریک تھے قریب سے گذرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی روکی اور گرامرسی پارک کی جانب روانہ ہوا ایک عالی شان اور سربفلک عمارت کے پاس ٹیکسی رکی اور میں صدر دروازے کی جانب بڑھا۔ معلوم ہوا مسٹر ڈینس ہوران اور ان کی بیوی آٹھویں منزل کے پورشن میں رہتے ہیں لفٹ پر سوار ہو کر آٹھویں منزل پر پہنچا اور چند لمحوں بعد ایک سجے سجائے خوبصورت کمرے میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہو گیا میرا خیال تھا مسز کلیری ہوران ادھیڑ عمر کی اکھڑ مزاج خاتون ہوں گی لیکن نظر اٹھائی تو بدلیوں سے چودھویں کا چاند نکلتا ہوا پایا میرے سامنے چوبیس پچیس کی ایک صحت مند اور سرخ و سپید عورت سوگوار حالت میں کھڑی تھی میں نے اٹھ کر اپنا تعارف کرایا نام سنتے ہی وہ گھبرا گئی۔

”آپ نے غضب کیا مسٹر آرچی کہ یہاں آگئے اگر میرے شوہر کو پتہ چل گیا کہ آپ آئے تھے تو نہ جانے وہ کیا کر بیٹھیں۔ خدا کے لیے جلد اپنے آنے

...قصد بتایئے اور یہاں نہ ٹھہریے"۔
میں نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا' مسز فردم اور مسٹر ولف کے مابین جمعے ...ے روز ہونے والی قیمتی گفتگو کا مستند زبانی ریکارڈ قابل فروخت ہے قیمت صرف ...انچ ہزار ڈالر پیشگی...... مسز کلیری نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔ "نکلو یہاں ...ے حرامزادے.... بدمعاش.... سؤر....." وہ بری طرح مشتعل ہو کر چلائی۔ آئے ...یں ایک بے سرو پا کہانی لے کر مجھ سے پانچ ہزار ڈالر اینٹھنے۔ ٹھہرو ابھی پولیس ...و فون کرتی ہوں..... تمہارا جاسوسی کا لائسنس ضبط نہ کرایا تو....."

اس شیریں دہن سے مزید گالیاں سننے کی تاب نہ لا کر میں سرپٹ وہاں ...ے بھاگا اور اپنا سامنہ لے کر دفتر چلا آیا۔

ولف اپنے پرائیویٹ آفس میں آنکھیں بند کیے آرام کرسی پر دراز تھا۔ ...تمیزی ملاحظہ ہو کہ میری آہٹ پا کر بھی آنکھیں نہ کھولیں' حکم ہوا۔ "بیٹھ جاؤ ...ور ایک سگریٹ پیو"۔

"آرچی ابھی ابھی ایک معزز آدمی تمہاری شکایت لے کر میرے پاس آیا ...تھا۔ وہ کہہ رہا تھا تم لوگوں کے پاس پانچ ہزار ڈالر کے عوض کوئی راز بیچتے پھر رہے ہو"۔

"کون تھا وہ اور اسے کیسے پتہ چلا؟" میں نے کہا۔

"پال کنفر اس شخص کا نام ہے اور بقول اس کے مس اینجلا رائٹ نے ...اسے یہ بات بتائی بہرحال دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ خود پانچ ہزار ڈالر دینے پر تیار ...تھا لیکن میں نے انکار کر دیا"۔

پرائیوٹ فون کی گھنٹی گنگنائی۔ ولف نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا جی..... ...میں نیرو ولف .... اچھا اچھا.... بہت خوب...... بھئی بہت عمدہ...... ہاں مجھے بالکل ...یہی توقع تھی..... میں ابھی بھیجتا ہوں..... کسی کو جانے مت دینا....... اگر کوئی ...مزاحمت کرے تو بے دریغ ایک آدھ کے ہاتھ پیر توڑ دو..... کوئی پرواہ نہیں...... ...میں بھگت لوں گا...... ہاں...... اسلحہ بھی تھا ان کے پاس؟ ضرور ہو گا..... اچھی

طرح تلاشی لو..... بس میں بھیج رہا ہوں...... اس نے فون بند کر کے میری طرف دیکھا۔

"جائیے دسویں (یونیورپر ڈینی بار کے ساتھ ہی ایک ورکشاپ کے عقب میں ن گیراج ہے۔ اس گیراج کے نیچے تہہ خانے میں چند شریف لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں ان سب کو سمیٹ کر یہیں لے آنا۔ اگر کوئی مزاحمت کرے تو اس سے نمٹ لینا..... یہ فون فریڈ ڈرکن کا تھا آوری اور کاتھر بھی وہیں ہیں"۔

"کھوڈرکن کیا قصہ ہے؟" میں نے کہا۔

"کئی موذی ہمارے پھندے میں پھنسے ہیں اس نے کہا ایک تو ان میں بہت خطرناک ہے اگر قسمت ساتھ نہ دیتی تو اب تک میری لاش کسی ہسپتال کے مردہ خانے میں پہنچ چکی ہوتی"۔

گیراج کی نچلی منزل میں ہمیں مزید پندرہ سیڑھیاں اور اتر کر تہہ خانے میں جانا پڑا۔ کئی چھوٹی چھوٹی غلام گردشوں سے گذر کر بالآخر ہم ایک وسیع ہال کمرے میں داخل ہوئے۔ فرش پر تین آدمی رسیوں میں جکڑے پڑے تھے میں نے ان میں سے ایک کو پہچان لیا۔

"اخاہ مسٹر ہوران...... آپ یہاں کیسے؟"

"میں اس غنڈہ گردی کا مزہ چکھا دوں گا مسٹر آرچی"۔ ہوران چلایا۔ "ان لوگوں کو سمجھاؤ کہ میں کون ہوں اور میرے ساتھ اس بدمعاشی کا کیا مقصد ہے؟"

"چپ بے..... بڑا آیا شریف کہیں کا...." کاتھر نے ایک دھپ اس کے سر پر رسید کیا۔

"باقی یہ دو حضرات کون ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک کا نام پس ایگن اور دوسرے کا مورتمیر۔ فی الحال یہ حضرات ایک خطرناک گروہ کے رکن ہیں اور مسٹر ہوران شاید ان کے سرپرست"۔

"یہ بالکل بکواس ہے' میں ان میں سے کسی کو نہیں جانتا' ایک شخص کے

آنے پر یہاں آیا تھا اور جو سلوک میرے ساتھ ہوا میں اس کا بدلہ لیے بغیر نہ رہوں گا"۔

"بہت خوب....." میں نے کہا۔ "حضرات میں آپ سے معافی چاہتا ہوں' ولف نے مجھے یہاں اس لیے بھیجا ہے کہ میں آپ کو اس کے دفتر لے چلو' وہاں بیٹھ کر اطمینان سے گفتگو کریں گے"۔

ڈرامہ واقعی بہت دلچسپ سنسنی خیز اور سپنس سے بھرپور تھا۔ تماشائیوں میں سارجنٹ سٹیین 'انسپکٹر کرامر' ڈپٹی کمشنر' ڈسٹرکٹ اٹارنی کے علاوہ سادہ کپڑوں میں تین زنانہ پولیس والیاں اور دو کانسٹیبل بھی شامل تھے ان کے علاوہ مس جین ایٹے' مس اینجلا رائٹ اور مسز کلیری کو بھی مدعو کیا گیا مردوں میں مسٹر پال' کفنر مسٹر لیسکومب' مسٹر ڈینس ہوران حاضر تھے۔ ایگن اور مورتمیر کے علاوہ ہمارے تینوں ایجنٹ فریڈ' پنیزز اور اوری بھی پچھلی نشستوں پر براجمان تھے' ولف اس ڈرامے کا ڈائریکٹر تھا اور مجھے نائب ڈائریکٹر کی حیثیت سے قریب بیٹھنے کا اعزاز ملا تھا۔ ولف نے قانون اور انتظامیہ کے ٹھیکیداروں کو یہ کہہ کر اپنے آفس میں بلوایا تھا کہ قاتل کو پکڑ کر ان کے حوالے کر دیا جائے گا' اور اب سب امید و بیم کی کیفیت سے دو چار ولف کی صورت تک رہے تھے آخر اس نے کھنکھار کر گلا صاف کیا اور تقریر کا آغاز کر دیا۔

"گزشتہ دنوں میں شہر کے اندر قتل کی تین دلیرانہ وارداتوں نے مجبور کر دیا کہ میں اس مرحلے میں قانون پسند شہری ہونے کی حیثیت سے مداخلت کروں اور اپنے ذرائع سے کام لے کر مجرم یا مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں متعلقہ افراد کی مدد کروں۔ اب میں پوری دل جمعی اور یقین کے ساتھ قاتل کا تعارف آپ سے کرا سکتا ہوں"۔

میں نے دیکھا پولیس والوں نے بے چینی سے پہلو بدلا ان کی نگاہیں بار بار اپنے قریب بیٹھی ہوئی عورتوں اور مردوں کا جائزہ لے رہی تھیں قاتل اسی کمرے میں یہیں کہیں' ان کے درمیان موجود ہے..... یہ تصور اور یہ احساس کس قدر کرب

انگیز اور پر جوش تھا۔

"خواتین و حضرات!" ولف کی آواز بلند ہوئی۔ "میرے آدمیوں نے شہر میں کام کرنے والے قاتلوں اور مجرموں کے ایک خطرناک گروہ کا سراغ لگا کر تین افراد پکڑ لیے ہیں۔ ان میں سے دو نے اقبال جرم کرلیا ہے' ایک شخص کے پاس سے ایک نوٹ بک برآمد کی گئی ہے جس میں ایک ہزار افراد کے نام لکھے ملے ہیں۔ یہ وہ افراد ہیں جو بے خانماں کہلاتے ہیں اور دوسری ریاستوں سے ناجائز طور پر نیویارک میں داخل ہوئے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر منشیات کے سوداگر پیشہ ور قاتل' اسمگلر' ڈاکو اور اشتہاری مجرم ہیں۔ ایف بی آئی کو ان کی تلاش ہے' لیکن یہ لوگ بھیس اور نام بدل بدل کر مختلف طریقوں سے نیو یارک' شکاگو وغیرہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ خود نیو یارک میں ایسے لوگوں کی ایک انجمن کام کر رہی ہے جو ان بدمعاشوں کا سراغ لگاتی ہے اور انہیں پولیس کے حوالے کر دینے کی دھمکی دے کر نہ صرف ان سے رقمیں بٹورتی ہے بلکہ اکادکا قتل کی وارداتیں' منشیات کی خریدو فروخت اور دوسرے ہلکے پھلکے جرائم پر بھی مجبور کرتی ہے۔ میرا ایک آدمی اپنے آپ کو "بے خانماں" ظاہر کر کے اس گروہ کے دو افراد سے ملا اور یوں ہماری ان تک رسائی ہوئی۔ یہ دو آدمی اس وقت اس کمرے میں موجود ہیں۔ ایک کا نام ایگن اور دوسرے کا مور تیمیر ہے مسٹر ڈینس ہوران جو اپنے آپ کو مقتولہ مسز فردم کا وکیل ظاہر کرتے رہے ہیں وہ اس گروہ کے سرکردہ رکن ہیں"۔

"یہ جھوٹ ہے سراسر بکواس ہے..... میں احتجاج......" ہوران چلایا۔

"خاموش رہو۔ مسٹر ولف کو اپنی بات ختم کر لینے دو' پھر بولنا"۔ اٹارنی جنرل نے اسے ڈانٹا "اس وقت تم پولیس کی حراست میں ہو۔ سمجھے؟"

"خواتین و حضرات! معاملات اس قدر پیچیدہ اور طویل ہیں کہ میرے لیے انہیں اختصار سے اور تسلی بخش وضاحت کے ساتھ بیان کرنا دشوار ہے۔ بے شمار سوال ایسے ہیں جن کا جواب خود مجھی کو دینا ہے۔ مثال کے طور پر میں جانتا ہوں

مقتولہ مسز فردم جب جمعے کی دوپہر میرے پاس آئیں تو انہوں نے اپنے کانوں میں وہ مکڑی نما سونے کے بندے کیوں پہن رکھے تھے؟ مسز فردم نے بندے ۱۱ مئی کو خریدے اور یہی بندے ۱۹ر مئی کو دوسری عورت نے پہنے۔ گویا اس نے اپنے آپ کو مسز فردم بنانے کی کوشش کی۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ایسا دھوکا دینے میں کامیاب نہ ہوئی اور تین دن بعد یعنی ۲۲ مئی جمعے کے روز مسز فردم یہی بندے پہن کر میرے دفتر میں آئیں۔ کیوں؟ کیا یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ وہی خاتون ہیں جسے پیٹی ڈروسس لڑکے نے منگل کی شام کو ایک آدمی کے ساتھ بھورے رنگ کی کیڈلک کار میں دیکھا تھا؟ اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ مسز فردم اس عورت کو اچھی طرح جانتی اور پہچانتی تھیں میں نے ٹائمز میں جو اشتہار دیا تھا اس میں خاص طور پر ان سنہری بندوں کا ذکر تھا' چنانچہ اس وقت یا تو بندے مسز فردم کو واپس مل چکے تھے یا اس نے خود اس عورت سے حاصل کیے' بہرحال یہ طے شدہ امر ہے کہ مسز فردم کے تعلقات اس خاص عورت سے قریبی رہے ہوں گے اور اب میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ مسز فردم مجھ سے کیا خدمت لینا چاہتی تھیں۔ ایگن نے تھوڑی دیر پہلے میرے ایک سوال کے جواب میں اقرار کیا ہے کہ میتھیو برج کی موت کے بعد ایک عورت گروہ کے افراد کو فون پر ہدایات دیا کرتی تھی گروہ کے کسی آدمی نے اس عورت کی شکل نہیں دیکھی' وہ صرف آواز پہچانتے تھے اور یہ عورت ہمیشہ خفیہ لفظ کے ذریعہ اپنی شناخت کراتی تھی اور وہ خفیہ لفظ تھا..... سنہری مکڑی..... عین ممکن ہے ہے مسز فردم نے یہ خفیہ لفظ کہیں کسی موقع پر سنا ہو اور اس بارے میں بطور خود تحقیق کی ہو اور انہیں اپنے قریبی افراد کی مجرمانہ سرگرمیوں کا پتہ چل گیا ہو' یہی وجہ ہے کہ جب وہ ایک جیولر کی دکان کے پاس سے ایک دن گذریں اور انہوں نے شوکیس میں سونے کے بنے ہوئے مکڑی کی شکل کے بندے دیکھے تو فوراً خرید کر لے گئیں۔ یہ بندے خریدنے اور انہیں پہننے سے مسز فردم کا مقصد صرف اس عورت پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ وہ خفیہ لفظ کے پس منظر سے آگاہ ہیں۔ یہ گویا ایک اشارتی تنبیہہ تھی

کہ میں تمہارا سب دھندا جانتی ہوں اور مسز فردم کی یہی غلطی ہے جس نے مجرموں کو مجبور کیا کہ وہ انہیں جلد سے جلد موت کے گھاٹ اتار دیں۔

اب میں اپنا بیان اور مختصر کر کے اس حادثے کی طرف آتا ہوں جس میں بارہ سالہ ایک بے گناہ لڑکا پیٹی ہلاک ہوا۔ یہ امر شک و شبے سے بالا ہے کہ کار ڈرائیور نے اسے جان بوجھ کر کار کے نیچے روندا اور بھاگ گیا...... جن افراد نے یہ حادثہ دیکھا ان کا بیان ہے کہ کار چلانے والا کوئی آدمی تھا جس نے بھورے رنگ کا سوٹ اور اسی رنگ کی فیلٹ ہیٹ پہن رکھی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ منگل کی شام جس نا معلوم عورت کے ساتھ کار کی دوسری سیٹ پر جو آدمی بیٹھا تھا وہ میتھیو برچ تھا اور اسے منگل اور بدھ کی درمیانی رات قتل کر دیا گیا..... قاتل نے اسے کار کے نیچے روند کر ہلاک کیا یہی طریقہ ہلاکت پیٹی کے معاملے میں اور بعد ازاں مسز فردم کو قتل کرنے میں استعمال کیا گیا، تینوں وارداتوں میں یہ واحد طریقہ برتنے سے قاتل یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام وارداتیں گویا ایک۔ ہی فرد نے کی ہیں، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میتھیو برچ کو کس نے قتل کیا؟ پیٹی کو روندنے والا کون تھا؟ اور مسز فردم کے خون سے کس نے ہاتھ رنگے ہیں؟ ان تینوں وارداتوں میں لڑکے کو روز روشن میں اور اتنی پر ہجوم سڑک پر کار کے نیچے روند کر بھاگ جانے والی واردات سب سے اہم ہے۔ یہ انتہائی دلیری کے ساتھ ساتھ بے وقوفی کی علامت بھی ہے۔ کیا کوئی قاتل اتنا بے وقوف ہو سکتا ہے کہ ایسی جگہ واردات کرے جہاں اس کے بھاگ نکلنے کے امکانات ایک فیصد بھی نہ ہوں؟ اس کے باوجود اس نے یہ یہ رسک لینا ضروری سمجھا۔ کیوں؟ یقیناً اس لیے کہ قاتل کو اپنے شناخت نہ کیے جانے اور بھاگ نکلنے کا پورا پورا یقین تھا۔

"میں نے قاتل کی جگہ اپنے آپ کو رکھ کر سوچا کہ اگر مجھے اس لڑکے کو اس اسی جگہ اسی وقت قتل کرنا پڑتا تو میں شناخت سے بچنے کے لیے کیا کرتا؟ اگر میں عورت ہوتا تو پھر کیا کرتا؟ محض عورت ہونے کے سبب میرا کام بہت آسان ہو جاتا مرد کتنا ہی بھیس بدلے بہرحال پہچانا جا سکتا ہے کہ مرد ہے لیکن عورت مرد

کے بھیس میں قتل کی واردات بھی کر ڈالے تو اس پر عورت ہونے کا شک ذرا کم ہی ہوتا ہے۔ پھر وہ عورت جو مجرموں کے ایک گروہ کو ہدایات جاری کرتی ہو اسے بہرحال ذہین اور دلیر ہونا چاہیے..... میتھیو برج خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ لیکن بری عادتوں کی تکمیل کے لیے وہ درپردہ مجرموں کے ایک خفیہ گروہ میں شامل



ہے...... ایک دن اس پر منکشف ہو جاتا ہے کہ گروہ کی لیڈر کون ہے؟ فون پر وہ اس کی آواز اکثر سنتا رہا ہے لیکن اسے اس عورت کو دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوتا ہم فرض کیے لیتے ہیں کہ میتھیو کو پتہ چل جاتا ہے۔ وہ اسے اپنی چوری شدہ کار میں بٹھا کر نہ جانے کہاں لے جا رہا ہے شاید اس کا ارادہ اس عورت کو بلیک میل کرنے کا ہے۔ میتھیو پستول نکال کر اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ کار ڈرائیور کرے اور جہاں وہ لے جانا چاہتا ہے وہاں چپ چاپ چلی چلے۔ لیکن ایک سڑک پر سرخ ٹریفک سگنل اسے رکنے پر مجبور کرتا ہے ۔ شیشے صاف کرنے والا لڑکا پٹی لپک کر آتا ہے۔ اس وقت وہ عورت اشارہ کرتی ہے کہ اسے اغوا کیا جا رہا ہے اور لڑکا پولیس کو خبردار کرے۔ لڑکا پولیس کو بتانے کی بجائے میرے پاس آتا ہے لیکن اس دوران میں وہ کوشش کر کے کار کا نمبر دیکھ لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ بہرحال منگل اور بدھ کی درمیانی رات یہ چالاک عورت میتھیوبرج کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے..... ممکن ہے اس نے میتھیو کے سر میں لوہے کا وہی رنچ دے مارا ہو جو بعد ازاں کسی اور نے مسز فردم کے سر میں دے مارا...... میتھیو کی کھوپڑی چٹخ جاتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتا ہے..... پھر یہ عورت اسے کار میں ڈال کر ایک ویران مقام پر لے جاتی ہے' اسے کار سے باہر نکال کر سڑک پر ڈالتی ہے اور کار کے ذریعے روند ڈالتی ہے پھر کار ایک جگہ پارک کر کے اپنے گھر آ جاتی ہے.....

دوسرے روز وہ عورت سوچتی ہے کہ لڑکا اسے پہچانتا ہے میتھیوبرج کو بھی اس نے دیکھا ہے..... ممکن ہے وہ پولیس کو بتا دے کہ کون عورت منگل کی شام میتھیو برج کے ساتھ کار میں سوار تھی۔ اس مشکل کا حل اس کے سوا کچھ نہیں کہ لڑکے کو بھی دوسری دنیا میں چلتا کر دیا جائے۔ ایک تدبیر اسکے ذہن میں آتی ہے وہ مردانہ لباس پہن کر وہاں جاتی ہے۔ جہاں اس نے گزشتہ روز کار کھڑی کی تھی۔ اسی کار کو چلاتی ہوئی وہ وہاں آتی ہے جہاں اسے لڑکے کے ملنے کا یقین ہے۔ بے چارہ لڑکا دوڑ کر آتا ہے اور جونہی ونڈا سکرین صاف کرنے کے لیے وہ

کار کے آگے آتا ہے یہ سنگدل عورت جو مرد کے بھیس میں ہے فل سپیڈ پر کار چلا دیتی ہے اور لڑکے کو کچلتی ہوئی غائب ہو جاتی ہے۔ اس مرتبہ پھر وہ کار کو ایک جگہ پارک کر کے گھر چلی جاتی ہے اور اطمینان کا سانس لیتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ مرنے والا لڑکا ایک روز پہلے میرے پاس آن کر نہ صرف عورت کا حلیہ بتا جاتا ہے بلکہ کار کا نمبر بھی دے جاتا ہے۔ دراصل اس عورت کو شیشے صاف کرنے والے ایک آوارہ لڑکے سے اس ذہانت اور مستعدی کی توقع نہ تھی۔ مسز فردم کو خفیہ لفظ سنہری مکڑی کا علم ہو جاتا ہے۔ قاتل عورت جو مسز فردم سے بہت قریب ہے اس بات کو جانتی ہے' مسز فردم کا سنہری بندے خرید کر لانا قاتل کے لیے سخت پریشانی کا باعث ہے وہ سوچتی ہے کہ کیا کرے۔ اتنے میں ٹائمز اخبار میں وہ اشتہار چھپتا ہے جو میں نے بھجوایا ہے۔ یہ اشتہار قاتل عورت کے علاوہ مسز فردم بھی پڑھتی ہے وہ سخت حیران ہوتی ہے کہ اس قسم کے بندے پہننے والی عورت سے سراغرساں نیرو ولف آخر کیوں ملنا چاہتا ہے اشتہار میں رخسار کے زخم کا حوالہ بھی ہے چنانچہ مسز فردم جو پہلے ہی مشکوک ہیں۔ نیرو ولف سے بقیہ راز جاننے کی کوشش میں ویسا ہی حلیہ بنا کر آتی ہیں جس کا ذکر اشتہار میں کیا گیا ہے۔ لیکن اتفاق سے مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ رخسار کا نشان مصنوعی ہے اور یہ وہ عورت ہرگز نہیں جو پیٹی کے بیان کے مطابق منگل کی شام کیڈلک کار میں اس نامعلوم شخص کے ساتھ بیٹھی تھی' جب میں جرح کرتا ہوں تو مسز فردم گھبرا کر حقیقت اگل دیتی ہیں اور اقرار کر لیتی ہیں کہ اصل عورت کوئی اور ہے وہ اس عورت کو جانتی ضروری ہیں لیکن فی الحال مجھے اس کا نام نہیں بتاتیں۔ بات اگلے روز پر ملتوی ہو جاتی ہے..... لیکن جمعے اور ہفتے کی درمیانی رات انہیں قتل کر دیا جاتا ہے..... بظاہر طریقہ وہی ہے یعنی کار کے نیچے روند ڈالنے کا..... مسز ڈینس کے گھر ڈنر کے بعد سب سے آخر میں رخصت ہونے والی مسز فردم تھیں..... چنانچہ..... انہیں کار کے نیچے روندنے کا سہرا مسز ڈینس کے سر ہے کیوں مسز کلیری میں ٹھیک کہتا ہوں یا غلط؟ اور ان کے سر پر رینچ مارنے کا کارنامہ آپ کا ہے.....

اس عمارت کا لفٹ مین پچھلے کمرے میں موجود ہے جو گواہی دے گا کہ آپ دونوں میاں بیوی مسز فردم کو بے ہوشی کی حالت میں ان کے چہرے پر کپڑا ڈال کر لفٹ کے ذریعے نیچے لے گئے تھے۔ کپڑا چہرے پر ڈالنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ لفٹ مین مقتولہ کو شناخت نہ کر سکے"۔

"یہ جھوٹ ہے..... بکواس ہے....." ڈینس چلایا۔

اس کی بیوی سکتے کے عالم میں بیٹھی ولف کو تک رہی تھی' ولف نے اپنی تقریر جاری رکھی اور ڈرامائی انداز میں کہا۔

"خواتین و حضرات اب میں میتھیوبرج اور پیٹی ڈروسس کے قاتل کو پیش کرتا ہوں..... آرچی ذرا زحمت کر کے میرے پرائیویٹ آفس میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کو یہاں بلالاؤ"۔

میں نے تعمیل کی۔ یہ لمبے قد کا ایک بدحواس سا آدمی تھا۔ کمرے میں آکر اس نے حاضرین پر سرسری نظرڈالی اور خاموش کھڑا ہو گیا۔

"ان صاحب کا نام برنارڈلیون ہے"۔ ولف نے کہا "ساٹھویں سٹریٹ پر ان کی دکان ہے جہاں سلے سلائے مردانہ کپڑے فروخت کیے جاتے ہیں.... ہاں تو مسٹر برنارڈ اس کمرے میں کوئی شخصیت ایسی ہے جسے تم پہچان سکو...."

برنارڈ نے ایک لمحہ تامل کر کے جین اسٹے کی طرف انگلی اٹھائی "یہ خاتون بدھ کی دوپہر میری دکان پر آئی تھیں اور انہوں نے بھورے رنگ کا مردانہ سوٹ اور اسی رنگ کی فیلٹ ہیٹ خریدی تھی"۔ جین نے یکدم پرس کھول کر ننھا سا آٹو میٹک پستول نکال لیا لیکن دوسرے ہی لمحے زنانہ پولیس کی ایک ہٹی کٹی عورت نے جین کی کلائی پر اس زور سے ہاتھ مارا کہ پستول چھوٹ کر دور جا گرا اور جین درد کی شدت سے چیختی ہوئی دوہری ہو گئی۔ آنا" فانا" اس کے دونوں ہاتھوں میں مسز کلیری اور ڈینس کی مانند آہنی ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

گھڑیال



۹۔ ستمبر کی سہ پہر کا ذکر ہے کیونڈش ٹائپ رائٹنگ بیورو میں حسب معمول کام جاری تھا۔ یہ ادارہ ٹائپسٹ اور اسٹینو گرافر مہیا کرتا تھا۔ بہت سے لوگ ٹیلیفون کرکے اپنے لئے ٹائپسٹ اور اسٹینوگرافر بلا لیا کرتے تھے اس وقت ادارے میں صرف تین لڑکیاں ملازم تھیں اور تینوں اپنے اپنے کام میں برق رفتار.... اس کے باوجود ادارے کی پرنسپل مس مارٹنڈیل کی تیوریاں چڑھی رہتیں۔ ان کے بس میں ہوتا تو وہ چوبیس گھنٹے ان لڑکیوں کو کام میں جوتے رکھتیں... اڑھائی بجے انٹرول ختم ہوتا تھا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد اینڈا برنیٹ کی میز پر رکھے ہوئے انٹر کام فون کی گھنٹی بجی۔ بے چاری اینڈا نے اس وقت ایک چاکلیٹ اپنے منہ میں رکھا تھا۔ گھبراہٹ میں اس نے ریسیور اٹھایا.....

”جی... مس مارٹنڈیل؟“

”ذرا شیلا دیب کو میرے پاس بھیجو“۔

”وہ تو ابھی لنچ سے واپس نہیں آئی مس مارٹنڈیل“۔

”ابھی واپس نہیں آئی؟“ مارٹنڈیل نے جھلا کر کہا۔ ”خدا غارت کرے اسے۔ یہ لڑکی روز لیٹ ہو جاتی ہے“۔

اس لمحے بیرونی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر آئی۔ ٹائپسٹ لڑکیوں نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئیں

اینڈا نے آنے والی لڑکی سے کہا۔

"شیلا آج تمہاری مرمت ہوگی... جاؤ مس مارٹنڈیل تمہارے فراق میں تڑپ رہی ہیں"۔

شیلا نے جلدی سے پیڈ اور پنسل سنبھالی اور مس مارٹنڈیل کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی اُدھیڑ عمر مالکہ نے غیظ آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں تھیں تم؟ یہ دفتر ہے یا کلب"۔

"معافی چاہتی ہوں... بازار میں ٹریفک جام ہو گئی تھی اس لئے چند منٹ کی دیر ہو گئی"۔

"روز ہی ٹریفک جام ہوجاتی ہے"۔ مس مارٹنڈیل نے دانت پیس کر کہا "آج تو خیر میں چھوڑے دیتی ہوں آئندہ لنچ کے بعد ایک منٹ بھی دیر سے آئیں تو اکاؤنٹنٹ سے اپنا حساب صاف کروا لینا"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے سامنے پڑے ہوئے کاغذ پر نگاہ ڈالی "کوئی خاتون ہیں' مس پب مارش انہوں نے فون کیا تھا کسی اسٹینو کو ان کے مکان پر تین بجے بھیج دیا جائے پتہ یہ ہے ۱۹' دلبراہام کریسنٹ انہوں نے خاص طور پر تمہارا نام لیا۔ کیا تم پہلے بھی ان خاتون کے ہاں جا چکی ہو؟"

"نہیں... مجھے یاد نہیں پڑتا"۔ شیلا نے نفی میں گردن ہلائی۔

"خیر تین بجنے میں ابھی وقت ہے تم آسانی سے مس پب مارش کے مکان پر پہنچ سکتی ہو۔ ہاں تمہیں کولیو ہوٹل میں ٹھیک پانچ بجے شام پروفیسر پرڈی کے پاس بھی جانا ہے بس اب جاؤ"۔

شیلا واپس آئی تو اینڈا نے پھر مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور بولی۔

"سناؤ طبیعت صاف ہوگئی؟"

"ہاں ہوگئی خدا جانتا ہے اینڈا' میں اس خونخوار بلی کے ہاتھوں سخت عاجز ہوں میں تو اب شام تک کے لئے نارت ہورہی ہوں کوئی خاتون ہیں مس پب

رتی انہوں نے دلبراہام کریسنٹ سے فون پر مجھے طلب کیا ہے۔ پھر شام پانچ بجے
منحوس پروفیسر پرڈی سے مغزماری کرنے کرلیو ہوٹل جانا ہے۔ مجھے اس شخص
صورت ہی سے نفرت ہے"۔

اسی وقت مس مارٹنڈیل اپنے آفس سے باہر آئیں۔ "آئی کوئی اور آفت
نے دل میں کہا لیکن خلاف توقع مالکہ کا لہجہ نرم تھا۔

"شیلا میں ایک بات تمہیں بتانا بھول گئی مس بب مارش نے فون پر کہا تھا
اسٹینو لڑکی تین بجے میرے مکان دلبراہام کریسنٹ پہنچ جائے اور میں وہاں نہ
تو چند منٹ انتظار کرلے۔ مکان کے اندر چلی آئے دروازہ کھلا ملے گا۔
ئیں ہاتھ ہی پہلا کمرہ ہے بس وہیں بیٹھ جائے..."۔

"بہت بہتر مس مارٹنڈیل میں ان ہدایات پر عمل کروں گی"۔ شیلا نے
اب دیا اور جلدی سے اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔ اس وقت اس کا کام پر
نے کو جی نہیں چاہ رہا تھا، لیکن نوکری پھر نوکری ہے، اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔
ب سے گزرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی روکی۔ ڈرائیور کو ۱۹، دلبراہام کریسنٹ کا پتہ
یا اور اپنے خیالات میں کھو گئی۔

ٹیکسی ڈرائیور نے اسے خاصی دور ہی اتار دیا۔ شیلا اب مکانوں کے نمبر
تی ہوئی آگے بڑھی۔ اس علاقے میں سبھی مکان قدیم طرز کے تھے۔ دلبراہام
رینٹ ان سب میں بڑا مکان تھا۔ دو منزلہ عمارت کا نقشہ آدھے چاند کی شکل
تھا شاید اسی لئے اس کا نام کریسنٹ رکھا گیا ہو گا۔ مکان کے چاروں طرف
انی طرز کا باغ تھا جس کے اردگرد چاردیواری کی بجائے سبز قد آدم باڑھ سی لگی
ی۔

شیلا نے بیرونی پھاٹک عبور کیا۔ اندرونی دروازے پر پہنچ کر برقی گھنٹی کا بٹن
۔ مکان کے اندرونی حصے میں گھنٹی بجی۔ جس کی آواز اس نے بھی سنی چند لمحے
زر گئے کوئی جواب نہ ملا، اس نے پھر گھنٹی بجائی۔ ایک دو منٹ انتظار کے بعد
ستہ سے کواڑوں کو دھکا دیا دروازہ آواز پیدا کئے بغیر کھل گیا چھوٹی سے راہداری

اس کے سامنے تھی دائیں جانب پہلا ہی کمرہ اسے دکھائی دیا ایک لحظہ تامل کرکے شیلا نے کمرے میں قدم رکھا یہ چھوٹا سا صاف ستھرا اور کسی قدر ماڈرن انداز پر سجا ہوا تھا اس نے گھومتی ہوئی نظر چاروں طرف ڈالی اور یہ دیکھ کر اسے تعجب ہوا کہ ایک چھوڑ چار چار کلاک رکھے ہوئے ہیں۔

شیلا نے ڈیسک پر رکھا ہوا چاندی کا کلاک حیرت سے دیکھا اس کی سوئیاں بتاتی تھیں کہ چار بج کر دس منٹ ہوئے ہیں مینٹل پیس والا چائنا کلاک بھی چار بج کر دس منٹ کا اعلان کر رہا تھا۔ دفعتاً اسے اوپر کی طرف کسی مشین کے چلنے کی آواز سنائی دی شیلا نے سر اٹھا کر دیکھا یہ لکڑی کا چھوٹا سا کوکو کلاک تھا۔ مو اس کلاک کا دروازہ کھلا ایک مصنوعی پرندہ باہر آیا اس نے تین مرتبہ کوکو۔ کوکو کوکو کی آواز نکالی اس اعلان کے بعد وہ کلاک میں جا چھپا اور دروازہ بند ہو گیا۔

شیلا نے اطمینان کا سانس لیا اور آپ ہی آپ مسکراتی ہوئی ایک صوفے کی طرف بڑھی... اس نے سوچا کوکو کلاک نے صحیح وقت بتایا ہے خدا جانے باقی کلاک ایک گھنٹہ دس منٹ آگے کیوں ہیں... ایک بار پھر اس نے یونہی وقت بہلانے کی خاطر کمرے کا جائزہ لیا... یکایک اسے اپنے دل کی دھڑکن بند ہوتی ہوئی محسوس ہوئی... سارے جسم کا خون کھنچ کر جیسے کھوپڑی میں آ گیا ہو۔ سامنے پڑے ہوئے صوفے کے پاس ہی ایک آدمی کی خون میں نہائی ہوئی لاش پڑی اس کی آنکھیں آدھی کھلی اور آدھی بند تھیں اور لباس سے وہ اچھے طبقے کا نظر آتا تھا اس کی عمر پچاس پچپن برس کے درمیان ہو گی۔

شیلا نے اپنے آپ پر قابو پایا اور مشینی انداز میں آگے بڑھ کر اس شخص کے رخسار چھوئے پھر اس کی نبض پر ہاتھ رکھا... اس میں زندگی کی معمولی رمق بھی نہ تھی... عین اسی لمحے اس نے باہر کسی کے چلنے کی آہٹ سنی خود بخود اس کی نگاہ کھڑکی کی طرف اٹھ گئی... اس نے دیکھا ایک عورت بیرونی پھاٹک سے ہو کر اندرونی دروازے کی طرف آ رہی ہے.. ایک بار پھر اس نے فرش پر پڑی ہوئی لاش کی طرف دیکھا... اس کے ہونٹ کانپنے لگے اور حلق میں کانٹے

گئے وہ پلک جھپکائے بغیر لاش کو گھور رہی تھی اتنے میں وہی دراز قامت عورت
ندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں سودا سلف لانے کی ایک چھوٹی سے ٹوکری تھی
بھورے اور سلیقے سے کنگھی کئے ہوئے، آنکھیں بڑی بڑی اور نیلی تھیں۔
ن وہ شیلا کو دیکھنے سے قاصر۔ آنے والی ادھیڑ عمر عورت اندھی تھی۔ اس نے
ی کسی غیر معمولی حس کے ذریعے جانا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔

"کون ہے یہاں؟" اندھی عورت نے تیز چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم... میں..." شیلا نے ہکلاتے ہوئے جواب دینے کی کوشش کی مگر
ہشت کے مارے الفاظ اس کے منہ سے نکل ہی نہ سکے۔ پھر اس نے ہیبت ناک
چیخ ماری اور اندھی کو ایک طرف دھکیلتی ہوئی بے تحاشا مکان سے باہر نکل آئی۔
سٹریائی انداز میں اب بھی اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں۔

کولن لیمب کی زبانی

ستمبر کی ۱۹ تاریخ تھی اور وقت سہ پہر کا۔ میری رسٹ واچ میں دو بج کر ۵۹
منٹ ہوئے۔ میں محلہ دلبراہام کریسنٹ سے گزر رہا تھا اور یونہی غیر شعوری طور
پر مکان نمبر دیکھنے شروع کئے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوئی نمبروں کی ترتیب بڑی عجیب
ہے نمبر ایک کے سامنے ۳۰ تھا پھر ۲۴، اس کے بعد ۲۳، ۲۲، ۲۱ ــــ نمبر ۲۰ ڈیانا
لاج کا تھا جس کے دروازے پر سرخ رنگ کی ایک خوبصوت اور صحت مند بلی
بیٹھی اپنے پنجے چاٹ رہی تھی۔ اس کے بعد نمبر ۱۹.. دفعتاً" اسی مکان کا اندرونی
دروازہ دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان لڑکی چیختی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف
آئی اور مجھ سے آن ٹکرائی۔ ہم دونوں کلابازیاں کھا کر فٹ پاتھ پر گرے لڑکی
مسلسل چیخے جا رہی تھی۔

اس نے مضطرب ہو کر پھر میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ مکان کے اندر..
وہاں.. کمرے میں.. ایک آدمی کی لاش پڑی ہے...." لڑکی نے ہانپتے ہوئے کہا۔
"مجھے پہلے علم نہ تھا.. وہ خون میں لت پت ہے... یہ دیکھ... خون میرے ہاتھ پر
بھی لگ گیا ہے.... اور وہ نابینا عورت... اسے پتہ نہیں کہ کمرے میں لاش پڑی

ہے"۔ میں نے اسے سڑک پر بٹھا دیا۔ اور تسلی دی...

میں بیرونی پھاٹک سے ہوکر اندرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ مختصر راہداری عبور کرکے دائیں ہاتھ والے کمرے میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھی نابینا عورت اطمینان سے کرسی پر بیٹھی ہے' میرے قدموں کی آہٹ پاتے ہی وہ بولی۔ "کون ہے؟" میں نے کہا "ایک راہگیر ہوں دو منٹ پہلے اس مکان سے ایک لڑکی چیختی ہوئی باہر بھاگی اور سڑک پر مجھ سے ٹکرا گئی اس کا کہنا ہے کہ اس مکان میں کسی شخص کو... قتل کر دیا گیا ہے... خون میں لت پت لاش.."۔

"ہاں.. یہ صحیح ہے"۔ نابینا بڑھیا نے سکون سے کہا۔ لاش صوفے کے پیچھے موجود ہے"۔

"میں نے آگے بڑھ کر صوفے کے پیچھے دیکھا ایک وجیہہ مرد کی لاش.... خون میں نہائی ہوئی... وہاں پڑی تھی۔ میں نے نابینا عورت سے پوچھا "یہ شخص کون ہے اور واردات کیسے ہوئی؟" عورت نے نفی میں گردن ہلائی اور بتایا "مجھے کچھ نہیں معلوم بہتر یہ ہے کہ پولیس کو اطلاع دی جائے"۔ "میں نے پوچھا ٹیلیفون کس کمرے میں ہے؟" جواب ملا "اس مکان میں ٹیلیفون نہیں البتہ اس عمارت سے کوئی پچاس گز کے فاصلے پر ایک پبلک کال بکس موجود ہے انہیں بتاؤ مس پپ مارش کے مکان میں کسی شخص کی لاش پڑی ہے اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ لڑکی جسے تم باہر سڑک پر چھوڑ آئے اسے یہاں لاکر ڈرائنگ روم میں بٹھا دو۔ میں محسوس کرتی ہوں وہ بے حد خوفزدہ ہے جتنی دیر میں تم پولیس کو اطلاع دو گے میں اس لڑکی کے لئے چائے تیار کرتی ہوں۔

میں باہر آیا لڑکی وہیں بیٹھی تھی میں نے بتایا کہ میں کال بکس سے پولیس کو فون کرنے جارہا ہوں اور چونکہ پولیس کو تمہارے بیان کی ضرورت پڑے گی اس لئے تم مکان کے اندر چلی جاؤ مکان کی نابینا مالکہ کا نام مس پپ مارش ہے وہ تمہارے لئے چائے تیار کررہی ہے لڑکی نے حیرت سے کہا۔

"اچھا تو اس عورت کا نام پب مارش ہے؟ لیکن.. لیکن..."

کروڈین پولیس اسٹیشن پر فون کی گھنٹی بجی۔ ڈیوٹی افسر نے انسپکٹر ہارڈ کیسل کو بتایا کوئی شخص کولن لیمب نامی بات کرنا چاہتا ہے چند لمحوں بعد انسپکٹر ہارڈ کیسل کی جانی پہچانی آوزا کولن کے کان میں آئی؟ "ارے یار تم کہاں سے ٹپک پڑے اتنے عرصے بعد خیریت تو ہے۔ کہاں سے بول رہے ہو؟" کولن نے انسپکٹر سے کہا خیریت بالکل نہیں ہے اور نہ زیادہ سوال جواب کا وقت فوراً" ۱۹ ولبراہام کریسنٹ پہنچو اور عملے کو ساتھ لاؤ اس مکان میں ایک شخص کی لاش پڑی ہے اور قیاس کہتا ہے کہ اسے قتل کیا گیا ہے"۔

"تم وہیں ٹھہرو اس لڑکی کو نہ جانے دینا جس نے پہلے پہل لاش دریافت کی۔ انسپکٹر نے کہا میں آدھ گھنٹے کے اندر اندر پہنچ رہا ہوں"۔

اور ٹھیک آدھ گھنٹے بعد قانون اور امن کے محافظوں کا ایک ٹولہ مس پب مارش کے مکان پر پہنچ گیا ان میں پولیس سرجن، پولیس فوٹو گرافر اور انگلیوں کے نشانات کے ماہر، چند مددگار کانسٹیبل شامل تھے انہوں نے آتے ہی نہایت سرگرمی سے اپنے کام کا آغاز کر دیا انسپکٹر ہارڈ کیسل لمبے قد کا خوبصورت اور ذہین آدمی تھا پولیس کے محکمے میں اسے آئے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا مگر اپنی ذہانت اور مستعدی کے باعث بہت جلد انسپکٹر کے عہدے پر پہنچ گیا اس نے سب سے پہلے کولن لیمب سے ملاقات کی پھر شیلا دیب اور مس پب مارش کو دیکھا۔ یہ دونوں عورتیں ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی اور ان کے آگے چائے کے کپ دھرے تھے لڑکی ابھی تک متوحش تھی۔ جبکہ نابینا خاتون حسب عادت پرسکون۔ انسپکٹر نے لاش پر سرسری نگاہ ڈالی پولیس سرجن سے چند سوال کئے اپنے عملے کو ضروری ہدایات جاری کیں اس کے بعد وہ پھر ڈرائنگ روم میں آیا چونکہ وہ اسی علاقے کے پولیس سٹیشن کا انچارج تھا اس لئے مس پب مارش کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات اسے حاصل تھیں۔ کئی بار اس نے اس اندھی باوقار عورت کو سڑک پر آتے جاتے دیکھا تھا اسے معلوم تھا وہ اندھے بچوں کے کسی

سکول میں ٹیچر ہے اور انہیں بریل سکھانے جایا کرتی ہے اپنے مکان میں گزشتہ پندرہ
برسوں سے تن تنہا رہتی ہے اس کا کسی سے زیادہ میل جول نہیں اور نہ اس کے
گھر میں لوگوں کی آمد و رفت ہے۔

”غالباً“ آپ ہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے پہلے پہل لاش دیکھی“۔ انسپکٹر
نے شیلا دیب سے کہا اس نے اثبات میں گردن ہلائی ”اب میں مس پب مارش کی
اجازت سے ان کا کچن استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ مس شیلا دیب برائے کرم میرے
ساتھ آیئے“۔

کچن میں ایک کرسی اور دو چھوٹے سٹول پڑے تھے انسپکٹر نے
سٹول سنبھال کر شیلا کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ”دیکھئے مس.. سب سے پہلے میں
آپ کے بارے میں جاننا چاہوں گا“۔

شیلا نے بمشکل سوکھے حلق میں تھوک نگلا‘ پھر بولی۔

”میرا پورا نام شیلا دیب ہے۔ نمبر ۱۴ پامرسٹن روڈ پر میری رہائش ہے
ٹائپسٹ اور سٹینو گرافر ہوں اور مس مارٹنڈیل کے ٹائپ رائٹنگ بیورو میں نوکری
کرتی ہوں مجھے اس ادارے میں کام کرتے ہوئے دس ماہ ہوئے ہیں۔ اب رہا یہ
سوال کہ میں اس مکان میں کیسے آئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو اندھی خاتون
ہیں مس پب مارش؟ انہوں نے آج کسی وقت ہمارے بیورو میں مس مارٹنڈیل کو
فون کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ تین بجے سہ پہر تک کسی اسٹینو گرافر کو بھیج
دیا جائے مس پب مارش نے خاص طور پر میرا نام لے لیا تھا کہ یہی بات مس
مارٹنڈیل نے مجھے بتائی۔ خیر جب میں لنچ کے بعد دفتر پہنچی تو مس مارٹنڈیل نے مجھے
۱۹‘ ولبراہام کریسنٹ جانے کا حکم دیا انہوں نے یہ بھی سمجھایا کہ مس پب مارش
گھر میں نہ ہوں تو میں بے خوف و خطر مکان میں داخل ہو جاؤں تین بجنے میں
ایک دو منٹ پہلے یہاں آئی مس پب مارش یہاں موجود نہ تھی ان کی دی گئی
ہدایات پر عمل کرتے ہوئے میں ملاقاتی کمرے میں داخل ہوئی تو میں نے اس
آدمی کی لاش دیکھی... چند لمحے بعد مجھے مس پب مارش آتی ہوئی نظر آئی۔ اس

کے بعد میں چیخیں مارتی ہوئی مکان سے باہر بھاگی اور سڑک پر اس نوجوان سے ٹکرا گئی جس نے اپنا نام کولن لیمب بتایا ہے۔

"یہ بتائیے مس شیلا آپ کو کیسے علم ہوا کہ تین بجنے میں ابھی دو منٹ باقی ہیں۔ کیا آپ نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا تھا؟"

"جی نہیں..." شیلا نے جلدی سے کہا۔ "خدا کی پناہ! میں تو حیران ہی رہ گئی تھی... اب یاد آیا... ہاں' کوکو کلاک نے تین بجنے کا اعلان کیا تھا۔ وہ کلاک جو دروازے کے عین اوپر لگا ہے... حالانکہ باقی تمام کلاک غلط وقت بتا رہے تھے یعنی چار بج کر دس منٹ"۔

"باقی کلاک! انسپکٹر نے حیرت سے کہا"۔ باقی کلاک سے کیا مطلب آپ کا؟ کیا اس کمرے میں کوکو کلاک کے علاوہ کچھ کلاک اور بھی لگے تھے؟"

"ہاں ہاں... ایک کلاک مینٹل پیس پر تھا... پھر وہ گرانڈ فادر کلاک ایک چائنا کلاک اور ایک چاندی کے فریم والا کلاک.. لیکن یہ سب کے سب چار بج کر دس منٹ بجا رہے تھے"۔

"کیا آپ نے مقتول کو کبھی دیکھا تھا؟"

"جی نہیں... میں نے اس سے پہلے اس شخص کو کبھی نہیں دیکھا"۔

"بہت بہت شکریہ مس شیلا میں چاہتا ہوں ابھی آپ دس پندرہ منٹ یہیں ٹھہریں شاید مجھے کچھ اور آپ سے پوچھنا پڑے اس کے بعد میں آپ کو پولیس کار میں آپ کے گھر بھجوا دوں گا۔ یہ تو بتائیے کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہیں؟"

"جی نہیں میرے ماں باپ مر چکے ہیں"۔ شیلا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "میں اپنی خالہ کے پاس رہتی ہوں۔ ان کا نام مسز لاوٹن ہے"۔

"خوب خوب" انسپکٹر نے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ اٹھی اور دوازہ کھول کر ڈرائینگ روم میں چلی گئی...

اب مس پب مارش کی باری تھی۔ انسپکٹر نے نابینا خاتون کا ہاتھ تھاما اور

کچن میں لاکر اسی کرسی پر بٹھا دیا۔ جونہی انسپکٹر نے کچن کا دروازہ بند کیا مس پب مارش نے تیز آواز میں کہا۔

"انسپکٹر یہ نوجوان کون ہے؟ کیا نام ہے اس کا اور اس مکان میں یہ کیوں کر آیا؟" انسپکٹر نے اسے حیرت سے دیکھا اور کولن لیمب کے بارے میں بتایا کہ وہ اتفاقاً" ادھر سے گزر رہا تھا کہ مس شیلا دیب لاش دیکھ کر مکان سے باہر چیختی ہوئی بھاگی اور سڑک پر اس سے ٹکرا گئی اسی نوجوان نے بعد میں کال بکس سے پولیس کو اس حادثے کی اطلاع دی۔ یہ سن کر عورت کے چہرے پر اطمینان جھلکنے لگا اس نے انسپکٹر کو جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"پیشے کے اعتبار سے میں اسکول مسٹریس ہوں۔ ۱۹۵۰ء سے معذور بچوں کے ایک سکول میں بریل سسٹم کی تعلیم دیتی ہوں میں پیدائشی نابینا نہیں۔ میرے ہاں ملاقاتی بہت کم آتے ہیں اس دوپہر کو مجھے کسی کے آنے توقع نہ تھی"۔

"اچھا؟" انسپکٹر نے حیران ہو کر کہا۔ آپ نے کیونڈش بیورو میں مس مارٹنڈیل کو فون کر کے سٹینو گرافر کو تین بجے آنے کے لئے نہیں کہا تھا"۔

پب مارش نے بے نور آنکھوں سے انسپکٹر کی طرف گھورا اور قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے انسپکٹر میں نے کیونڈش بیورو میں فون نہیں کیا۔ مجھے بھلا سٹینو گرافر کی کیا ضرورت تھی؟"

انسپکٹر ہارڈکیسل حیرت سے تک رہا تھا آخر اس نے کہا۔

"اب میں آپ کو مقتول کا حلیہ بتاتا ہوں ذہن پر زور دے کر بتایئے آپ اس کو پہچانتی ہیں۔ قد پانچ فٹ نو یا دس انچ' عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ' بھورے گھنے بال' براؤن آنکھیں' داڑھی مونچھ صاف' لمبوترا چہرہ' ٹھوڑی سخت' جسمانی صحت اچھی لیکن اسے موٹا نہیں کہا جا سکتا گہرے بھورے رنگ کا سوٹ بدن پر ہاتھ صاف ستھرے حلیے سے شبہ ہوتا ہے کہ مقتول بنک کلرک تھا' کسی فرم میں اکاؤنٹنٹ' وکیل یا ایسے ہی پیشے سے ملتا جلتا۔ فرمایئے ایسے کسی شخص

سے آپ واقف ہیں۔"

مس پب مارش نے جواب دینے سے پیشتر چند لمحے غور کیا پھر نفی میں گردن ہلائی۔

"آپ ہمیشہ مکان کا دروازہ کھلا چھوڑ کر باہر جاتی ہیں؟"

"جی ہاں دن کے وقت جانا ہو تو دروازہ کھلا ہی رہتا ہے"۔

"محترمہ پولیس سرجن کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق اس شخص کو آج ڈیڑھ اور پونے تین بجے سہ پہر کے درمیان کسی وقت قتل کیا گیا ہے آپ بتا سکتی ہیں اس وقت آپ کہاں تھیں؟"

"ہاں بتا سکتی ہوں"۔ فوراً" جواب ملا ڈیڑھ بجے میں اپنے مکان سے نکلی پہلے میں ڈاک خانے گئی وہی جو البانی روڈ پر ہے ایک پارسل روانہ کیا چند ٹکٹ خریدے پھر میں نے گھر کی ضرورت کے لئے چند چیزیں مختلف دکانوں سے خریدیں۔ فیلڈ اینڈرین کی دکان سے پیٹنٹ دوا کی ایک شیشی لی پھر میں گھر واپس آ گئی میں آپ کو صحیح وقت بھی بتا سکتی ہوں جب میں بیرونی گیٹ پر پہنچی تو میں نے ملاقاتی کمرے میں لگے ہوئے کوکو کلاک کی آواز سنی اس نے تین بجائے تھے"۔

"اور آپ کے ملاقاتی کمرے میں لگے ہوئے باقی کلاک کیا بجا رہے تھے؟"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی انسپکٹر' باقی کلاک کون سے؟ وہ گرانڈ فادر کلاک جو کونے میں رکھا ہوا ہے؟"

"جی نہیں اس کے علاوہ تین کلاک جو اور ہیں وہ سب کے سب ایک گھنٹہ تیرہ منٹ آگے تھے یعنی چار بج کر تیرہ منٹ بجا رہے تھے"۔

"آگے" مس پب مارش نے حیرت سے کہا۔ تین اور کلاک؟ انسپکٹر آپ کیا کہہ رہے ہیں میرے ملاقاتی کمرے میں گرانڈ فادر اور کوکو کے سوا کوئی اور کلاک نہیں"۔

انسپکٹر نے جب بقیہ تین کلاکوں کی تفصیل بتائی تو مس پب مارش نے تڑ میں آ کر کہا۔ انسپکٹر میں پہلے کہہ چکی ہوں دو کلاکوں کے سوا ملاقاتی کمرے

میں کوئی اور کلاک نہ تھا اب یا تو تم پاگل ہو یا میں۔ آخر میں کیسے یقین دلاؤں؟ اگر مجھ پر اعتبار نہیں تو مسز کرٹن سے پوچھ لو۔ یہ وہ عورت ہے جو اوپر کا کام کرنے کے لئے روزانہ میرے ہاں آتی ہے"۔

انسپکٹر نے ملاقاتی کمرے میں جا کر مس پب مارش کو باری باری تمام کلاک پکڑائے اس نے کلاک کو دائیں بائیں اوپر نیچے آگے پیچھے سے اچھی طرح ٹٹولا اور کہا "ان میں سے کوئی کلاک بھی اس کی ملکیت نہیں اور نہ آج سے پہلے یہ کلاک اس کے کمرے میں موجود تھے"۔

ایک میز پر ان چیزوں کا ڈھیر لگا تھا جو مقتول کی جیب سے برآمد ہوئی تھیں انسپکٹر نے ان پر نگاہ ڈالی ایک بٹوہ جس میں دس دس پونڈ کے سات نوٹ اور ریزگاری ایک جیبی ریشمی رومال ہاضمے کی چند گولیاں اور ایک چھپا ہوا ملاقاتی کارڈ۔ کارڈ پر درج تھا۔

میٹروپولس اینڈ پروونشل انشورنس کمپنی لمیٹڈ ۷۰' ڈینورز سٹریٹ لندن۔

۲

ایک بار پھر انسپکٹر نے مس پب مارش کو زحمت دی۔

"کیا آپ نے حال ہی میں اپنی انشورنس وغیرہ کے سلسلے میں کسی کمپنی سے خط و کتابت کی تھی مثلاً" میٹروپولس اینڈ پروونشل انشورنس کمپنی کے ساتھ ان کا کوئی ایجنٹ کبھی آپ سے ملا ہو؟"

"جی نہیں' میں نے اپنے مکان کی تو انشورنس کروا رکھی ہے اور میرے پاس انشورنس کمپنی کی پالیسی موجود ہے اپنی ذات کے لئے میں نے کبھی انشورنس کا سوچا تک نہیں دنیا میں تن تنہا ہوں"۔

انسپکٹر نے مسٹر آر ایچ کوری کے بارے میں پوچھا اس کا جواب بھی نفی میں دیا گیا مس پب مارش نے زندگی میں پہلی بار یہ نام سنا تھا اپنی صبح کی مصروفیات کے بارے میں اس نے بتایا "میں حسب معمول دس بجے سکول گئی۔ سوا بارہ بجے چھٹی ہوئی۔ پون بجے گھر پہنچی اپنے لئے چند انڈے تلے ایک کپ چائے تیار

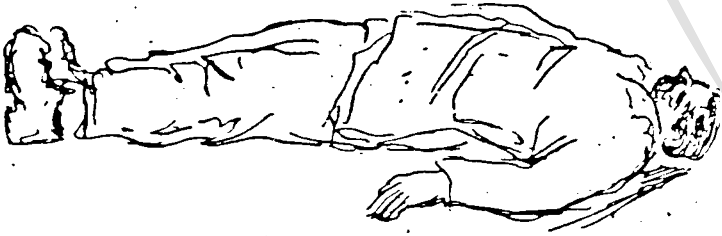
اور ناشتہ کرکے میں ٹھیک ڈیڑھ بجے گھر سے نکل گئی۔

"یہ بھی تو ممکن ہے مقتول ہی یہ کلاک اپنے ساتھ لایا ہو۔ آپ کا کیا خیال ہے مس پب مارش؟"

"ہاں ممکن ہے... مگر اسے بھلا کیا ضرورت تھی یہ کلاک لانے کی؟"

ایک نوجوان کانسٹیبل نے کمرے میں آکر انسپکٹر کو سلیوٹ کیا۔





"سر ہم سب لوگ اپنے کام سے فارغ ہو چکے ہیں"۔

"بہت خوب دیکھو شیلا دیب کو کار میں اپنے ساتھ لے جاؤ اس کے گھر کا پتہ ہے ۱۴ پامرسٹن روڈ"۔ پھر اس نے پب مارش سے کہا "میں یہ کلاک اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں"۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ کلاک میری ملکیت نہیں"۔

انسپکٹر ڈرائینگ روم میں آیا شیلا اور کولن وہاں بیٹھے تھے۔ انسپکٹر نے شیلا سے کہا "پولیس کار تیار ہے مسٹر کولن مہربانی کر کے شیلا کو کار تک چھوڑ آؤ"۔ شیلا اور کولن اٹھ کر باہر نکل گئے بیرونی دروازے کی طرف جاتے ہوئے یکایک شیلا نے کہا۔ "ارے میں اپنے دستانے وہیں چھوڑ آئیں"۔

"میں لے آتا ہوں"۔ کولن نے کہا۔

"نہیں آپ تکلیف نہ کریں میں خود لے آؤں گی"۔ شیلا نے کہا اور تقریباً بھاگتی ہوئی واپس گئی چند لمحے بعد واپس آئی اور پولیس کار میں سوار ہو گئی کولن نے اسے الوداعی سلام کیا اور کار دھواں چھوڑتی ہوئی تیزی سے چلی گئی۔ انسپکٹر نے اپنے نائب سے کہا۔

"ملاقاتی کمرے میں گرانڈفادر اور کوکو کلاک کے علاوہ جتنے کلاک پڑے ہیں ان سب کو احتیاط سے ایک تھیلے میں بند کرو اور تھانے لے چلو"۔ پھر اس نے کولن سے کہا ہمارے ساتھ آ جایئے"۔

کولن لیمب کی زبانی

ٹھیک چار بجے ہم اس عجیب واردات کی ابتدائی تفتیش سے فارغ ہو کر کار میں بیٹھے۔ انسپکٹر نے اپنے ڈرائیور کو کیونڈش ٹائپ رائٹنگ بیورو چلنے کا حکم دیا۔ راستے میں ہماری زیادہ بات نہ ہوئی۔

دس منٹ بعد ہم اس عمارت کے سامنے کھڑے تھے جس میں کیونڈش بیورو کا دفتر تھا پہلی منزل پر ہی دائیں ہاتھ تین کمروں کا دفتر تھا جب ہم اندر گئے ٹائپ رائٹروں کے آگے بیٹھی ہوئی تینوں لڑکیوں نے نگاہیں اٹھائیں ان کی تیز

ے حرکت کرتی ہوئی انگلیاں چند سیکنڈ کے لئے رکیں اور پھر حرکت میں آگئیں ان میں سے ایک کی میز پر ٹائپ مشین کے برابر میں ٹیلیفون بھی دھرا تھا میں نے محسوس کیا اس کے منہ میں چاکلیٹ یا اس قسم کی کوئی شے ہے جسے وہ مزے لے لے چوس رہی ہے اس نے جلدی سے مٹھائی اپنے کلے میں دبا کر کہا۔

"فرمایئے کس سے ملنا ہے آپ کو؟" انسپکٹر نے بتایا "مس مارٹنڈیل سے ملاقات کی خواہش ہے میرا نام ہارڈکیسل ہے میں پولیس انسپکٹر ہوں یہ میرے ساتھی کولن لیمب ہیں لڑکی نے فون کا ریسیور اٹھا کر مس مارٹنڈیل کو ہماری آمد کی اطلاع دی پھر فون بند کرکے گردن کے اشارے سے ہمیں اندرونی دفتر میں جانے کی اجازت دی جب ہم دروازہ کھول کر اندر گئے تو سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ادھیڑ عمر کی ایک باوقار عورت بیٹھی دکھائی دی اس کی عمر پچاس برس سے کم نہ ہوگی لیکن میک اپ اس نفاست سے کیا گیا تھا کہ وہ بمشکل سے تیس پینتیس برس کی نظر آتی تھی اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"انسپکٹر ہارڈکیسل' کہیئے میں آپ کی کیا خدمت کرسکتی ہوں؟"

"آپ کے ہاں ایک خاتون کام کرتی ہیں مس شیلا دیب ان کا نام ہے میں ان کے بارے میں کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔ انسپکٹر نے ازحد سنجیدہ لہجے میں کہا۔ مس مارٹنڈیل کی بھویں ایک لمحے کے لئے تن گئیں' پھر اس نے کہا۔ "شیلا دیب میرے ہاں ملازم ہے لیکن وہ اس وقت دفتر کے کام سے ایک جگہ گئی ہے شاید واپس آگئی ہو"۔ اس نے ایک بٹن دبا کر ریسیور اٹھایا۔

"اینڈا' شیلا دیب واپس آگئی کیا؟... ابھی نہیں آئی..."

ریسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے کہا "شیلا ابھی تک واپس نہیں آئی بڑی ست لڑکی ہے اسے پانچ بجے کرلیو ہوٹل میں پروفیسر پرڈی کے پاس بھی حاضر ہونا ہے"۔

مس مارٹنڈیل نے سوالات کے جواب میں جو کچھ کہا اس کا خلاصہ یہ تھا شیلا دیب گزشتہ دس ماہ سے اس ادارے میں سٹینوگرافر اور ٹائپسٹ کی حیثیت

سے ملازم ہے اس سے پہلے وہ کہاں ملازم تھی؟ شاید لندن میں جائیداد فروخت کرنے والی کسی فرم میں بہرحال یہ تو ریکارڈ دیکھ کر ہی بتایا جا سکے گا۔ جہاں تک مجھے علم ہے وہ اپنی خالہ کے ساتھ رہتی ہے اس کے والدین وفات پا چکے ہیں"۔

"یہ بتایئے آپ مس پب مارش سے واقف ہیں؟"

"مس پب مارش؟ اوہ ہاں' یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے آج فون کیا اور کہا تھا کہ شیلا دیب کو تین بجے ان کے گھر ۱۹ ولبراہام سٹریٹ بھیج دیا جائے۔ شیلا وہیں تو گئی ہے"۔

"یہ فون کس وقت آیا...؟"

"ایک بج کر ۴۹ منٹ پر۔"

"فون کرنے والی خاتون کیا واقعی مس پب مارش تھیں آپ کو یقین ہے؟"

اس سوال پر مس مارٹنڈیل نے حیرت سے انسپکٹر کو دیکھا اس کے چہرے پر جھنجھلاہٹ سی نمودار ہوئی "انہوں نے اپنا نام مس پب مارش ہی بتایا تھا انسپکٹر۔ ویسے میں انہیں ذاتی طور پر نہیں جانتی نہ ان سے کبھی ملی ہوں اور نہ آواز پہچانتی ہوں۔ آخر کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ خواہ مخواہ غلط نام بتائے"۔

"بعض اوقات ضرورت پڑ جاتی ہے"۔ انسپکٹر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور اس سے پہلے کہ مس مارٹنڈیل کچھ کہے۔ انسپکٹر نے ساری داستان اس کے گوش گزار کر دی وہ حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات سمیت خاموشی سے سنتی رہی۔ آخر اس نے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ فون مس پب مارش نے نہیں کیا کسی اور نے ان کا نام لے کر کیا"۔

"جی ہاں' بظاہر تو یہی مطلب ہے مگر ابھی ہماری تفتیش جاری ہے ممکن ہے فون مس پب مارش ہی نے کیا ہو اور وہ اب انکار کر رہی ہوں"۔ انسپکٹر نے کہا "تاہم ایک بات ضرور کھل گئی ہے کہ کوئی فرد ایسا ہے کہ جو مس شیلا دیب کو

دلبراہام کرینٹ میں کسی بہانے بھیجنے کا خواہش مند تھا۔ بہرحال یہ بتائیے مس مارٹنڈیل، کیا آپ مسٹر آر ایچ کوری نام کے ایسے شخص کو جانتی ہیں جو کسی انشورنس کمپنی سے تعلق رکھتا ہو؟"

"جی نہیں میں اس نام کے کسی شخص سے آگاہ نہیں"۔

"بہت بہت شکریہ محترم خاتون آپ کے تعاون کا"۔ انسپکٹر یک لخت کرسی سے اٹھ کھڑا ہو شاید پھر کبھی آپ سے ملاقات ہو"۔

ہم دونوں مس مارٹنڈیل کے کمرے سے باہر نکلے تو بیرونی دفتر میں تینوں ٹائپسٹ لڑکیاں اپنی اپنی ٹائپ مشینوں پر ڈھکنے چڑھا رہی تھی شاید چھٹی کا وقت ہوگیا وہ لڑکی جس کی میز پر فون رکھا تھا غالباً" اسی کا نام اینڈرا تھا پریشان پریشان نظر آتی تھی اس کے بائیں ہاتھ میں جوتے کی ایڑھی اور دائیں ہاتھ میں بغیر ایڑی کا جوتا تھا اور دونوں لڑکیوں سے کہہ رہی تھی کہ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں ہوا اسے خریدے ہوئے اور ایڑی الگ ہوگئی کیسا اندھیر ہے دکاندار نے اس کی منہ مانگی قیمت وصول کی تھی۔ اور بڑے دعوے سے کہا کہ دو سال تک اس کی ایک کیل بھی نہ ہلے گی اب سمجھ میں نہیں آتا میں گھر کیسے جاؤں؟ جونہی اس نے ہماری شکلیں دیکھیں شرم سے خاموش ہوگئی۔

کار میں بیٹھ کر میں نے انسپکٹر سے کہا "مس مارٹنڈیل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیلا ویپ نے جو کچھ کہا وہ حرف بہ حرف درست تھا"۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے"۔ انسپکٹر نے معنی خیز انداز میں جواب دیا۔

کولن کی زبانی

انسپکٹر ہارڈ کیسل نے مجھے کہا "کولن، یہ کیس دلچسپ ہوتا جارہا ہے تم ناگزیر طور پر اس میں ملوث ہوچکے ہو لہٰذا میرا ہاتھ بٹاؤ ابھی پوچھ گچھ اور تفتیش کے بہت سے مراحل طے کرنے ہیں کل کا دن مصروفیت کا ہے اگر تم صبح ساڑھے نو بجے میرے سٹیشن پر آسکو تو ہم اکٹھے ہی نکلیں گے میں نے حامی بھرلی۔ اگلے

روز جب انسپکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ غصے اور صدمے سے لال ہو رہا تھا اس کا نائب اس کے سامنے اٹن شن کھڑا تھا مجھے دیکھتے ہی انسپکٹر نے اپنے نائب کو ڈس مس ہونے کا اشارہ کیا اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا۔

"کیا بات ہے انسپکٹر بہت پریشان نظر آرہے ہو۔ خیر تو ہے؟"

"خیر کہاں؟" اس نے بیزار ہو کر کہا ان تینوں کلاکوں میں سے ایک کلاک غائب ہے"۔

"کون سا کلاک غائب ہوا؟"

"وہی جس کے ایک کونے پر لفظ "روز میری" لکھا تھا"۔

"میرا خیال ہے یہ اسی کمرے سے غائب ہوا۔ یہ کارستانی مس پب مارش کی ہے"۔ میں نے فوراً" کہا...

"اور میری رائے میں یہ حرکت مس شیلا دیب نے کی"۔ انسپکٹر نے برجستہ جواب دیا میں ششدر ہو کر اس کی طرف تکنے لگا۔ پھر جیسے میرے ذہن کے پردے پر بجلی سی کوندی.... میں نے کہا "ہاں اب یاد آیا.... کہ جب وہ میرے ساتھ پولیس کار میں جا رہی تھی تو اچانک رک کر اس نے کہا تھا ارے میں اپنے دستانے وہیں چھوڑ آئی ہوں میں نے کہا میں لے آتا ہوں وہ بولی نہیں آپ تکلیف نہ کریں میں خود لے آؤں گی چنانچہ میں وہیں رک گیا وہ بھاگتی ہوئی مکان کے اندر گئی اور دو تین منٹ بعد ہی واپس آگئی دستانے اس نے ہاتھوں میں نہیں چڑھائے تھے غالباً" اپنے پرس میں رکھ لئے ہوں گے"۔

"غالباً؟" انسپکٹر کے لہجے میں طنز کا زہر تھا، گویا تم نے دستانے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے۔" میں نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ انسپکٹر نے پھر کہا "اگر اس لڑکی نے واقعی وہ کلاک غائب کیا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ یقیناً کچھ نہ کچھ چھپا رہی ہے۔ اب جہاں تک مقتول کی شناخت کا تعلق ہے اس میں ابھی تک ہم ناکام ہیں، میٹروپولس اینڈ پرووِنشل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کا سرے سے کہیں وجود ہی نہیں۔ نمبر۷، ڈینور سٹریٹ میں مسٹر آر ایچ کوری نام کا

بھی کوئی شخص نہیں رہا' ہم نے اچھی طرح تحقیق کرلی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو کارڈ مقتول کی جیب سے برآمد ہوا وہ بوگس ہے۔ ممکن ہے مقتول کوئی دسرباز ہو جو فرضی انشورنس کمپنیوں کے جعلی کارڈ اپنے پاس رکھ کر لوگوں سے بیمہ کی رقمیں وصول کرتا ہو۔ ہم نے فنگر پرنٹس کے شعبے میں اس کی انگلیوں کے نشانات بھیجے ہیں' ممکن ہے وہ عادی مجرم رہا ہو اور اس کی انگلیوں کے نشانات پولیس کے پاس محفوظ ہوں' اگر ایسا ہے تو اس کی شناخت کوئی مسئلہ نہیں.....
پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بتاتی ہے کہ اسے کسی تیز دھار آلے سے قتل کیا گیا ہے اور یہ قیاس بڑا مشکل ہے کہ ایک اندھی عورت اسے قتل کرنے کی اہلیت رکھتی ہو' ہم نے مس پب مارش کے بارے میں بھی اپنے طور پر تحقیق کی ہے اس کا ریکارڈ بالکل صاف ہے۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ مقتول کو ہلاک کہیں اور کیا گیا ہو اور نا معلوم وجوہ کی بنا پر لاش کسی بوری میں بند کرکے مس پب مارش کے مکان میں لاکر پھینک دی گئی' یہ کام آسانی سے مس پب مارش کی غیر حاضری میں اور ان کی نوکرانی کے جانے کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ ولبراہام کریسنٹ کے اردگرد رہنے والے ممکن ہے لاش لانے والوں کو نہ دیکھ سکے ہوں' یوں بھی عین دوپہر کا وقت تھا پاس پڑوس والے اپنے کمروں کے اندر بیٹھے لنچ کھا رہے ہوں گے۔"

"مس پب مارش کے پڑوس میں کون کون لوگ رہتے ہیں؟"

"نمبر۱۸ میں کوئی مسٹر واٹر ہاؤس اور ان کی بہن رہتے ہیں یہ صاحب کسی فرم میں کلرک ہیں۔ میرا خیال ہے ہم ابھی چل کر ان لوگوں سے مل آتے ہیں' شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔" انسپکٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اردلی کو گاڑی لانے کا حکم دیا۔

کولن لیمب اور انسپکٹر ہارڈکیسل جب مکان نمبر۱۸ میں گئے تو پتہ چلا مسٹر واٹر ہاؤس اپنی نوکری پر جا چکے ہیں' البتہ ان کی بہن موجود ہیں۔ نوکرانی نے انہیں ملاقاتی کمرے میں بٹھا کر مس واٹر ہاؤس کو اطلاع دی' چند منٹ بعد پچیس '

چھبیس برس کی ایک دراز قد عورت کمرے میں داخل ہوئی' معاف کیجئے محترمہ
نے آپ کو زحمت دی۔ انسپکٹر نے کہنا شروع کیا۔ آپ جانتی ہی ہیں کل دوپہر
آپ کے پڑوس میں کیا حادثہ ہوا' میں اسی سلسلے میں حاضر ہوا ہوں۔ مس واٹر
ہاؤس کے لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ پھیل گئی' آدھ گھنٹے کی بات چیت کا جو نتیجہ
برآمد ہوا وہ یہ تھا۔

''ہمیں بالکل خبر نہیں کہ قتل کی واردات کس وقت ہوئی' آپ کہتے ہیں
کہ ڈیڑھ اور ڈھائی بجے دوپہر کے درمیان۔ میں اس وقت گھر ہی میں تھی۔ میرا
بھائی لنچ کے لیے نہیں آتا' ہم نے مقتول کی تصویر آج صبح اخبار میں دیکھی ہے۔
جی نہیں.......... ہم اسے نہیں جانتے۔ مسٹر آر ایچ کوری' انشورنس
ایجنٹ.......... ہم نے یہ نام کبھی نہیں سنا.......... آپ پوچھتے ہیں کل دوپہر
ساڑے بارہ بجے اور تین بجے کے درمیان میں کہاں تھی؟ ہاں.......... یاد آیا
میں اپنے باغیچے میں تھی.................. ایک بجنے میں دس منٹ باقی تھے کہ
میں گھر کے اندر آئی' پھر ہاتھ دھوئے اور لنچ کھانے بیٹھ گئی.......... جی
نہیں.......... میں نے اس دوران میں مس پب مارش کو اپنے مکان سے آتے
جاتے نہیں دیکھا.......... تاہم ان کے مکان کا بیرونی گیٹ کھلنے کی آواز ضرور
سنی تھی.......... کوئی ساڑھے بارہ بجے کے قریب.......... پھر لنچ سے فارغ ہو
کر میں نے قہوہ بنایا' پیالی لے کر ملاقاتی کمرے میں آن بیٹھی اور اخبار دیکھنے لگی۔
اس کمرے کی کھڑکی سے مس پب مارش کے مکان کا بیرونی گیٹ دکھائی دیتا ہے
کوئی ڈیڑھ بجے کے لگ بھگ میں نے انہیں گیٹ کھول کر باہر جاتے
دیکھا.......... اس کے بعد میں نے کیا کیا.......... اخبار میں ایک معمہ دیا ہوا
تھا وہ وہ حل کرنے لگی.......... پھر چند خط لکھے.......... چند بل واجب الادا
تھے ان کی رقموں کے چیک کاٹے.......... پھر اوپر کی منزل میں گئی۔ میں اپنی
خوابگاہ میں تھی جب میں نے مس پب مارش کے مکان کی جانب سے غل
غپاڑے کی آواز سنی.......... کوئی تین بجے کا عمل ہو گا' ایک عورت حلق پھاڑ

پھاڑ کر چلا رہی تھی............ میں نے جلدی سے جھانک کر دیکھا............ مس پپ مارش کے مکان کے قریب فٹ پاتھ پر ایک لڑکی اور ایک نوجوان آدمی بغلگیر تھے............"

کولن لیمب نے بے چینی سے پہلو بدلا' مگر مس واٹر ہاؤس نے اس کی طرف غور سے دیکھا ہی نہیں' ورنہ وہ پہچان جاتی کہ اس لڑکی سے بغلگیر ہونے والا نوجوان کون تھا۔

شکریہ ادا کر کے وہ چلے آئے۔ باہر آکر انسپکٹر نے کولن سے کہا "وقت ضائع ہی ہوا' آؤ نمبر ۶۱ کے مکینوں سے بھی مل لیں کہ اس مکان کا ایک گوشہ بھی مس پپ مارش کے مکان کی پچھلی طرف میل کھاتا ہے اس مکان میں مسٹر جوشیا بلینڈ اپنی بیوی سمیت رہتے ہیں"۔

ابھی ان کی گاڑی نمبر ۶۱ کے قریب جا کر رکی ہی تھی کہ البانی روڈ کی جانب سے ایک چھوٹی سی سفری وین تیزی سے آئی اور کھلے ہوئے پھاٹک میں سے گزر کر گیراج میں جا رکی' پھر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور مسٹر جوشیا بلینڈ نیچے اترے' ان کا قد درمیانہ' کھوپڑی فارغ البال اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں کا رنگ نیلا تھا' وہ مسکراتے ہوئے انسپکٹر کی طرف بڑھے اور کہا۔

"اگر آپ انسپکٹر ہارڈ کیسل ہیں تو براہ کرم اندر آ جائیے"۔

انسپکٹر نے کولن لیمب کا تعارف کرایا' مسٹر بلینڈ نے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دانت نکال دیے' ایک شاندار اور بے شمار نوادر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہوئے کولن نے سوچا مسٹر بلینڈ خاصے مالدار آدمی ہیں' کمرے کی ہر چیز فرنیچر اور پردوں سمیت نفیس اور قیمتی تھی۔ مسٹر بلینڈ نے سگاروں کا ڈبہ پیش کرتے ہوئے کہا:

"اگر آپ حضرات اس وقت کچھ پینا پسند فرمائیں تو حاضر کروں یا ڈیوٹی کے دوران آپ لوگ کچھ پیتے پلاتے نہیں" اس جملے پر انسپکٹر اور کولن مسکرائے اور انہوں نے شکریے کے ساتھ انکار کر دیا' مسٹر بلینڈ نے حالات حاضرہ پر تقریر کی'

زمانے کی بے رخی اور لوگوں کی بے وفائی کا گلہ شکوہ کیا' پھر اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے بولے۔

"مجھے افسوس ہے صاحبان' میں نمبر۱۹ میں ہونے والے حادثے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ آپ کی معلومات میں کوئی اضافہ کر سکتا ہوں۔ میں نے آج کے اخبار میں اس قتل کی تفصیلات دیکھی ہیں۔ معاف کیجئے انسپکٹر میری ذاتی رائے میں یہ کسی جنونی کی حرکت ہے معلوم ہوتا ہے پاگل خانے سے کوئی پاگل بھاگ نکلا ہے اور بلا مقصد قتل کی وارداتیں کرتا پھر رہا ہے' روزانہ کوئی نہ کوئی واردات اخباروں میں دیکھ لیجئے...... جی ہاں...... میں نے اس شخص کی تصویر دیکھی ہے میں اسے بالکل نہیں پہچانتا...... نہ کبھی دیکھا...... نہیں ...... گذشتہ ایک ہفتے سے کوئی اجنبی شخص ہمارے مکان پر نہیں آیا...... انشورنس ایجنٹ...... جناب ہم میاں بیوی کی انشورنس مدت ہوئی ہو چکی ہے...... مسٹر آر ایچ کوری؟ بالکل یاد نہیں کہ میں نے یہ نام کبھی سنا ہو......"

"ممکن ہے آپ کی غیر حاضری میں یہ شخص پچھلے دنوں آپ کے مکان پر آیا ہو اور آپ کی بیوی نے اسے دیکھا ہو۔" انسپکٹر نے کہا "بہتر یہ ہو گا ہم آپ کی بیوی سے بھی پوچھ لیں"۔

"کیوں نہیں...... کیوں نہیں...... ضرور پوچھئے' لیکن ڈیلری کی طبیعت آج کل کچھ زیادہ ہی خراب ہے' وہی بلڈ پریشر اور دل کی دھڑکن' اختلاج قلب کا مرض ......"

اتنے میں دروازہ کھلا اور درمیانی عمر کی ایک پھولی ہوئی عورت کمرے میں داخل ہوئی "جوشیا میرا کیا ذکر ہو رہا ہے خیر تو ہے؟" اس نے اپنے شوہر سے کہا اور ایک صوفے پر گر کر ہانپنے لگی مسٹر بلینڈ نے اپنی بیوی کا ہم سے اور ہمارا اس سے تعارف کرایا' انسپکٹر کو شک تھا یہ عورت بند دروازے کے پیچھے کھڑی غور سے باتیں سن رہی تھی۔ مسٹر بلینڈ نے دانت نکال کر خوشامدانہ لہجے میں کہا......

"میرا خیال تھا تم آرام کر رہی ہو گی...... بہرحال...... انسپکٹر ہارڈ کیسل'

یہ ہیں میری بیوی۔"
دونوں طرف سے رسمی آداب کا اظہار کیا گیا۔ عورت آلتی پالتی مار کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ مسٹر بلینڈ تڑپ کر اٹھے اور جلدی سے ایک کمبل بیوی کے پیروں پر ڈالتے ہوئے بولے۔ "تم بھی غضب کرتی ہو جان من اتنی ٹھنڈ اور جرابوں کے بغیر چلی آئیں...... اگر خدانخواستہ......" انسپکٹر ہارڈ کیسل نہایت غور سے اس عورت کو اور اس کی اداؤں کو دیکھ رہا تھا' اس وقت اس کا ذہن کسی اور فکر میں گم تھا۔ بارہا اسے ایسا احساس ہوا جیسے اس نے پہلے بھی اس عورت کو کہیں دیکھا ہے...... لیکن کہاں؟ یہ یاد نہ آ رہا تھا۔
"کہیے مسز بلینڈ" آپ نے اس شخص کو تو نہیں دیکھا؟" انسپکٹر نے اپنی جیب سے مقتول کی تصویر نکال کر اسے دکھائی "شاید یہ شخص کبھی آپ کے مکان پر کوئی چیز بیچنے یا کسی اور کام سے آیا ہو؟"
مسز بلینڈ نے تصویر دیکھ کر نفی میں گردن ہلائی' پھر آنکھیں بند کر کے جھرجھری لی' انسپکٹر غالباً" یہ وہی شخص ہے جسے اس اندھی عورت کے مکان میں قتل کیا گیا ہے؟ کیا نام ہے اس کا؟ ہاں یاد آیا...... مس پب مارش...... کیا یہ شخص اس خاتون کا کوئی رشتہ دار تھا؟"
"جی نہیں...... اس کے برعکس اس بے چاری کا تو بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں۔ کیا آپ مس پب مارش کو جانتی ہیں؟"
"ہاں ہاں۔ بہرحال وہ ہمارے پڑوس میں رہتی ہیں اور کبھی کبھی میرے شوہر سے پھولوں اور پودوں کے بارے میں کچھ پوچھنے آیا کرتی ہیں۔ بس اتنی ہی جان پہچان ہے"۔
"خیر یہ بتائیے کل سہ پہر کے وقت آپ نے مس پب مارش کے مکان میں کوئی گڑبڑ کی آواز تو نہیں سنی یا کسی ایسے آدمی کو تو نہیں دیکھا جس کی موجودگی وہاں مشکوک ہو؟"
"جی نہیں...... وہ وقت ہمارے کھانے اور آرام کا ہوتا ہے اور ایسے

وقت ہم کسی طرف توجہ دینے کے قابل نہیں ہوتے" مسز بلینڈ نے جواب دیا۔
"میں تو کل پونے تین بجے قیلولے کے بعد ایک کام سے چلا گیا تھا اور بہت دیر سے واپس آیا اور اپنے باغیچے کی دیکھ بھال بھی نہ کر سکا جس کا مجھے جنون کی حد تک شوق ہے" مسٹر بلینڈ نے اپنے گنج پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بتایا۔
"آپ کو باغبانی کے علاوہ نوادر جمع کرنے کا بھی شوق ہے؟" انسپکٹر نے کہا۔
"اجی ہم کیا شوق کریں گے؟" مسٹر بلینڈ نے انکسار سے کام لیا "یہ شوق دولت چاہتا ہے اتفاق ایسا ہوا کہ پچھلے دنوں میری بیوی کو اپنے ایک آنجہانی چچا کا ورثہ بیٹھے بٹھائے مل گیا' مزیدار بات یہ کہ میری بیوی نے اپنے اس چچا کو گذشتہ پچیس برس سے بالکل نہیں دیکھا تھا' یہ نوادر جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ سب اس ورثے کی ملنے والی دولت کا کرشمہ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا ارادہ سیرو سیاحت کا بھی ہے' لیکن بدقسمتی کہ میری بیوی کو سیرو سیاحت سے کوئی دلچسپی نہیں......"
"یہ تم سے کس نے کہا جوشیا؟" مسز بلینڈ نے تیوری پر بل ڈال کر کہا۔
"مجھے ضرور دلچسپی ہے تو صرف یہ کہتی ہوں ہمیں فضول باتوں میں پیسے ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ ہمارا ملک سب سے اچھی جگہ ہے یہاں ہمارے بے شمار دوست ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ میری سگی بہن رہتی ہے جسے کسی قیمت پر میں چھوڑ کر نہیں جا سکتی...... اس کے علاوہ ہمارا فیملی ڈاکٹر ہے جو میرے مزاج کی کیفیات بخوبی سمجھتا بوجھتا ہے۔ ایسا ڈاکٹر ہمیں پوری دنیا میں نہ ملے گا"
"ہمیں اجازت دیجیے" انسپکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ کولن لیمب بھی اٹھ کھڑا ہوا مسٹر بلینڈ ان کو رخصت کرنے باہر تک آئے۔
نمبر ۶۲ میں بڑا ہنگامہ تھا۔ جونہی یہ دونوں دروازے پر پہنچے' دو لڑکے چیختے چلاتے باہر نکلے' ان کی عمریں آٹھ نو برس کی ہوں گی' لڑکوں کے پیچھے ہی ایک قبول صورت عورت بھی بڑبڑاتی باہر نکلی' ناک میں دم کر دیا ہے.... "بس دو ہی دن رہ گئے ہیں ان کے اسکول جانے میں...... پھر مجھے سکون نصیب ہو گا......"

دفعتاً دو آدمیوں کو دروازے پر دیکھ کر وہ ٹھٹکی اور استفہامیہ انداز میں بھینچ گئی۔ انسپکٹر نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کرایا۔

"اوہ خدایا! اب آپ لوگ میرا مغز چاٹیں گے۔" مسز رامزے نے بیزار ہو کر منہ بنایا "پوچھئے جو کچھ پوچھنا ہے' ابھی سارا کام پڑا ہے اور مجھے کھانا بھی پکانا ہے"۔

انسپکٹر نے وہی سوال دہرائے جو وہ ہر ایک مکین سے کرتا آیا تھا۔ مسز رامزے نے گردن ہلا کر کہا۔

"افسوس میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی ... کل دوپہر ایک اور تین بجے کے درمیان میں اپنے مکان پر تھی ہی نہیں۔ لڑکے مدت سے ضد کر رہے تھے کہ انہیں فلم دکھاؤں چنانچہ کھانا کھاتے ہی ہم لوگ سینما چلے گئے تھے...... جی نہیں...... میں اس شخص کو نہیں جانتی...... نہ یہ کبھی میرے مکان پر آیا' ہاں میں نے اس کی تصویر صبح کے اخبار میں دیکھی ہے...... پاس پڑوس والوں سے میرا ملنا جلنا بالکل نہیں......"

اس تفتیش اور ایک ہی جیسے سوال و جواب سے اکتا کر کولن لیمب نے انسپکٹر سے جانے کی اجازت لی' انسپکٹر نے اسے اگلے روز گیارہ بجے کارونر کی عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت کی' کولن کو رخصت کر کے انسپکٹر اپنے خیالات میں الجھا الجھا اور کچھ کچھ سوچتا ہوا اپنے آفس آیا' اردلی کو گرم گرم قہوہ اور سینڈوچ لانے کا حکم دے کر اس نے اپنی اب تک کی ساری تفتیش کی رپورٹ تیار کی ایک اہم مسئلہ مقتول کی شناخت کا تھا' اس کے بدن پر جو سوٹ تھا اس سے بھی کچھ اندازہ نہ ہوا کہ کس درزی کا سلا ہوا ہے' درزی کی طرف سے کوٹ کے اندر نام پتے کی جو پٹی سی جاتی ہے وہ بھی ندارد' اسی طرح لانڈری کا مارک بھی غائب تھا' درزیوں کی رائے تھی یہ سوٹ بہرحال انگلستان کے کسی درزی نے سیا اس کا مطلب یہ تھا مقتول غیر ملکی ہے۔

شام کو ساڑھے پانچ بجے انسپکٹر نے پھر اپنے پروگرام کا آغاز کیا۔ اس اثنا

میں سرجنٹ کرے یہ رپورٹ دے چکا تھا۔ شیلا دیب نے دوبارہ اپنے دفتر میں با
شروع کر دیا ہے' شام پانچ بجے کرلیو ہوٹل میں آثار قدیمہ کا ماہر پروفیسر پرڈی
املا کراتا ہے اس کام میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے پھر شیلا اپنے گھر چلی جاتی
ہے۔ نمبر ۱۴ پامرسٹن روڈ تھانے سے زیادہ دور نہ تھا انسپکٹر نے سوچا مس شیلا دیب
کی خالہ مسز لاؤٹن سے ملنے کے لیے پیدل جانا ہی مناسب رہے گا۔ چنانچہ مزے
مزے میں ٹہلتا ہوا پامرسٹن روڈ کی طرف چلا' ایک گلی سے مڑتے ہوئے سامنے
کے فٹ پاتھ پر اس نے دیکھا ایک لڑکی مخالف سمت سے تیز تیز چلتی آ رہی ہے۔
دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں بہت مختصر سے وقفے کے لیے وہ لڑکی ٹھٹک کر رکی
جیسے انسپکٹر کو دیکھ کر کچھ کہنا چاہتی ہو...... انسپکٹر بھی رکا مگر دوسرے ہی لمحے لڑکی
سڑک کراس کر کے سامنے والے فٹ پاتھ پر چلی گئی' اب اس کی رفتار اور تیز ہو
گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا یہ چہرہ پہلے کہیں دیکھا ہے؟ کہاں؟ اس سوچ بچار میں وہ
نمبر ۱۴ کے نزدیک جا پہنچا' معلوم ہوا مسز لاؤٹن نچلی منزل میں ہی رہتی ہیں۔ انسپکٹر
نے آگے بڑھ کر برقی گھنٹی کا بٹن دبایا۔

ایک منٹ بعد دروازہ کھلا' طویل قامت کی دبلی پتلی پچاس پچپن سال کی
ایک عورت گلے میں میلا ایپرن باندھے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر کرب اور
غصے کے آثار اور پتلے پتلے لب سختی سے بھنچے ہوئے ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں
پیاز اور دوسرے میں لمبی سی چھری تھی۔

"کم بخت چین نہیں لینے دیتے کیا مجال جو سکون کا ایک لمحہ بھی نصیب
ہو...... وقت دیکھتے ہیں نہ موقع بس اپنے مطلب سے غرض ہے" وہ انسپکٹر کی
طرف دیکھ کر بڑبڑائی۔

انسپکٹر یہ کڑوے کسیلے جملے سن کر مسکراتا رہا۔

"فرمایئے' جناب کس اخبار کے رپورٹر ہیں؟" عورت نے آنکھیں نکال کر
کہا۔

"میں پولیس انسپکٹر ہارڈ کیسل ہوں...... اور آپ غالباً" مسز لاؤٹن

ہیں؟"

مسز لاؤٹن کے چہرے پر پھیلے ہوئے زلزلے کے آثار یک لخت غائب ہو گئے' ایک طرف ہٹ کر اس نے ندامت بھرے الفاظ میں انسپکٹر کو اندر آنے کی اجازت دی۔ "معافی چاہتی ہوں انسپکٹر' میرے منہ سے چند نا ملائم الفاظ نکل گئے۔ دراصل اخباری رپورٹروں نے کل سے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے...... بھلا قتل کی اس واردات سے میرا براہ راست آخر کیا واسطہ ؟"

"ٹھیک ہے مادام یہ اخباری لوگ یونہی تنگ کیا کرتے ہیں' میں بہرحال آپ کا زیادہ وقت نہ لوں گا' کیونکہ میں دیکھتا ہوں آپ غالباً" کھانا پکانے کی تیاریوں میں ہیں"۔

مسز لاؤٹن انسپکٹر کو چھوٹے سے ملاقاتی کمرے میں لے گئی۔ میز پر ڈاک میں آئے ہوئے تین لفافے پڑے تھے' انسپکٹر نے عادت سے مجبور ہو کر مسز لاؤٹن کی آنکھ بچائی اور پتوں پر نگاہ ڈالی' ایک خط مسز لاؤٹن کے اور دو خط مس آر ایس دیب کے نام تھے۔ مس آر ایس دیب......؟

"مس شیلا دیب آپ کی حقیقی بھانجی ہیں؟" انسپکٹر نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "ان کا پورا نام کیا ہے......؟"

"جی ہاں' وہ میری حقیقی بہن کی بچی ہے ہے اور اس کا پورا نام روز میری شیلا دیب ہے۔ شیلا میری ماں کا خاندانی نام تھا اور دیب شیلا کے باپ کا خاندانی نام"۔

"روز میری...... انسپکٹر کے ذہنی افق پر بجلی سی کوندی۔ اسے مس پب ارٹن کے مکان سے غائب ہونے والا وہ کلاک یاد آیا جس کے اوپر "روز میری" لکھا تھا کسی اندرونی مسرت سے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"مس شیلا کے والدین اس کے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے؟"

"ج...... جی ...... جی ہاں...... جی ہاں......" مسز لاؤٹن نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا "میں نے ہی اسے پالا پوسا اور لکھایا پڑھایا ہے وہ مجھی کو اپنی ماں

اور خالہ سمجھتی ہے"۔

انسپکٹر نے ایک لمحہ مسز لاؤٹن کی طرف غور سے دیکھا اور تحکم آمیز لہجے میں کہا۔ "اگر آپ پولیس کے ساتھ تعاون کریں تو اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے دوسری صورت میں......"

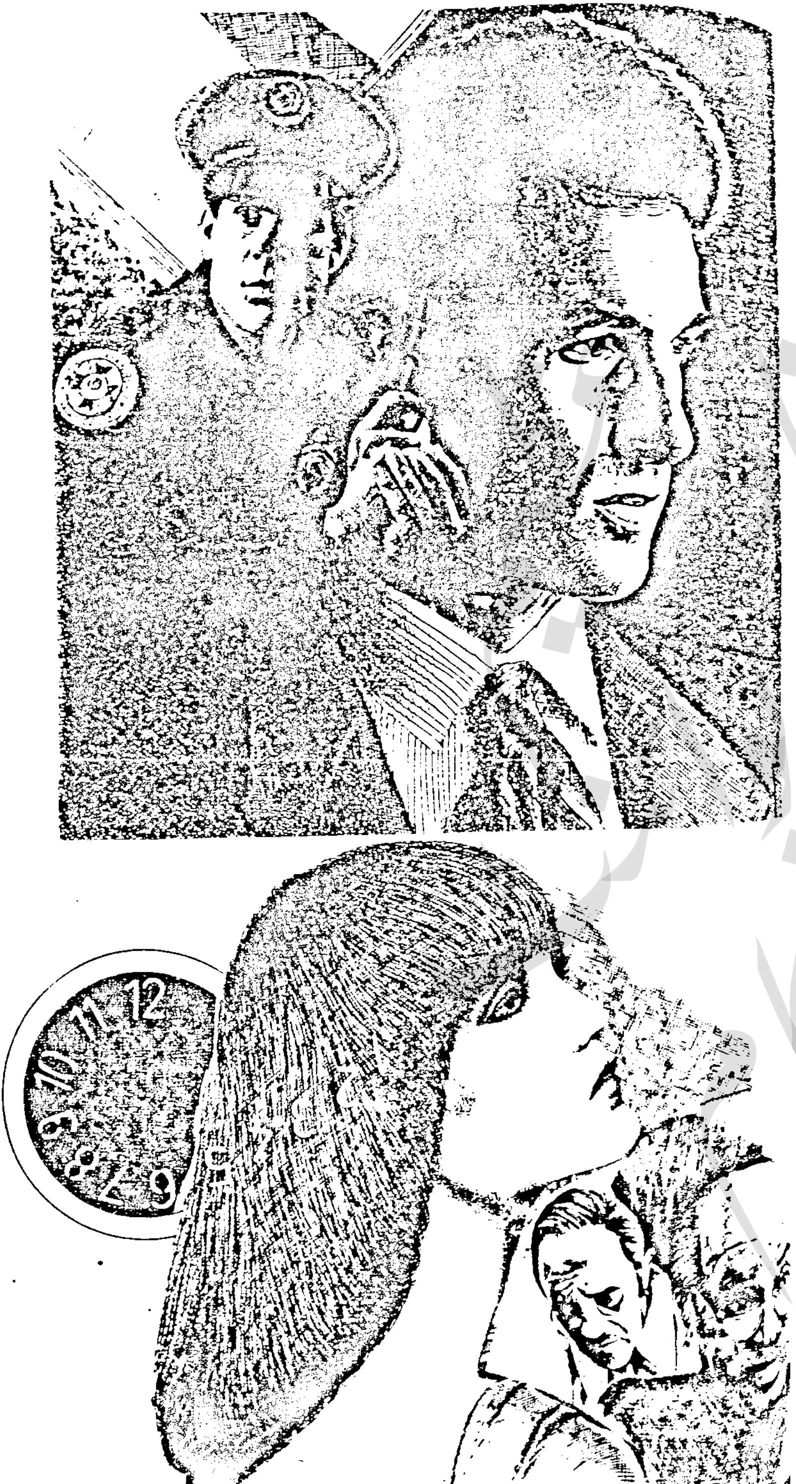
"لیکن ...... لیکن یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے انسپکٹر......" مسز لاؤٹن نے کہا۔ آپ اگر وعدہ کریں کہ جو کچھ میں کہوں گی شیلا سے اس کا ذکر نہ کریں گے تو میں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں"۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ بتائیں گی اگر ان حالات کا کوئی تعلق اس واردات سے براہ راست نہ ہوا تو میں اپنی زبان بند رکھوں گا"۔

"میں آپ کی زبان پر بھروسہ کر کے بتاتی ہوں۔ شیلا میری سگی بڑی بہن اینی اور ایک شخص دیب نامی کے ناجائز تعلقات کا نتیجہ ہے میں ان دنوں لنکا شائر میں تھی اور میری بہن اینی میرے مکان میں آ گئی۔ یہیں اس نے ایک بچی کو جنم دیا...... میرا شوہر جنگ عظیم میں مارا گیا تھا...... میں نے اینی سے کہا یہ بچی مجھے دے دو' میں اسے ماں بن کر پال لوں گی...... اس کے بعد اینی نے انگلستان چھوڑ دیا۔ اب مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے ایک بار اس کا خط آسٹریلیا سے آیا تھا۔ میں نے دیب کو کبھی نہیں دیکھا' اینی کی زبانی صرف اتنا پتہ چلا کہ وہ کچھ اچھا آدمی نہ تھا...... دھوکے بازی...... فریب...... جعل سازی ہی اس کا ذریعہ معاش تھا......"

"بہت بہت شکریہ مسز لاؤٹن آپ نے نہایت قیمتی معلومات فراہم کی ہیں۔" انسپکٹر نے اٹھ کر کہا "کیا بات ہے مس شیلا ابھی تک واپس نہیں آئیں۔ ساڑھے چھ بج رہے ہیں؟"

"ہاں آج نہ جانے کیا بات ہے" مسز لاؤٹن نے کلاک پر نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ "وہ پروفیسر بڑی عجیب کریک اور باتونی آدمی ہے...... دس منٹ کا کام ہو تو ایک گھنٹہ لگا دیتا ہے...... میرا خیال ہے وہ آتی ہی ہو گی' آپ کے آنے



سے پہلے اس کے دفتر کی ساتھی اینڈا برنیٹ بھی آئی تھی وہ شیلا سے ملنے کے لیے مضطرب تھی۔"

"اینڈا برنیٹ......" انسپکٹر ہارڈ کیسل کے سامنے گلی میں ملنے والی لڑکی کا چہرہ گھوم گیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ یہ وہی لڑکی تھی جسے اس نے مس مارٹنڈیل کے بیورو میں دیکھا تھا' ٹوٹا ہوا جوتا اس کے ہاتھ میں تھا اور منہ میں چاکلیٹ۔

"وہ شیلا سے ملنے کے لیے مضطرب تھی؟" انسپکٹر نے کہا کیا اس نے بتایا نہیں کہ وہ کس مقصد کے لیے ملنا چاہتی تھی؟"

"میں نے بہت پوچھا مگر وہ یہی کہتی رہی کوئی خاص بات نہیں...... میں دوبارہ آجاؤں گی۔"

"تعجب ہے......" انسپکٹر نے سوچتے ہوئے جیسے اپنے آپ سے کہا۔ مسز لاوٹن کو رخصتی سلام کر کے مکان سے باہر نکل آیا۔

کچھا کھچ بھرے ہوئے کمرہ عدالت میں پولیس سرجن ڈاکٹر رگ نے چند باتیں ایسی بیان کیں جن سے خاصی سنسنی پھیلی۔ اس نے بتایا میں نے لاش کا تقریباً" ساڑھے تین بجے سہ پہر معائنہ کیا میری رائے میں اس کی موت ڈیڑھ اور ڈھائی بجے دوپہر کے درمیان واقع ہوئی بلکہ یوں کہیے کہ دو بجے کے آس پاس ہوئی۔ موت کا سبب؟ مقتول کو کسی تیز دھار اور پتلے پھل کے چاقو یا چھری کے وار سے قتل کیا گیا ہے۔ زخم کھانے کے بعد چند منٹ کے اندر اندر موت واقع ہو گئی۔ معدے کے پوسٹ مارٹم سے یہ ثبوت بھی ملا کہ قتل کرنے سے پہلے اسے کسی مشروب میں الکحل کی تیز مقدار پلائی گئی تھی جس سے اس کے ہوش و حواس رخصت ہو گئے۔ وہ اپنی مدافعت کرنے کے ناقابل تھا اور جونہی وہ بے ہوش ہوا قاتل نے خنجر اس کی گردن میں شاہ رگ کے قریب بھونک دیا...... میرا اندازہ ہے کہ قتل کرنے سے کوئی آدھ گھنٹہ پہلے اسے الکحل پلائی گئی تھی کلورل ہائیڈریٹ ہی ایسی چیز ہے جس کا اثر فوری طور پر اعصاب اور دماغ پر ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر رگ کا بیان ختم ہوتے ہی عدالت دو ہفتوں کے لیے برخاست ہو

گئی۔ اب آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۸ ستمبر تھی۔ پولیس کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران میں مقتول کی شناخت کرائے۔

لوگوں کا ہجوم منتشر ہونے لگا' ہر شخص کی زبان پر اسی کا ذکر تھا اور اپنی اپنی رائے' اس روز مس مارٹنڈیل کی گواہی کے باعث بیورو میں چھٹی تھی شیلا دیب کے ساتھ کام کرنے والی سبھی لڑکیاں عدالت کی کارروائی دیکھنے آئی تھیں۔ ان میں اینڈا برنیٹ بھی تھی وہ کسی کی تلاش میں بے تابی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اس کی ساتھی مورین نے پوچھا "اینڈا تم کسے دیکھ رہی ہو؟"

آؤ ہمارے ساتھ چلو آج چھٹی کا فائدہ اٹھائیں لنچ کسی اچھے ریستوران میں کھانا چاہیے"۔

"میں شیلا کو دیکھ رہی ہوں...... مجھے اس سے نہایت ضروری بات کہنی ہے......" اینڈا نے جواب دیا۔ مورین نے اسے بتایا کہ شیلا تو اپنا بیان دیتے ہی رخصت ہو گئی تھی' اس کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا...... اینڈا نے مورین کے ساتھ نہ جانے کا عذر کیا کہ اسے کچھ شاپنگ کرنی ہے...... چنانچہ مورین اور دوسری تمام لڑکیاں چلی گئیں۔ اینڈا اب بھی شیلا کو ڈھونڈ رہی تھی۔ یکایک اس نے سوچا کیوں نہ انسپکٹر ہارڈیکسل سے بات کی جائے...... وہ فوراً" ایک کانسٹیبل کے پاس گئی جو کمرہ عدالت کے دروازے پر کھڑا تھا۔ کانسٹیبل سے اس نے کہا کہ ذرا انسپکٹر کو باہر بلا لائے...... نوجوان کانسٹیبل نے کمرے میں جھانکا۔ انسپکٹر' جج صاحب اور اپنے ایک اعلیٰ افسر سے کچھ گفتگو کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کانسٹیبل نے اینڈا سے کہا۔ "انسپکٹر ہارڈیکسل ابھی مصروف ہیں...... آپ یا تو کروڈین کے پولیس اسٹیشن پر جا کر ان سے مل لیں یا جو پیغام دینا ہے وہ مجھے دے جائیں میں ان سے کہہ دوں گا۔ کیا کوئی ضروری بات آپ کو کرنی ہے؟"

اینڈا نے نفی میں گردن کو جنبش دی۔ "نہیں ... ایسی کوئی ضروری بات تو نہیں...... مگر...... میں حیران ہوں کہ جو کچھ اس نے کہا وہ کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ ......" اس نے جملہ نا مکمل رہنے دیا جیسے وہ کانسٹیبل سے نہیں اپنے

آپ سے باتیں کر رہی ہو...... پھر وہ مزید کچھ کہے بغیر چلی گئی...... کارن مارکیٹ سے گزر کر وہ ہائی سٹریٹ میں داخل ہوئی...... اپنے گردوپیش کی کچھ خبر نہ تھی...... ایک مرتبہ تو اس نے خاصی بلند آواز میں کہا۔ یہ ممکن ہی نہیں...... سمجھ میں نہیں آتا اس نے جھوٹ کیوں بولا...... آخر اس غلط بیانی کی کیا وجہ تھی؟ دفعتاً" کسی خاص فیصلے پر پہنچ کر وہ ہائی سٹریٹ سے مڑی اور البانی روڈ سے ہوتی ہوئی دلبراہام کریسنٹ کی جانب تیز تیز چلنے لگی۔ مس پب مارش کے مکان کے سامنے اب بھی اکا دکا تماشائی کھڑے قاتل اور مقتول کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ راہ چلتی عورتیں چند لمحے رک کر خوفزدہ نظروں سے مکان کو تکتیں...... اینڈا بھی ایک دو منٹ کے لیے وہاں رکی...... یہ ہے وہ مکان جس کے ایک کمرے میں شیلا نے ایک گمنام آدمی کی لاش پڑی پائی تھی...... جسے کسی تیز دھار اور پتلے پھل کا چاقو گھونپ کر مارا گیا تھا...... اس تصور ہی سے وہ لرز گئی...... پھر وہ غیر شعوری طور پر ایک طرف کو چلنے لگی...... جب وہ رکی تو اسے یکایک احساس ہوا کہ وہ کہاں کھڑی ہے...... میں یہاں کیوں آئی؟ اس نے سوچا...... اسی لمحے عقب سے اس کے کان میں ایک جانی پہچانی آواز آئی......

اینڈا نے مڑ کر دیکھا......

کولن لیمب کی زبانی

کارونر کی عدالت میں اپنا بیان دینے کے بعد شیلا ویب چپکے سے کھسک گئی، بیان دیتے ہوئے وہ کسی قدر گھبرائی ہوئی نظر آتی تھی۔ تاہم اس نے ہر سوال کا جواب دیا اس کے فوراً" بعد میرا بیان ہوا چند منٹ میں مجھے فارغ کر دیا گیا۔ میں فوراً" شیلا کی تلاش میں دوڑا خدا کا شکر ہے وہ مجھے سڑک پر جاتے ہوئے مل گئی۔ مجھے دفعتاً" اپنے سامنے پا کر وہ خوفزدہ ہو گئی۔ میں دیکھا اس کے ہونٹ کانپ رہے ہیں۔

"کس قدر ٹھنڈ ہے آج۔" وہ بولی میں اس جملے پر حیران ہوا اس لیے کہ اس روز مطلق ٹھنڈ نہ تھی، بلکہ فضا عام دنوں کے برعکس کچھ زیادہ ہی گرم تھی

"کیا خیال ہے؟" میں نے مسکرا کر کہا۔ "دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھا لو۔ آج تو نہیں دفتر سے بھی چھٹی ہے۔ یہاں قریب ہی ایک چائنیز ریستوران ہے......"

وہ کچھ کسمسائی، کچھ جھجکی، کچھ سوچنے لگی۔ میں اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھتا رہا، آخر اس نے کہا۔ "مجھے چند ضروری چیزیں خریدنی ہیں...... البتہ ایک گھنٹے بعد جہاں کہو وہاں پہنچ جاؤں گی۔" میں نے اسے چائنیز ریستوران میں ملنے کے لیے کہا۔

اس کے جانے کے بعد میں دیر تک اسی کے بارے میں سوچتا رہا۔

دو بجکر کچھ منٹ ہوئے تھے کہ میں انسپکٹر ہارڈ کیسل کے آفس میں پہنچا، وہ اپنے آگے فائلوں کا ایک ڈھیر دھرے بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ بول اٹھا۔ جس ہتھیار سے واردات کی گئی تھی وہ دستیاب ہو گیا ہے۔"

"بہت خوب۔" میں نے کہا۔ "کہاں سے ملا وہ چاقو۔"

"مس پب مارش کے مکان کے سامنے کوڑا کرکٹ پھینکنے کا جو ڈرم پڑا ہوا ہے اس میں سے اس پر انگلیوں کے نشان نہیں ملے۔ ہوشیار قاتل نے پہلے ہی سے اس کا دستہ خوب صاف کر کے پھینکا ہو گا۔ دوسری طرف پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بتاتی ہے کہ قتل سے پہلے اسے نشہ آور مشروب پلایا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے سے مشروب کہیں اور پلایا گیا اور جب وہ بے ہوش ہوا تو کسی طرح مس پب رش کے مکان میں لا کر قتل کر دیا گیا۔ اس واردات میں پاس پڑوس کا کوئی مکان ضرور ملوث ہے......"

"خیر تم اپنی کہو، شیلا دیب سے چائنیز ریستوران میں کیا باتیں ہوئیں"۔

میں حیرت سے انسپکٹر کی صورت تکنے لگا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے میرے پیچھے بھی اپنا کوئی جاسوس لگا رکھا ہے۔ وہ مسکرایا۔ اس میں حیران ہونے کی کونسی بات ہے پیارے ہمیں ہر طرف دھیان رکھنا پڑتا ہے"۔

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میری چوری پکڑی گئی۔ میں حواس باختہ ہو گیا۔ مگر فوراً" ہی سنبھل کر بولا۔ "تم بھی رائی کا پہاڑ بناتے ہو صاف کیوں نہیں کہتے

کہ پولیس مجھے بھی مشکوک سمجھتی ہے۔ بہرحال تم مجھے بے شک مشکوک سمجھ رہو، لیکن خدا کے واسطے اس معصوم لڑکی کو قاتل نہ سمجھنا اس بے چاری کو جانے کس دشمن نے اس چکر میں پھنسانے کی کوشش کی ہے اور ابھی تک ا سلسلہ جاری ہے یہ دیکھو۔" میں نے جیب سے ایک تصویری پوسٹ کارڈ نکال اس کے سامنے ڈال دیا۔ "یہ آج ہی اسے ملا ہے بھلا کیا مطلب ہے اس کا؟"

انسپکٹر نے کارڈ اٹھایا۔ اس کے ایک طرف سنٹرل کریمنل کورٹ لندن عمارت کا فوٹو تھا جو ساری دنیا میں "اولڈ بیلے" کے نام سے مشہور ہے، دو طرف ٹائپ کے حروف میں یہ پتہ درج تھا مس آر ایس دیب ۱۴ پامرسٹن ر کروڈین سوسیک...... بائیں جانب نمایاں حروف میں صرف ایک لفظ لکھا تھا۔ دار۔ ۱۳۔۴۔"

"چار تیرہ۔" انسپکٹر نے بھویں سکیڑ کر کہا۔ "یہ تو وہی وقت ہے جو م پب مارش کے مکان میں پائے جانے والے تین کلاک دکھا رہے تھے مس شی کیا رائے ہے اس کارڈ کے بارے میں؟"

"وہ کہتی ہے اسے کچھ خبر نہیں یہ کس نے بھیجا ہے، بہرحال وہ خوفزدہ ہے......"

"ہوں ہو...... تم اسے فی الحال میرے پاس رہنے دو۔" انسپکٹر نے کار ایک بار پھر غور سے دیکھا اور اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"مقتول کے بارے میں کچھ پتہ چلا؟"

انسپکٹر نے ڈاک کے ایک ڈھیر کی طرف اشارہ کیا۔ "بے شمار خط مختل اطراف سے آ رہے ہیں اور ہر شخص کا کہنا ہے کہ اس نے مقتول کو فلاں دیکھا، فلاں جگہ دیکھا۔ بعض خواتین کے خطوط ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ یہ ان کے گمشدہ شوہر کی ہے جو چند برس قبل افریقہ ... امریکہ گیا تھا...... یونا تھا...... مگر ابھی تک واپس نہیں آیا وغیرہ وغیرہ......"

انسپکٹر کی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھا کر

گیا۔

ہاں ہاں...... کیا؟ خدا رحم کرے...... اسے سب سے پہلے کس نے دیکھا؟ اچھا اچھا...... اپنا کام جاری رکھو...... کسی شخص کو کوئی چیز چھونے نہ پائے...... میں آ رہا ہوں...... اس نے فون بند کر دیا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ میں چپ چاپ اس کے بولنے کا منتظر رہا' چند لمحے خاموش گزر گئے۔ آخر اس نے زبان کھولی۔

"دلبراہام کریسنٹ کے ٹیلی فون کال بکس میں ایک لڑکی کی لاش پائی گئی ہے"۔

میرا کلیجہ یک لخت اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"اس لڑکی کو اس کے سکارف سے گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا ہے" انسپکٹر کی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میرے بدن میں آہستہ آہستہ خون جم رہا تھا۔

"کون تھی وہ لڑکی؟ کیا وہ......"

"نہیں...... وہ شیلا دیب نہیں تھی...... اس کے ساتھ دفتر میں کام کرنے والی اینڈا برنیٹ تھی...... اور اسے مس واٹرہاؤس نے سب سے پہلے کال بکس میں پڑے پایا۔ مس واٹر ہاؤس کا اپنا فون کسی سبب سے خراب تھا' اس لیے وہ کال بکس سے فون کرنے گئی تھیں اور جب اس نے کال بکس کا دروازہ کھولا تو لڑکی کی لاش ایک کونے میں پڑی تھی"۔

دروازہ کھلا' ایک کانسٹیبل نے اندر آ کر سلیوٹ کیا۔

"سر! ڈاکٹر رگ نے ابھی فون پر بتایا ہے کہ وہ آپ سے دلبراہام کریسنٹ میں ملیں گے۔"

انسپکٹر نے گردن کے اشارے سے اثبات میں جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

قتل کی اس دوسری واردات نے گویا حشر برپا کر دیا۔ شام کے اخباروں نے

واردات کی تفصیلات اپنے خاص سنسنی خیز انداز میں شائع کر دیں۔ اداریوں میں پولیس پر لعن طعن کیا گیا...... انسپکٹر ہارڈ کیسل کے حواس گم تھے۔۔۔۔۔ کہ واقعے کی کوئی کڑی سرے سے ملتی نہ تھی۔ پولیس سرجن ڈاکٹر رگ کی رپورٹ کے مطابق لڑکی کی موت گلا گھٹنے کے سبب واقع ہوئی۔ موت کا وقت ساڑھے بارہ اور ایک بجے دوپہر کے درمیان بتایا گیا۔ کانسٹیبل پائرس نے جونہی اینڈا کی لاش دیکھی اسے دھچکا سا لگا۔ پائرس کو یاد آیا یہ تو وہی ہے جو کارونر کی عدالت سے باہر اسے ملی تھی اور انسپکٹر ہارڈ کیسل سے ملنے کے لیے بے چین تھی۔

کانسٹیبل پائرس نے ڈرتے ڈرتے جب انسپکٹر کو ساری بات بتائی تو وہ کانسٹیبل پر برس پڑا یقیناً وہ کسی اہم معاملے پر انسپکٹر سے بات کرنا چاہتی تھی۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ وہ ولبراہام کریسنٹ میں کس لئے گئی تھی؟ کیا اتفاقیہ یا کسی سے ملاقات کرنے؟ اگر ملاقات کرنے تو کس سے؟ مس پب مارش سے؟ ضرور اینڈا کسی اہم راز سے آگاہ تھی اور پولیس کو بتانا چاہتی تھی لیکن قاتل نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور موقع پا کر ٹیلی فون کال بکس میں گھس کر اس کا گلا گھونٹ دیا۔

دفتر واپس پہنچ کر انسپکٹر نے سب سے پہلے اس ہوٹل میں فون کیا جس میں کولن لیمب ٹھہرا ہوا تھا۔ انسپکٹر نے اس سے پوچھا شیلا ویب کے ساتھ چائنیز ریستوران میں کھانے کا وقت کیا تھا۔ کولن نے بتایا کہ شیلا اس کے پاس ایک بجے پہنچی تھی۔ انسپکٹر نے یہ سن کر فون بند کر دیا۔ دفتر سے نکل کر وہ سیدھا ولبراہام کریسنٹ گیا۔ مس پب مارش سے ملا...... مس واٹر ہاؤس سے باتیں کیں لیکن کسی خاص نکتے کا علم نہ ہو سکا۔ یہ دونوں عورتیں اینڈا کو ذاتی طور پر نہ جانتی تھیں اور نہ کبھی اس سے ملی تھیں اور نہ انہیں یہ گمان تھا کہ اینڈا ان سے ملنے کے لیے ولبراہام کریسنٹ آئی ہو گی۔ ادھر سے مایوس ہو کر انسپکٹر سیدھا مس مارٹنڈیل کے آفس پہنچا۔ وہ توپ کے گولے کی مانند انسپکٹر پر پھٹی اور کہا کہ پولیس بالکل ناکارہ ہے قتل پر قتل ہو رہے ہیں اور پولیس کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔

سے کسی نے شیلا کو قتل کی واردات میں پھنسانے کی کوشش کی اب اینڈا کو موت کے گھاٹ اتار دیا"۔

انسپکٹر تحمل سے باتیں سنتا رہا' اینڈا کے بارے میں صرف اتنا پتہ چلا اور بھی دفتر میں کام کرنے والی لڑکی مورین کی زبانی کہ وہ کارونر کی عدالت میں خاص طور پر شیلا سے ملنے گئی تھی لیکن بیان ختم کرتے ہی شیلا چپکے سے کھسک گئی۔ پھر مورین نے اسے لنچ کی دعوت دی مگر اینڈا نے یہ دعوت مسترد کر دی اور کہا کہ اسے شاپنگ کرنی ہے۔ پھر پتہ نہیں وہ کہاں گئی۔ شیلا سے ملنے کے لیے وہ کیوں بے چین تھی؟ اس کا جواب ان لڑکیوں کے پاس نہ تھا۔ یہ تو شیلا ہی بتا سکتی ہے۔ شیلا اس وقت کہاں ملے گی؟ کرلیو ہوٹل میں پروفیسر پرڈی کے پاس .....

انسپکٹر نے کرلیو ہوٹل پہنچ کر شیلا کو بتایا کہ اینڈا مر چکی ہے تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں...... اس کا پورا بدن خشک تنکے کی طرح لرزنے لگا۔ اس نے شام کا کوئی اخبار ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔ دیر تک اس پر سکتے کا عالم رہا' پرڈی احمقوں کی طرح کبھی انسپکٹر کی طرف دیکھتا کبھی شیلا کی طرف...... آخر اس نے کہا۔

"خدا کی پناہ...... ٹیلی فون کال بکس میں نوجوان لڑکی کا گلا گھونٹ کر مار دیا گیا میں ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا...... کتنا ظالمانہ طریقہ ہے دوسروں کو مارنے کا......"

"کیا تمہیں معلوم ہے مس شیلا کہ اینڈا تم سے ملنے کے لیے بے تاب تھی؟" انسپکٹر نے کہا۔ "گذشتہ روز وہ تمہارے گھر بھی گئی تھی۔ آخر وہ تم سے کیا کہنا چاہتی تھی؟"

"میں کیا بتا سکتی ہوں۔" شیلا نے روتے ہوئے کہا۔ "وہ مجھ سے ملتی تو مجھے ضرور بتاتی...... یقین نہیں آتا کہ وہ مر گئی...... اس کا تو کوئی بھی دشمن نہ تھا وہ بالکل بے ضرر لڑکی تھی...... میری اس سے زیادہ بے تکلفی نہ تھی...... دفتری اوقات کے علاوہ باہر ہمارا ملنا جلنا بہت کم تھا۔ دراصل جب خالہ نے مجھے

بتایا کہ وہ آئی تھی تو میں حیران ہوئی....... میرا خیال تھا دفتر کی کوئی بات ہے جو وہ وہاں نہیں کر سکتی تھی اس لیے گھر پر آئی ہو گی....... لیکن اب...... اندازہ ہوتا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ معلوم ضرور تھا...... مقتول کے بارے میں ...... یا قاتل کے بارے میں......"

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور معلوم تھا۔" انسپکٹر نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اور رخصت ہو گیا۔

اپنے چھوٹے سے آفس میں سر تھامے انسپکٹر ہارڈ کیسل نہ جانے کن خیالوں میں گم تھا کہ سرجنٹ کرے نے آن کر کہا۔ "جناب ایک خاتون فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مقتول کو پہچانتی ہیں"۔ انسپکٹر نے بیزاری اور مایوسی سے کہا کہ بلالو انہیں۔ اس سے پیشتر وہ نہ جانے کتنی ایسی ہی فضول ملاقاتیں کر چکا تھا۔ چند لمحوں بعد پچاس سال کی ایک بازاری سی عورت کمرے میں مسکراتی ہوئی آئی۔ اس نے چہرے سے جھریاں چھپانے کے لیے بے تحاشا میک اپ کر رکھا تھا۔ اس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا میرا نام مرلینا راویل ہے میں نے اخبار میں مقتول کی تصویر دیکھی، مجھے یقین ہے یہ میرے اس شوہر کی تصویر ہے جو پندرہ سال قبل گم ہوا تھا۔"

"محترمہ یہی جملہ آپ سے پہلے میں کم از کم بارہ خواتین سے سن چکا ہوں۔" انسپکٹر نے خشک لہجے میں کہا۔ "بہرحال آئیے مزید گفتگو سے پہلے آپ مردہ خانے چل کر لاش ایک نظر دیکھ لیجیے۔" اس نے گھنٹی بجا کر اردلی کو بلایا اور گاڑی لانے کا حکم دیا۔

چند منٹ بعد وہ مردہ خانے کے ایک وسیع ہال میں کھڑے تھے۔ متعلقہ شخص نے انسپکٹر کے کہنے کے مطابق ایک تابوت کا ڈھکنا اٹھایا مسز مرلینا نے ایک نظر لاش پر ڈالی، انسپکٹر نے دیکھا اس کے چہرے پر ایک رنگ آیا لیکن فوراً ہی نکل گیا۔ بے شک یہ لاش میرے شوہر کی ہے میں حلفیہ کہتی ہوں۔ انسپکٹر نے اطمینان کا سانس لیا اور مسز مرلینا کو لے کر باہر آ گیا۔ اپنے آفس میں پہنچ کر اس



نے اردلی کو چائے لانے کا حکم دیا۔

"آپ کو پورا یقین ہے کہ وہ آپ کا مرحوم شوہر تھا؟"

"جی ہاں"۔

"براہ کرم سارے حالات تفصیل سے کہئے انسپکٹر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے اس مرحوم شوہر کا نام ہیری ہے۔ آج سے بیس برس قبل میری اس سے شادی ہوئی تھی۔ ان دنوں میں سوفوک کے ایک قصبے سپٹن میں رہتی تھی، ہیری ان دنوں بڑا خوبصورت جوان تھا مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عورتوں میں بہت ہر دلعزیز ہے۔ ان دنوں وہ کسی انشورنس کمپنی سے متعلق تھا...... یا یوں کہیئے مجھے اس نے یہی بتایا تھا...... مختصر یہ کہ وہ کچھ اچھا آدمی ثابت نہ ہوا، ہم نے ازدواجی زندگی کل تین سال بسر کی، اس دوران میں ہیری نے وہ تمام روپیہ اور زیور بھی مجھ سے اینٹھ لیا جو میں نے کمایا تھا۔ میں اس کی چاہت میں دیوانی تھی ایک دن لرزتا کانپتا میرے پاس آیا اور کہا کہ میں سخت آفت میں پھنس گیا ہوں ایک عورت سے میرے تعلقات تھے...... اس کا نتیجہ اب بچے کی شکل میں برآمد ہونے والا ہے...... وہ مجھ پر زور دے رہی ہے کہ میں شادی کر لوں...... یہ کام ممکن نہیں۔ اس نے مجھے پولیس کے حوالے کرنے کی دھمکی دی ہے۔ میں اب کچھ مدت کے لیے رو پوش ہونا چاہتا ہوں وغیرہ وغیرہ...... چنانچہ وہ دن اور آج کا دن ......پندرہ برس گزر گئے ...... میں نے پھر اس کی شکل نہیں دیکھی۔ چند روز قبل اتفاق سے اخبار میں اس کی تصویر دیکھی، پتہ چلا کہ اسے کسی نے قتل کر دیا ہے اور پولیس اسے شناخت نہیں کر پائی قانون کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھ کر آپ کے پاس آئی ہوں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے وہی بیان میں کسی عدالت میں دینے کے لیے تیار ہوں"۔

" آپ جانتی ہیں کہ اس نے اپنا نام کوری رکھ لیا تھا؟"

"جی نہیں، اس کا اصل نام ہیری کا سٹیلٹن تھا"۔

"بہت خوب مسز مرلینا' میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں' پرسوں کارونر کی عدالت میں تشریف لا کر اپنا بیان ریکارڈ کرا دیجئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ آپ کو وہاں یہی باتیں حلف اٹھا کر کہنا ہوں گی۔"

"کہہ دوں گی جناب' کیا میں کچھ جھوٹ کہوں گی؟" اس نے اٹھ کر مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا پھر انداز خاص سے انسپکٹر کی طرف دیکھا مسکرائی اور کمر لچکاتی ہوئی باہر چلی گئی۔

ایک کانسٹیبل کمرے میں آیا اور اس نے کاغذ کا پرزہ انسپکٹر کے سامنے رکھ دیا۔ لکھا تھا "آپ کے ارشاد کے مطابق دونوں کلاک مارکیٹ میں دکھائے گئے پورٹو بیلو مارکیٹ کے ایک دکاندار نے دونوں کلاک پہچان لئے ہیں یعنی چائنا کلاک اور موٹو کلاک یہ اسی کی دکان سے خریدے گئے تھے اور خریدنے والی عورت لمبے قد کی تھی اور اس نے سبز رنگ کا خوبصورت ہیٹ پہن رکھا تھا"۔

کولن لیمب کی زبانی

مجھے شیلا سے ملے ہوئے کئی روز ہو گئے تھے میرے ذہن میں ایک تدبیر آئی ہے میں نے کیونڈش بیورو میں فون کیا' توقع کے مطابق مس مارٹنڈیل نے فون سنا میں نے کہا میں کلارینڈل ہوٹل سے ڈگلس ویدربی بول رہا ہوں' مجھے اپنے بزنس کے سلسلے میں چند خطوط لکھوانے اور ٹائپ کرانے ہیں مہربانی ہو گی اگر آپ مس شیلا ویب کو روانہ فرمائیں۔ میں نے اپنے ایک دوست سے ان کے نام کی تعریف سنی ہے' میری درخواست منظور ہوئی اور مجھے بتایا گیا کہ چند منٹ کے اندر اندر مس شیلا حاضر ہو رہی ہیں۔ فون بند کر کے میں اپنے کمرے سے نکلا اور ہوٹل کے دروازے پر جا کھڑا ہوا پانچ منٹ بعد شیلا ٹیکسی سے اتری مجھے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی میں نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ڈگلس ویدربی خدمت میں حاضر ہے"

"اچھا تو یہ تم تھے؟ لیکن ایسی حرکت کیوں کی؟"

"بھئی تم سے ملنے کا اور کوئی طریقہ ہی سمجھ میں نہیں آیا۔" میں نے کہا۔

"بہرحال تم مجھے ذکلس دیدربی ہی سمجھو۔ آؤ کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ میں اسے قریب ہی ایک عام سے کیفے میں لے گیا۔ میں نے دیکھا اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ابھر رہے ہیں شاید رات کو وہ سو نہیں سکی تھی۔ میں نے ہمدردی کا اظہار کیا تو وہ ایک دم رو پڑی۔"

"مجھے تمہارے دوست انسپکٹر سے بہت ڈر لگتا ہے شاید وہ مجھے مجرم سمجھتا ہے..... میں نے مسٹر کوری کو قتل کیا نہ اینڈا کو....."

"تم تو خوامخواہ فکر مند ہو گئیں۔ میں نے اسے تسلی دی' پولیس کے پاس تمہارے خلاف کوئی ثبوت نہیں..... دیکھو شیلا اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو تو میں تمہاری ہر ممکن مدد کروں گا"۔

"کیا تم نے واردات کے دن پب مارش کے ملاقاتی کمرے میں رکھے ہوئے ان پراسرار کلاکوں میں سے ایک کلاک نہیں اٹھایا جس پر "روز میری" لکھا تھا؟ بولو' جواب دو..... کیا یہ غلط ہے؟"

اس کا چہرہ زرد پڑ گیا' ہونٹ بری طرح کانپنے لگے۔ میں نے پھر کہا۔ "تم سمجھتی ہو پولیس بیوقوف ہے اور میں احمق ہوں آخر اس حرکت کا مطلب؟"

آنسو اس کے رخساروں پر ڈھلکنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے عجیب کہانی سنائی "میں نے کلاک اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ میرا تھا اور اس پر میرا نام روزمیری' لکھا تھا۔ یہ کلاک بچپن سے میرے پاس تھا۔ گذشتہ ہفتے خراب ہو گیا میں نے سوچا کسی گھڑی ساز کو ٹھیک کرنے کے لیے دے دوں لیکن اس کے بعد یہ کلاک گم ہو گیا..... شاید میں بس میں بھول گئی..... یا ملک بار میں چھوڑ آئی یا کہیں اور..... اس کے بعد جب میں مس پب مارش کے مکان میں گئی اور وہاں لاش پڑی دیکھی..... اس وقت تک میں نے وہاں رکھے کلاک نہ دیکھے تھے..... اس عالم میں جبکہ میں حواس باختہ تھی اپنے اس کلاک پر میری نگاہ پڑی جو آتش دان کے قریب رکھی ہوئی ایک میز پر دھرا تھا..... عین اسی وقت مس پب مارش کمرے میں آ گئیں..... پھر میں چیختی ہوئی باہر بھاگی..... پولیس کی پوچھ گچھ کے

دوران میں میں برابر سوچتی رہی کہ اگر انہیں پتہ چل گیا کہ روز میری والا کلاک میرا ہے تو میں لازماً" اس واردات میں ملوث سمجھی جاؤں گی...... پھر مس پب مارش نے جب یہ بتایا کہ انہوں نے مجھے طلب کرنے کے لیے بیورو میں فون نہیں کیا تھا تو میں اور ڈری۔ مجھے خیال ہوا کہ کوئی مجھے جان بوجھ کر اس قتل کے جرم میں پھنسانا چاہتا ہے اور میرا کلاک رکھنے کا مقصد یہی ہے...... لہٰذا مجھے یہ خطرہ مول لے کر یہ کلاک اٹھا لینا چاہیے...... بے شک...... یہ حرکت انتہائی احمقانہ تھی...... مگر میں اس وقت کچھ سوچنے کے قابل نہ تھی...... اس کے بعد وہ پوسٹ کارڈ مجھے ملا...... جس پر "خبردار" لکھا تھا...... ظاہر ہے یہ ایسے فرد نے مجھے بھیجا جو یہ جانتا تھا کہ روز میری والا کلاک میرا ہے۔ پھر اس پر اولڈ بیلے جیسی خوفناک عمارت کی تصویر...... جہاں مجرموں کی قسمت کے فیصلے کیے جاتے ہیں...... اس کے بعد اینڈا کا قتل ...... یقیناً" اسے قاتل کے بارے میں کچھ پتہ تھا تبھی اس نے مجھ سے اور انسپکٹر سے ملنے کی کوشش کی...

"اینڈا کے بعد شاید اب...... شاید میری باری ہے......"

"فکر نہ کرو...... جب تک میں زندہ ہوں کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔" میں نے کہا۔ "اب مناسب یہ ہے کہ جو کچھ تم نے مجھ سے کہا ہے انسپکٹر سے بھی کہہ دو تاکہ اس کے دل میں جو خدشات تمہارے متعلق پیدا ہو چکے ہیں وہ دور ہو جائیں' وہ کلاک بھی اس کے حوالے کر دو۔ آؤ اب چلیں...... تمہیں دفتر بھی پہنچنا ہے...... ورنہ مس مارٹنڈیل خفا ہوں گی...... مسٹر ڈگلس ویدربی کی جانب سے بیورو کی فیس کا یہ چیک لیتی جاؤ"۔

شیلا کو رخصت کر کے میں سیدھا انسپکٹر کے آفس پہنچا' وہ اپنے سامنے پڑے ہوئے کاغذ کو گھور رہا تھا اس نے پہلے میری طرف دیکھا' پھر وہ کاغذ میری طرف بڑھا دیا' لکھا تھا۔ محترم جناب' ابھی ابھی ایک بات مجھے یاد آئی ہے' آپ نے پوچھا تھا کیا میرے مقتول شوہر کے جسم پر کوئی ایسا نشان ہے جس کی مدد سے اسے شناخت کیا جا سکتا ہو۔ میں نے کہا تھا ایسا کوئی نشان میرے علم میں نہیں'

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے بائیں کان کے پیچھے استرے کے زخم کا چھوٹا سا نشان موجود ہے۔ ایک روز شیو بناتے ہوئے ہمارا پالتو کتا پیار میں اس پر جھپٹ پڑا تھا' ہیری کا ہاتھ بہک گیا اور استرا کان کے نیچے لگا۔ زخم تو ٹھیک ہو گیا' لیکن نشان باقی رہ گیا تھا...... آپ کی صادق...... مرلینا راویل"۔

"نہایت خوش خط ہیں محترمہ۔" میں نے خط لوٹاتے ہوئے کہا۔ "کیا واقعی مقتول کے بائیں کان کے نیچے زخم کا یہ نشان موجود ہے؟"

"ہاں نشان تو ہے لیکن......" انسپکٹر نے جملہ ادھورا چھوڑ کر فون اٹھایا اپنے نائب سے کہا۔ "فلاں شراب خانے میں کسی آدمی کو بھیجو' وہاں ایک خاتون مرلینا راویل ملیں گی ان سے کہو انسپکٹر ہارڈکیسل آپ کو یاد کرتے ہیں۔ ابھی انہیں لاؤ......" فون بند کر کے وہ مسکرایا اس کی مسکراہٹ معنی خیز اور فاتحانہ تھی۔

"اب تم سناؤ کوئی تازہ خبر۔" اس نے مجھ سے کہا۔

"تازہ خبر یہ ہے کہ شیلا نے روز میری والا کلاک اٹھانے کا اقرار کر لیا ہے" یہ کہہ کر میں نے ساری داستان سنا دی۔ "دوسری خبر یہ ہے کہ ۹ر ستمبر کے دن ایک بجکر ۳۵ منٹ پر سنو فلیک لانڈری وین مس پب مارش کے مکان کے عقبی دروازے پر رکی تھی اور ڈرائیور نے اتر کر ایک بڑی سی گٹھڑی مکان کے اندر پہنچائی تھی"۔

"اچھا......" انسپکٹر حیرت سے اچھل پڑا' "تمہیں کیسے پتہ چلا؟"۔

"میں ولبراہام کریسنٹ سے گزر رہا تھا کہ نو دس سال کی بچی ایک مکان کی اوپری منزل میں کھڑکی سے جھانکتی دکھائی دی۔ تمہیں پتہ ہے بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گردو پیش کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ میں نے سوچا شاید اس بچی نے واردات کے بارے میں کوئی خاص بات دیکھی ہو...

یہ خیال آتے ہی میں ایک بہانہ کر کے مکان میں داخل ہوا' اس بچی سے ملا۔ وہ بے چاری ٹانگوں سے معذور تھی۔ اس نے مجھے بتایا وہ اکثر اوقات کھڑکی

میں سے گلی اور بازار کا تماشا کرتی رہتی ہے۔ بچی حیرت انگیز طور پر ذہین تھی اور اس کی حس مشاہدہ نہایت تیز۔ میں دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا۔ اسی دوران میں اس نے یہ بات مجھے بتائی جو اب تک ہمیں معلوم نہ تھی......"

دروازہ کھلا اور مرلینا راویل اندر آئی اس کا سانس پھولا ہوا تھا' انسپکٹر نے کرسی پیش کرتے ہوئے کہا۔ "ہم نے اپنے سرجن اور دو ایک قابل ڈاکٹروں کو زخم کا وہ نشان دکھایا ان سب کا متفقہ بیان ہے کہ زخم کا یہ نشان پانچ چھ سال سے زیادہ پرانا نہیں اور آپ پندرہ برس پرانا بتا رہی ہیں۔ میرا خیال ہے آپ نے کسی کے کہنے پر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ آپ جانتی ہیں ایسا جھوٹا بیان آپ کو کسی مصیبت میں پھنسا دے گا؟ بہتر یہ ہے تمام حالات سچ سچ بتا دیجئے"۔

"آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں انسپکٹر' میں نے کوئی جرم نہیں کیا جس کا مجھے انجام سوچنا پڑے۔ میں نے محض قانون کی مدد کی ہے میں حلفیہ کہتی ہوں مقتول میرا شوہر ہیری ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ مڑ کر اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور پیر پٹختی ہوئی باہر نکل گئی......

"ضرور دال میں کالا ہے۔" میں نے کہا۔ "یقیناً" اسے کسی نے سکھا پڑھا کر بھیجا ہے اور شاید کچھ رقم بھی دی ہو گی۔ خیر اب تیسری یہ خبر سنو کہ میں نے بلجیمی دوست معروف سراغرساں ہرقل پوئرو کو اس کیس کی تمام تفصیلات روانہ کر دی ہیں امید ہے ایک آدھ دن میں ہماری اس سے ملاقات ہو گی اور وہ ہمیں اپنے مشورے سے آگاہ کرے گا"۔

"میں نے ہرقل پوئرو کا نام سنا ہے" انسپکٹر نے خوش ہو کر کہا۔ "یہ وہی شخص ہے نا جس نے ایک زمانے میں بڑے بڑے پر اسرار اور لاینحل کیس اپنی بے مثال ذہانت سے حل کر دیے تھے آج کل یہ شخص شاید ریٹائر زندگی گزار رہا ہے"۔

"ہاں۔" میں نے کہا۔ "اس کا واحد مشغلہ ان دنوں کلاسیکی جاسوسی ادب پڑھنا اور انہی مصنفوں کے اصل مسودے نیلامی میں خریدنا ہے"۔

مرلینا راویل پولیس اسٹیشن سے نکلی تو غصے اور خوف سے اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ وہ آپ ہی آپ بڑبڑاتی اور بل کھاتی چلی جا رہی تھی...... مجھے کیا خبر تھی کہ یہ قصہ ہے بڑی حماقت کی میں نے...... بھلا اتنی سی رقم کے لیے اتنا بڑا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

معاً اسے سڑک کے کنارے ٹیلی فون بوتھ نظر آیا اس وقت بوتھ میں کوئی نہ تھا۔ وہ جلدی سے اندر گھس گئی پرس کھول کر اس نے ایک چھوٹا سکہ نکال کر ڈائل کے ایک سوراخ میں ڈالا پھر نمبر گھما کر ریسیور کان سے لگایا......

"ہیلو...... ہاں میں مرلینا بول رہی ہوں...... تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ...... مگر تمہارا فرض تھا کہ سارا معاملہ صاف صاف ...... میری بات سنو پہلے...... تم نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ لاش کی شناخت نہ کی گئی تو تم پر آفت آ جائے گی۔ اب مجھے پتہ چلا کہ چکر کیا ہے......اب میں مزید خطرہ لینے کو تیار نہیں...... میں پولیس کو سب کچھ بتا...... کیا؟ وہ تو ٹھیک ہے...... لیکن ڈاکٹروں نے پولیس سے کہا ہے کہ زخم کا نشان پانچ چھ سال سے زیادہ پرانا نہیں اور میں اس کے برعکس بیان دے چکی ہوں...... کیا کہا؟ ہاں اگر دو سو پونڈ مل جائیں تو میں اپنی زبان بند رکھوں گی...... ورنہ تم جانو...... ٹھیک ہے...... کل کس وقت؟ نہیں نہیں...... آج ...... بلکہ ابھی...... بہت بہتر...... میں وکٹوریہ اسٹیشن پہنچ جاؤں گی...... چیک نہیں...... نقد...... بالکل نقد...... بس میں آ رہی ہوں......"

کولن لیمب نے چیئرنگ کراس روڈ سے گزرتے ہوئے شام کا ضمیمہ خریدا اخبار فروش لڑکا زور زور سے چلا رہا تھا...... قتل کی ایک اور واردات ...... اسٹیج ایکٹریس چاقو مار کر ہلاک کر دی گئی...... کولن نے خبر دلچسپی سے پڑھی۔ لکھا تھا۔

"وکٹوریہ اسٹیشن پر پبلک کے ہجوم میں ادھیڑ عمر کی ایک عورت چلتے چلتے اچانک گر پڑی...... لوگوں نے اسے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا۔ معائنے کے بعد پتہ چلا کہ کسی نے اس کی پشت پر پسلیوں کے قریب نہایت تیز دھار چاقو گھونپ دیا تھا...... تھوڑی دیر بے ہوش رہنے کے بعد وہ مر گئی۔ مقتولہ کا نام مسز مرلینا



راویل بتایا گیا ہے وہ کسی اسٹیج پر چھوٹا موٹا پارٹ ادا کرتی تھی"۔

کولن نے اسی وقت انسپکٹر ہارڈ کیسل کو فون کیا معلوم ہوا یہ خبر اس تک پہنچ چکی ہے۔

کولن لیمب کی زبانی

گذشتہ رات بارہ بجے تک میں انسپکٹر کے ساتھ رہا تازہ واردات کے بارے میں باتیں ہوتی رہیں۔ انسپکٹر کی قطعی رائے تھی کہ یہ قتل بھی اسی نے کیا جو اس سے پہلے دو افراد کے قتل کا ذمہ دار ہے۔ قاتل کا مقصد اصل میں نام نہاد مسٹر کوری کی فرضی شناخت کرانا تھا اور اس لیے اس نے کچھ رقم کے عوض مرلینا راویل کو تیار کیا لیکن بھانڈا پھوٹ گیا اور اس نے مرلینا کو راہ سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا۔

میں نے ناشتہ طلب کرنے کے لیے گھنٹی بجائی۔ ملازم کمرے میں آیا۔ صبح کے اخبار کے ساتھ ایک خوشنما لفافہ بھی اس کے ہاتھ میں تھا میں نے لفافہ لے کر حیرت سے دیکھا اس پر میرا نام اور پتہ لکھا تھا۔ لفافے کے اندر ایک چٹ تھی عمدہ کاغذ کی جس پر روشن اور جلی ٹائپ حروف میں درج تھا۔

کرلیو ہوٹل

وقت ۔ ۱۱ بج کر ۳۰ منٹ دوپہر

کمرہ نمبر ۴۱۳

(براہ کرم تین مرتبہ دستک دیجیے گا)

میں دیوانوں کی طرح سب کچھ فراموش کر کے کاغذ کا یہ ننھا سا پرزہ گھور رہا تھا آخر اس عبارت کا مطلب کیا ہے؟ میں نے الٹ پلٹ کر دیکھا ان الفاظ کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ دفعتاً" ایک خیال بجلی کی مانند ذہن میں کوندا۔ 413۔ 413 ۔ یعنی چار بج کر تیرہ منٹ۔ یہ اشارہ اسی وقت سے ہے جو پر اسرار کلاکوں پر ظاہر ہوا تھا؟ یا محض یہ اتفاق ہے؟ میں نے سوچا کرلیو ہوٹل فون کر کے معلوم کروں یہ کیا مذاق ہے مگر پہلے انسپکٹر ہارڈ کیسل سے بات کر لینا ضروری تھا۔

کرلیو ہوٹل میں بلاشبہ کمرہ نمبر ۴۱۳ موجود تھا۔ گیارہ بج کر تیس منٹ ہونے میں چند سیکنڈ باقی تھے کہ میں اور انسپکٹر نے غیر متوقع خطرے کے پیش نظر پستول تیار کر رکھا تھا۔ اندر سے ایک بھاری آواز آئی تشریف لے آیئے۔ ہم دونوں بیک وقت دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے' کیا دیکھتا ہوں ہر قل پوئرو آرام کرسی پر مزے سے سگار پی رہا ہے۔ مجھے اور انسپکٹر کو دیکھتے ہی وہ اٹھا اور ہنس کر بولا۔ آیئے آیئے میرے قریب آ جایئے اور یہ پستول جیب میں رکھ لیجئے انسپکٹر..... آپ کا مطلوبہ قاتل یہاں نہیں۔"

"خدا کی پناہ پوئرو تم یہ ڈرامے کب سے کرنے لگے۔ کم از کم اپنی آمد کی اطلاع تو دی ہوتی۔" اس نے قہقہہ لگایا۔ "گویا ابھی اطلاع میں کچھ کسر ہے اور یہ تم نے اچھا کیا کہ انسپکٹر کو ساتھ لیتے آئے مجھے ان سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا"۔

"یہی کیفیت میری ہے" انسپکٹر نے مختصر طور پر اسے مسز مرلینا راویل کے بارے میں بتایا۔ پوئرو۔ انگشت شہادت سے کرسی کا ہتھا بجاتا رہا آخر انسپکٹر نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں واقعات اس قدر الجھے ہوئے اور پیچیدہ ہیں کہ اس کا حل ہونا محال نظر آتا ہے"۔

"اس کے برعکس میرا خیال یہ ہے اس سے زیادہ آسان اور معمولی کیس کوئی اور نہیں ہو سکتا۔" پوئرو نے آنکھیں بند کیے کیے جواب دیا "میں نے ابتدا ہی میں اندازہ کر لیا تھا قاتل کون ہے اور مقتول کون؟"

"تو پھر بتایئے مجرم کون ہے؟" انسپکٹر نے بے صبری سے پوچھا۔

"آہا..... صبر..... انسپکٹر..... صبر..... کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہمارے پاس حقائق کا ہونا ضروری ہے اور حقائق کو غیر حقائق کے انبار میں سے چھانٹنا بڑی مہارت اور دیدہ ریزی چاہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ حقائق آپ کے دامن میں ہیں لیکن افسوس آپ نے انہیں چھانا پھٹکا نہیں"۔

"لیجئے اب سنتے جایئے۔ آپ کے سامنے فرش پر ایک شخص کی خون میں

لت پت لاش پڑی ہے۔ یہ ادھیڑ عمر کا آدمی ہے چہرے مہرے اور لباس سے معز
دکھائی دیتا ہے لیکن کوئی شخص نہیں جانتا وہ کون ہے۔ مقتول کی جیب میں ایک
کارڈ پڑا ہے جس پر مسٹر آر ایچ کوری کا نام اور پتہ ۷ ڈینور سٹریٹ میٹروپولیٹن
انشورنس کمپنی وغیرہ لکھا ہے لیکن اس نام کی کسی کمپنی کا وجود نہیں، نہ ڈینور
سٹریٹ کہیں پائی جاتی ہے اور نہ مسٹر کوری نام کا کوئی آدمی اس دنیا میں موجود
ہے۔ یہ تمام باتیں بجائے خود ایک نوع کی شہادتیں اور حقائق ہیں، مگر منفی قسم
کے ...... اب اور آگے چلئے دو بجنے میں دس منٹ باقی ہیں کہ ایک ٹائپ رائٹنگ
بیورو میں فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ فون کرنے والی کوئی خاتون ہیں جو اپنا نام مس
پب مارش بتاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ۱۹ ولبراہام کریسنٹ کے پتے پر تین بجے تک
ایک اسٹینو گرافر بھیج دیا جائے۔ مس پب مارش خاص طور پر مس شیلا ویب کا
نام لیتی ہیں، چنانچہ تعمیل میں مس شیلا ویب کو وہاں روانہ کیا جاتا ہے۔ وہ بتائے
ہوئے پتے پر تین بجنے میں چند منٹ قبل پہنچ جاتی ہے اور پہلے سے دی گئی
ہدایات کے مطابق کھلے دروازے سے داخل ہو کر ملاقاتی کمرے میں جاتی ہے۔
یہاں فرش پر ایک شخص کی لاش پڑی ہے وہ چیختی چلاتی بھاگتی ہے اور باہر سڑک پر
ایک راہ گیر نوجوان سے ٹکرا جاتی ہے"۔

"اور یہاں سے ہمارا نوجوان ہیرو کہانی میں داخل ہوتا ہے۔" میں نے سینے
پر ہاتھ رکھ کر گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... پوئرو نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "کہانی جس ڈرامائی
انداز میں شروع ہوئی ہے اس کے لئے ہیرو کی انٹری بہت ضروری تھی، چنانچہ
ہمارا ہیرو مس شیلا ویب کو بازوؤں میں لے کر تسلی اور دلاسا دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
اب میں ایک اور رخ کی طرف آتا ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں ایک شخص قتل ہوتا
ہے سوال یہ ہے اسے کیوں قتل کیا گیا؟ مقتول ظاہر ہے کوئی ایسا فرد ہے جس کی
زندگی کسی دوسرے فرد کے لیے ناقابل برداشت ہے، اب سوال یہ ہے کہ اس
شخص کی ہلاکت کس کے لیے ضروری تھی؟ اس مقصد کے لیے ہمیں موقع

ردات اور اس کے گردو نواح میں موجود افراد کا گہری نظروں سے جائزہ لینا ہو
ہ مس پب مارش اور ان کی حرکات و سکنات‘ مس مارٹنڈیل کا بیورو اور اس
ں کام کرنے والی لڑکیاں مس شیلا دیب...... اور پھر دائیں بائیں مکانوں میں
ہنے والے پڑوسی...... کوئی بھی شخص از خود آپ کو کچھ نہ بتائے گا اور بعض
وقت کسی کے منہ سے نکلا ہوا معمولی سا جملہ ہی سارا مسئلہ حل کر دیا کرتا ہے۔
میں اپنے تجربے کی بات کرتا ہوں...

"آپ مکان نمبر۱۹ کے گرد دائرہ کھینچئے اس دائرے کے اندر جتنے بھی افراد
تے ہیں ان میں سے ہر فرد ایسا ہے جو مسٹر کوری کو قتل کرنے پر قادر ہے۔
۔"مسٹر ہیمنگ مسٹر اور مسز بلینڈ.... مس واٹر ہاؤس.... لیکن موقع واردات پر
لوگ پائے گئے وہ زیادہ اہم ہیں۔ مثلاً" مس پب مارش جو ایک بجکر ۳۵ منٹ
مکان سے دوبارہ باہر جانے سے پہلے مسٹر کوری کو قتل کر سکتی تھیں۔ مس شیلا
یب نے ممکن ہے مسٹر کوری سے اس مکان میں ملاقات کا اہتمام کیا ہو‘ پھر موقع
کراسے قتل کر دیا اور چیختی چلاتی باہر آ گئی ہو.... اور میرے عزیز کولن لیمب....
بھی اسے قتل کر سکتے تھے.... آخر تم کس لیے وہاں گھوم رہے تھے؟""

"بہت اچھے...."میں نے کہا اور بے چینی سے پہلو بدلا یہ شخص ہرقل پوئرو
بے حد خطرناک ثابت ہو رہا تھا۔ "پوئرو اگر تم اسی طرح جوڑ سے جوڑ ملاتے
۔گئے تو واقعی میرے لئے یہ مانے بغیر چارہ نہ رہے گا کہ مسٹر آر ایچ کوری کو
انے ہی قتل کیا ہے"۔

"خیر خیر... آگے سنو۔" پوئرو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "اس کی شناخت
ہر توڑ کوشش کی گئی مگر بے سود۔ قرائن سے ظاہر ہوا کہ قاتل نہیں چاہتا کہ
ں کو شناخت کیا جائے یا شناخت ہو تو قاتل کی مرضی کے مطابق ہو‘ اس مقصد
لیے اس نے مقتول کے کوٹ اور دوسرے کپڑوں پر سے درزی کا نشان ضائع
دیا۔ مقتول کی جیب سے ایسے کاغذات بھی نکال لیے جن سے اس کی اصل
یت پر روشنی پڑ سکتی تھی۔ اس کے بعد قاتل نے اس کی جیب میں ایک

بوگس انشورنس کمپنی کا کارڈ ڈال دیا جس پر بوگس نام درج تھا... قاتل کو یہ بھی علم تھا کہ پولیس مقتول کی شناخت کرائے بغیر چین سے نہ بیٹھے گی اور اگر کوئی ایسا فرد برآمد ہو جاتا جو مقتول کی اصلی شخصیت سے آگاہ ہوتا تو قاتل کا سارا منصوبہ چوپٹ ہو کر رہ جاتا چنانچہ اس نے اس مشکل کا یہ حل نکالا کہ پہلے تو مقتول کی ایک فرضی شخصیت باور کرائی' پھر اسے تسلیم کرانے کے لیے مسز مرلینا راول کو روانہ کیا جس نے انسپکٹر سے حلفیہ بیان کیا کہ وہ اس کا شوہر ہیری ہے جو پندرہ سال قبل غائب ہو گیا تھا۔ اپنے بیان کو پختہ کرنے کے لیے اس نے کان کے نیچے ایک زخم کا حوالہ بھی دیا جو فی الواقعہ پندرہ سال پرانا نہیں' پانچ سال پرانا تھا میں سمجھتا ہوں قاتل نے یہ انتہائی حماقت کی کہ اس زخم کا حوالہ دیا۔ اس کے بغیر بھی وہ پولیس کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا تھا... کیوں انسپکٹر صحیح ہے نا؟" انسپکٹر نے ندامت سے سر جھکا لیا۔

"اب قاتل کے پلان کا ایک حصہ روشنی میں آگیا لیکن یہ سوال پھر بھی قائم رہا کہ آخر وہ مقتول کی اصلی شخصیت پر پردہ کیوں ڈالنا چاہتا تھا؟ میں نے اس مسئلے پر بڑا سر کھپایا۔ آخر یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر مقتول کا دنیا میں کوئی عزیز رشتے دار موجود نہیں تب تو اس کی فکر کسی کو نہ ہونی چاہیے اور اگر اس کے جاننے والے یا رشتے دار موجود ہیں تو جلد یا بدیر اس کی تلاش شروع ہو جائے گی قاتل اسی چیز سے خوفزدہ تھا اور چاہتا تھا کہ مقتول کی ایک جھوٹی شخصیت بنا کر اس کی شناخت کرا دے تاکہ اگر کبھی اصل شخصیت کی تلاش ہو تو اس کے عزیز رشتے دار اسے گم شدہ سمجھ لیں اور صبر کر کے بیٹھ جائیں۔ مقتول کے بارے میں میرا ایک قیاس یہ بھی تھا کہ وہ انگلستان کا رہنے والا نہیں باہر سے آیا ہے.... اب میں قاتل اور مقتول دونوں کی ایک دھندلی لیکن اصلی تصویر دیکھنے کے قابل ہو گیا تھا...

اب آیئے اینڈا برنیٹ کی طرف... مس مارٹنڈیل کے بیورو میں ۹ ستمبر کے دن چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں تین اس وقت موجود تھیں ایک رخصت پر

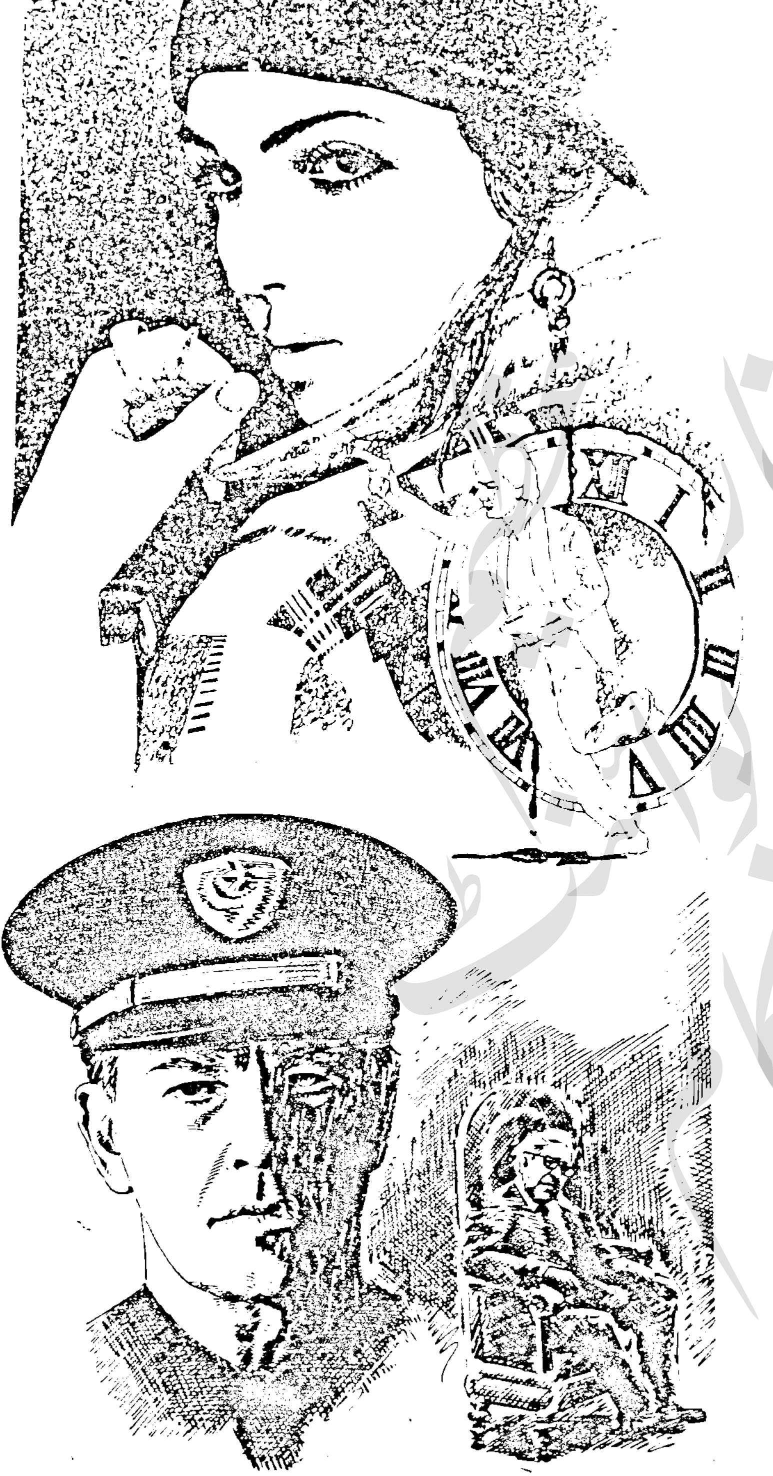
ڈیڑھ بجے سے ڈھائی بجے تک لنچ کا وقفہ ہوتا ہے لیکن اس دن دفتر سے نکلتے ہی اینڈا برنیٹ کے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا اس کے نئے سینڈل کی ایڑی اکھڑ گئی۔ وہ بے چاری لنچ کیے بغیر واپس دفتر آ گئی جبکہ جینٹ اور شیلا لنچ کھانے کے لیے جا چکی تھیں.... اب ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اینڈا کسی اندرونی بات پر بے چین تھی۔ اس نے شیلا سے اس کے گھر پر ملنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی' وہ بات ایسی تھی جو دفتر میں بہرحال نہ کی جا سکتی تھی۔ کارونر کی عدالت میں اس روز تین خواتین نے بیان دیا تھا۔ مس پب مارش.... مس شیال دیب.... اور مس مارٹنڈیل.... کانسٹیبل پارس کا کہنا ہے کہ اینڈا انسپکٹر سے ملنے کے لیے بے چین تھی اور اس نے کچھ ایسا جملہ بھی سنا تھا وہ کہہ رہی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا اس نے جھوٹ کیوں بولا...... ظاہر ہے یہ جملہ اینڈا نے ان تین عورتوں میں سے کسی ایک کے بارے میں کہا ہو گا لیکن کس کے بارے میں؟ اب ہم غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اینڈا کی رائے مس پب مارش کے بارے میں ہو سکتی ہے نہ شیلا دیب کے بارے میں"۔

"خدا کی پناہ تو کیا مس مارٹنڈیل کے بارے میں اس نے یہ شبہ ظاہر کیا تھا؟" انسپکٹر ہارڈکیسل چلا اٹھا۔ "لیکن...... مس مارٹنڈیل کے بیان میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو غلط یا جھوٹ ہو" ہرقل پوئرو کے لبوں پر معنی خیز تبسم نمودار ہوا۔ اس نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "بظاہر تو ایسا ہی نظر آتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مس مارٹنڈیل کا سارا بیان ہی جھوٹ پر مبنی تھا۔ اس نے عدالت میں یہی کہا تھا کہ مس پب مارش نے فون کر کے اپنے مکان پر شیلا دیب کو طلب کیا تھا؟"

"ہاں' یہی کہا تھا۔" انسپکٹر نے اقرار کیا۔

"لیکن پیارے انسپکٹر! اینڈا اچھی طرح جانتی تھی کہ مس پب مارش نے سرے سے فون ہی نہیں کیا اور اس پر حیران تھی کہ مس مارٹنڈیل نے یہ جھوٹ کیوں گھڑا...... ہوا یہ کہ جب اس کا جوتا ٹوٹ گیا تو وہ اسی وقت دفتر واپس آ گئی

لیکن مس مارٹنڈیل کو اس کا علم نہ تھا' وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ اس وقت دفتر میں کوئی کام کرنے والی لڑکی موجود نہیں۔ چنانچہ اس کے لیے یہ فرض کر لینا کچھ دشوار نہ تھا کہ ایک بج کر ۴۹ منٹ پر ۔ب مارش نے فون کیا۔ انٹرول کے بعد مس شیلا کو مارٹنڈل نے تین بجے تک ۔ب مارش کے مکان پر پہنچنے کی ہدایت کی اور اسے بتایا کہ اس خاتون نے فون پر اسے طلب کیا ہے۔ اس کا ذکر شیلا نے جب ایڈنا سے کیا تو اسے سخت تعجب ہوا وہ جانتی تھی کوئی فون اس دوران میں نہیں آیا تھا...... اس کے بعد جو کچھ ہوا دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مس مارٹنڈیل نے جب کارونر کی عدالت میں حلفیہ بیان کیا کہ کسی خاتون نے اپنے آپ کو مس ۔ب مارش ظاہر کر کے فون کیا اور شیلا کو بلایا وغیرہ وغیرہ تو ایڈنا سخت الجھن میں پڑ گئی کیونکہ مس ۔ب مارش نے خود اس کی سختی سے تردید کر دی کہ انہوں نے ہرگز فون نہیں کیا اور یہی بات صحیح تھی۔ ایڈنا کو یقین ہو گیا کہ مس مارٹنڈیل اس واردات میں ملوث ہیں اور انہوں نے کارونر اور پولیس کو جو بیان دیا ہے وہ سرا سر جھوٹ ہے۔ وہ شیلا کو بتانا چاہتی تھی مگر شیلا سے مل سکی نہ انسپکٹر سے۔ میرا خیال ہے کارونر کی عدالت کے دروازے پر جب ایڈنا اس کانسٹیبل سے باتیں کر رہی تھی تو مس مارٹنڈیل نے بھانپ لیا کہ ہوا الٹے رخ چل پڑی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے دفتر میں ہی اسے پتہ چل گیا ہو کہ ۹ ستمبر کی دوپہر ایڈنا جوتا ٹوٹ جانے کے باعث لنچ کھائے بغیر واپس آ گئی تھی اب آپ خود ہی سوچ لیجئے مس مارٹنڈیل کے سامنے ایڈنا کو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دینے کا کونسا راستہ تھا؟ میرا قیاس ہے وہ ایڈنا کے پیچھے پیچھے ولبراہام کریسنٹ تک گئی ہو گی۔ خود ایڈنا وہاں کیوں گئی؟ اس کا جواب ابھی مجھے نہیں مل سکا ہو ہے وہ مس ۔ب مارش سے ملاقات کر کے خود معلوم کرنا چاہتی ہو کہ ٹیلی فون کال کی حقیقت کیا تھی۔ یہ بھی ممکن ہے مس مارٹنڈیل نے ایڈنا کو کچھ اور پٹی پڑھا کر فون کرنے پر مجبور کیا ہو اور ٹیلی فون بوتھ دیکھتے ہی مس مارٹنڈیل نے ساری سکیم دفعتاً" سوچ لی تھی۔ جونہی ایڈنا اندر گئی مس مارٹنڈیل نے اس کے اسکارف سے اس کا گلا گھونٹ دیا یہ بڑی دلیری کا کام



تھا کوئی بھی فرد یہ حرکت دیکھ سکتا تھا' لیکن مس مارٹنڈیل کو علم تھا ایک بجے دوپہر کا وقت ہے لوگ اپنے اپنے گھروں میں ہوں گے۔ ٹیلی فون بوتھ کے اندر کون جھانک کر دیکھے گا کہ "آنا" فانا" کیا ہو گیا ہے۔ جہاں تک میں نے اس عورت کا مطالعہ کیا ہے ان رپورٹوں کی روشنی میں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عورت سنگدل ہونے کے ساتھ چست چالاک اور بہترین منصوبہ ساز ہے"۔

"وہ ٹھیک ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ مسٹر کوری کو قتل کس نے کیا؟ اور اس قتل کے پیچھے آخر کونسا مقصد تھا؟" میں نے کہا۔

"عزیز کولن' اگر تم اپنی مرتب کردہ رپورٹیں خود غور سے پڑھ لیتے یا مس پب مارش کے پڑوسیوں کی زبان سے نکلے ہوئے معمولی جملوں پر دھیان دیتے تو یہ سوال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ذرا مسٹر اینڈ مسز بلینڈ کی گفتگو یاد کرو جب مسٹر بلینڈ سیرو سیاحت کا ذکر کر رہے تھے تو ان کی بیوی نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر کہیں جانا نہیں چاہتی اس کی سگی بہن یہاں رہتی ہے مگر دوسری طرف ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ مسز بلینڈ کی کوئی سگی بہن دنیا میں نہیں اگر ہوتی تو مسز بلینڈ اپنے آنجہانی چچا کے ورثے کی تنہا مالک نہ بنتی۔ اس میں لازما" اس کی بہن کا بھی حصہ ہوتا' مگر اس معاملے میں اس کی بہن کا نام و نشان ہی نہیں ملتا۔ اس سے کیا نتیجہ نکلا؟"

"غضب خدا کا!" انسپکٹر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا۔ "اس طرف تو ہمارا دھیان ہی نہ گیا تھا"۔

"بیٹھ جاؤ انسپکٹر۔" پوئرو نے کہا۔ "اب مسٹر کوری کے قتل کا مقصد بھی واضح ہو گیا مسٹر اور مسز بلینڈ کی مالی حالت بے حد کمزور تھی۔ وہ اپنا گھر نوادرات سجانے کا شوق رکھتے تھے لیکن پیسے نہ ہونے کے باعث یہ شوق پورا نہ ہو سکتا تھا مسٹر بلینڈ کو دنیا کی سیاحت کی حسرت تھی مگر افسوس یہ حسرت بھی دل کی دل میں رہی...... مگر ایک روز انہیں کینیڈا سے قانونی مشیروں کی ایک فرم سے خط ملتا ہے اس میں مسز بلینڈ کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ آپ کے چچا حال ہی میں وفات

گئے ہیں۔ وصیت کی رو سے ان کی تمام جائیداد کی واحد مالک آپ ہیں کیونکہ آنجہانی کا آپ کے سوا دنیا میں کوئی اور رشتے دار نہیں۔ یہ خط مسز بلینڈ کے نام تھا لیکن مصیبت یہ آن پڑی کہ مسٹر بلینڈ کی یہ دوسری بیوی تھی اور خط پہلی بیوی کے نام تھا جو دوسری جنگ عظیم میں ماری جا چکی تھی۔ مسٹر بلینڈ نے پہلی شادی انگلستان سے باہر کی تھی۔ پہلی بیوی کے مرنے کے بعد وہ کروڈین (انگلینڈ) میں آن بسے اور یہاں انہوں نے دوسری شادی کر لی۔ پہلی شادی کا سرٹیفکیٹ اور پہلی بیوی کے خاندانی کاغذات سب مسٹر بلینڈ کے پاس موجود تھے' چنانچہ انہوں نے طے کر لیا کہ اپنی دوسری بیوی کو پہلی بیوی بنا کر کینیڈا والے چچا کی جائیداد ہڑپ کر لی جائے انہوں نے قانونی مشیروں کو کینیڈا لکھ کر بھیجا کہ آنجہانی کی حقیقی بھتیجی زندہ سلامت موجود ہے۔ قصہ مختصر تمام قانونی کارروائی مکمل ہو کر آنجہانی چچا کی تمام جائیداد مسز بلینڈ کے ذریعے مسٹر بلینڈ کے قبضے میں آ گئی...... اور یوں ان کا گھر نوادر سے سج گیا۔ جائیداد ملنے کے تقریباً ایک سال بعد عجیب آفت ان پر ایک دم نازل ہو گئی۔ کوئی ایسا شخص کینیڈا سے یہاں آیا جو مسٹر بلینڈ کی پہلی بیوی کو اچھی طرح جانتا تھا اور اسے یہ بھی علم تھا کہ کینیڈا والے آنجہانی چچا کی وارث پوری دنیا میں صرف مسز بلینڈ ہیں۔ یہاں آ کر وہ مسز بلینڈ سے ملنے سیدھا ان کے مکان پر پہنچا جونہی مسٹر اور مسز بلینڈ کو اس شخص کی آمد کا پتہ چلا ان کے ہوش اڑ گئے مسٹر بلینڈ نے پہلے تو یہ بہانہ بنایا کہ ان کی بیوی بیمار ہے اس وقت ملاقات نہیں ہو سکتی' پھر کبھی آنا۔ وہ دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا اب ان میاں بیوی نے سوچا اس مصیبت سے نجات پانے کا طریقہ کیا ہے؟ ورنہ آنجہانی چچا کی تمام جائیداد ہاتھ سے نکل جائے گی اور فریب دہی کے الزام میں وہ دونوں بڑے گھر کی سیر کرتے دکھائی دیں گے۔ اب کیا کریں؟ مس مارٹنڈیل نے اپنی خدمات پیش کر دیں''۔

''مگر مس مارٹنڈیل کا مسز بلینڈ سے کیا واسطہ؟'' میں نے منہ بنا کر کہا۔

''یار گھامڑ کے گامڑ ہی رہے تم۔'' پوئرو نے مسکرا کر جواب دیا۔ ''بندہ

خدا! کیا اب بھی نہیں سمجھے کہ مسز بلینڈا کی وہ سگی بہن کون تھی؟"

"مس مارنڈیل!" انسپکٹر اچھل کر بولا۔ "اب یاد آیا ان کی صورتوں میں بڑی مشابہت ہے۔"

"جی جناب...... مس مارٹنڈیل...... اس نے ان میاں بیوی سے کہا' کینیڈا سے جو شخص نازل ہوا ہے اسے یہاں کوئی جانتا پہچانتا نہیں' بس اس کا قصہ ہی پاک کر دو' چنانچہ قتل کا سارا پلان بنا بنایا مس مارٹنڈیل کے پاس موجود تھا صرف عمل کرنے کی دیر تھی۔ ایک روز دوپہر سے ذرا دیر پہلے مسٹر بلینڈ نے اس شخص کو اپنے مکان پر بلایا کہ آیئے اور مسز بلینڈ سے مل لیجئے۔ وہ آیا اسے الکحل پلائی جیسا کہ سرجن کی رپورٹ بتاتی ہے۔ جب وہ بے ہوش ہو گیا تو اس کی گٹھڑی سی بنائی۔ کسی زمانے میں مسٹر بلینڈ نے سنو فلیک کے نام سے لانڈری کھولی تھی اور کپڑوں کی گٹھڑیاں ڈھونے کے لیے ایک وین بھی خریدی تھی۔ اس وین پر انہوں نے اپنی لانڈری کا نام لکھوایا تھا جو ابھی تک موجود ہے اور جس کی طرف عزیز کولن نے پہلے دھیان نہ دیا' اگر ایک اپاہج بچی اسے نہ بتاتی تو یہ سراغ کبھی نہ ملتا ان لوگوں کو مس پب مارش کی نپی تلی نقل و حرکت کا خوب اندازہ تھا جونہی وہ گھر سے نکلیں مسٹر بلینڈ نے وین ان کے مکان کے پچھلے دروازے پر روکی' گٹھڑی اٹھا کر اندر لے گئے' ملاقاتی کمرے میں انہوں نے بے ہوش پڑے ہوئے مسٹر کوری کو فرش پر لٹایا' پھر چھری سے ان کی شہ رگ کاٹ دی۔ اس کے بعد انہوں نے تھیلے میں سے تین کلاک نکالے اور مختلف جگہوں پر سجا دیے۔ ان میں سے ایک کلاک مس شیلا دیب کا تھا جس پر "روزمیری" لکھا تھا۔ یہ کلاک اپنی پلاننگ کے تحت مس مارٹنڈیل نے چپکے سے اس وقت اٹھایا تھا جب ایک دن شیلا اسے اپنے ساتھ دفتر لے گئی تھی"۔

"مگر مسٹر پوئرو' یہ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کلاک وہاں رکھنے کا مقصد کیا تھا؟"

"کوئی مقصد نہ تھا دراصل مس مارٹنڈیل نے اس کیس کو الجھانے کی کوشش کی تھی تاکہ پولیس کلاکوں کے چکر میں پڑی رہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی

ابھی کہا، قتل کا سارا پلان بنا بنایا مس مارٹنڈیل کے پاس موجود تھا، بلکہ یوں کہیے کہ میرے پاس بھی اتفاق سے اس کی ایک نقل موجود ہے۔ اس نے ایک فائل اٹھا کر انسپکٹر کی طرف بڑھا دی، اگر میں اس مسودے کو پہلے نہ پڑھ چکا ہوتا تو شاید میں بھی اس معاملے کی تہہ تک فوراً" نہ پہنچ جاتا۔ یہ دراصل آنجہانی جیری گریکسن کے ایک غیر مطبوعہ جاسوسی ناول کا نامکمل مسودہ ہے۔ ایک زمانے میں مس مارٹنڈیل اس کی سیکرٹری اور ٹائپسٹ تھیں، اس ناول کا پلاٹ اس کے ذہن میں ہو گا۔ اصل کہانی میں مصنف نے کلاکوں کا استعمال بڑے فنکارانہ انداز میں کیا ہے اس میں بھی تین کلاک ہیں۔ پہلا کلاک پانچ بجکر ایک منٹ، دوسرا پانچ بجکر چار منٹ اور تیسرا پانچ بج کر سات منٹ پر ہے۔ ہندسوں میں اسے یوں لکھ سکتے ہیں، ۵۱۵۴۵۷۔ یہ دراصل ایک تجوری کا خفیہ نمبر ہے ان ہندسوں کی ترتیب سے تجوری کھلتی ہے...... مگر یہاں ہماری ذہین و فطین مس مارٹنڈیل نے ان کلاکوں کا بلا مقصد استعمال کیا۔ ہاں ایک مقصد بہرحال کام کر رہا تھا اور وہ شیلا ویب کو ملوث کرنے کا تھا۔ موقع واردات پر اس کا پایا جانا جبکہ اس کا کلاک بھی یہاں تھا۔ پولیس کو بہانے کے لیے کافی تھا...... اب رہا مسز مرلینا کا قتل...... میرا خیال ہے کہ اس کے ذمہ دار مسٹر بلینڈ ہیں۔ پبلک کے ہجوم میں کسی بھی شخص کو آسانی سے خنجر گھونپا جا سکتا ہے۔ ہدایت کاری کے فرائض بہرحال مس مارٹنڈیل نے سرانجام دیئے ہوں گے"۔

انسپکٹر ہارڈکیسل کا خط، مسٹر پوئرو کے نام

جناب والا! میں ذاتی طور پر اور محکمہ پولیس خاص طور پر آپ کی قیمتی مدد کا بے حد ممنون ہے۔ مجرموں نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ مقتول مسٹر آر ایچ کوری کا اصل نام ہنری کاسٹیلٹن تھا اور وہ ایک ماہ قبل کینیڈا سے آیا تھا۔ اس کا پاسپورٹ اور دوسرے کاغذات مسٹر بلینڈ کے مکان کی تلاشی لینے کے بعد برآمد ہو گئے ہیں مسٹر بلینڈ کی دوسری بیوی کا اصل نام ہلڈا مارٹنڈیل ہے۔ مسٹر بلینڈ ان کی بیگم اور مس مارٹنڈیل آج کل میرے تھانے کی حوالات میں ہیں۔ آپ ان کی

زیارت کرنا چاہیں تو بڑے شوق سے آ

مل کر خوش ہوں گے جس نے نہایت اطمی

مراد اینڈا اور مرلینا سے ہے۔ پہلی کو اس

گھونپ کر مارا ہے۔ ابھی ابھی ایک کانسٹیب

وعدہ معاف گواہ بننے پر آمادہ ہو گئی ہیں....

بھی مس مارٹنڈیل کو شناخت کرلیا ہے۔ ا

ہیٹ پہن کر تشریف لائی تھیں اور دو کا

تھیں۔ سنا ہے ہمارا دوست کولن لیمب ا

اس کا؟ ہاں یاد آیا۔ روز میری شیلادیب۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

کتے ہیں۔ آپ اس تیز طرار خاتون سے
ینان سے دو عورتوں کو ہلاک کیا۔ میری
ں نے گلا گھونٹ کر اور دوسری کو چاقو
بل نے آن کر بتایا ہے کہ مسز ہاڈا بلینڈ
... ادھر پورٹو بیلو مارکیٹ کے دکاندار نے
س کا بیان ہے یہی وہ خاتون تھیں جو سبز
لاک اپنی بیٹی کے لیے خرید کر لے گئی
س لڑکی سے شادی کر رہا ہے کیا نام ہے

آپ کا نیازمند
رچرڈ ہارڈ کیسل
انسپکٹر پولیس کروڈین